یہہ اخبار ہفتہ وار ہر دوشنبہ کے دن روز بازار پریس امرتسر سے شایع ہوتا ہے

شرح قیمت اخبار مع محصول ڈاک

سالانہ ... بیشتہای

خریداران ممالک بیرون ہند ..... ۱۰ شلنگ - ۶ شلنگ

تمام ہے ..... ہے ر ..... علحدہ

طلبا اور علم اشاعت اصحاب بشرط تصدیق علحدہ ... ہے

بغیر چندہ سالانہ یا ششماہی وصول ہوئے اخبار جاری نہ ہوگا۔

نمونہ کا پرچہ آدہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر مفت بھیجا جا سکتا ہے۔

شرح اجرت اشتہارات و مضامین مفیدہ

تجارتی اشتہارات کی اُجرت بندیو خط و کتابت فیصل ہوگی

مضامین مفید عام اور خبرین مفت درج کی جائین گی۔

ترسیل زر

ہر قسم کی ترسیل زر پرنٹنڈنٹ مطبع کے نام ہونی چاہیئے روپیہ منی آرڈر یا رجسٹری خط کے ذریعہ بھیجنا چاہیئے۔ وعدہ مطبع ذمہ وار نہ ہوگا۔ +

THE VAKIL AMRITSAR

نمبر ۴ | امرتسر ۲۲-ذالحجہ ۱۳۱۷ھ مطابق ۲۳-اپریل ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ | جلد ۶

وکیل

امرتسر مطبوعہ ۲۲-ذالحجہ ۱۳۱۷ھ ہجری مطابق ۲۳-اپریل ۱۹۰۰ء یوم دوشنبہ

نواب وائسرای کا سرحدی دورہ

نواب کرزن جیسا کہ پچھلے ہفتہ لکھا جا چکا ہے۔ امرتسر سے براہ لاہور سیدہے کوئٹہ تشریف لیگئے جو امرتسر سے نوسو میل کے فاصلہ پر ہے۔ یہہ مسافت ۳۸ گھنٹون مین طے ہوئی۔ وائسریگل جماعت راستہ بن کہین ٹرین سے نہ اُتری۔ نہ اُترنے کی کچھہ حاجت تھی۔ کل راستہ مین کوئی قابل دید مقام بامنظر لاین کے قریب ہو دنہین۔ دوم کوئی ایسی آسایش نہین۔ جو ٹرین مین حاصل نہ ہو۔ وائسرائے کی سپیشل ٹرین کو چھوٹے پیمانہ پر ضرورت و آسایش کے لحاظ سے مکمل متحرک محلسرائے شاہی قرار دینا کسی طرح غلط نہین ہو سکتا۔ حفاظت سے انتظام مین بھی جہان تک انسانی طاقت اور احتیاط کو دخل ہے کوئی دقیقہ فروگذاشت نہین کیا جاتا جس لاین پر ٹرین سفر کر رہی ہو۔ اوسکے تمام اعلے افسر ساتھہ موجود رہتے ہین۔ انجنون کے صیغہ کا بڑا افسر خود انجن پر سفر کرنے کو سعادت سمجھتا ہے۔ ڈرائیور اور گارڈ لایق ترین منتخب کئے جاتے ہین انجنون کی کامل صفائی اور درستی کر کے ایک ہفتہ پہلے سے اوسکی جانچ پرتال ہوتی رہتی ہے۔ اور قلی سے لے کر لاین کے ہر ایک ملازم کو کامل ہوشیار رہنے کی سخت تاکید کر دی جاتی ہے۔ لاین کی دیکھہ بھال کے لئے ہر ایک انجن ٹرین سے ایک سٹیشن آگے رہتا ہے۔ کہ اگر کوئی رکاوٹ ہو تو فوراً پچھلے سٹیشن پر ٹرین کے روک لئے جانے کا تار دیدے۔ +

سندہ کے ریگستانون مین بعض اوقات آندہیون کی وجہ سے ریت لاین کی پٹری پر جمع ہو جاتی ہے بنابرین ہزارون مزدور پہاڑ سے لاین پر کھڑے کر دیئے گئے تھے۔ نواب وائسرائے نے اس احتیاط و غور و پرداخت کے صلہ مین مسٹر فنی منیجر اور مسٹر جیکب ٹریفک سپرنٹنڈنٹ اور مسٹر وار برن اسسٹنٹ انسپکٹر جنرل پولیس راجپوتانہ ویسٹرن ریلوے کو ۱۰-اپریل منگل کی رات بمقام رک اپنے کمرہ مین بلا کر کھانے مین شریک کیا۔ کوئٹہ مین پبلک حیثیت سے داخل ہوئے۔ بمبئی احاطہ کے سپرنٹنڈنٹ صاحب تمام ملکی و فوجی و پولیٹیکل اعلے عہدہ دار اور کئی ملک اور بلوچ سردار استقبال کے لئے پلیٹ فارم پر موجود تھے۔ سٹیشن سے باہر خان قلات اور جام لس بیلہ معہ جلوس اپنے گرامی قدر مہمانون کو خوش آمدید کہنے کے لئے کھڑے تھے۔ دو سو گز کے فاصلہ پر ایک سالم بازی کھڑی تھی۔ جس نے نواب ممدوح کی رونق افروزی پر ۳۱ توپون کی سلامی اُتاری۔ تمام حاضرین سے مصافحہ کر کے نواب وائسرائے کھلی گاڑیون پر بجلوس شاہانہ رزیڈنسی کو روانہ ہوئے۔ خان قلات اور جام لس بیلہ راستہ مین جلوس سے علیحدہ ہو کر اپنے اپنے قیام گاہ کو چلے گئے۔ کوئٹہ سطح سمندر سے پانچہزار فیٹ بلند ہے۔ اس بلندی کی وجہ سے اس وقت وہان ویسا موسم ہے جیسا کہ پنجاب کے میدانون مین فروری مین ہوتا ہے۔ ۱۱-کی سہ پہر کو رزیڈنسی مین میونسپلٹی کا ایڈریس لیا۔ اور اوسکا جواب دیا۔ دونون کا خلاصہ ہفتہ گذشتہ مین شایع ہو چکا ہے۔ نواب وائسرائے کے زور کلام۔ قوت بیان۔ طریقہ اظہار و ادا کی موثر سادگی اور بے نظیر فصاحت کا بار بار اعادہ فضول ہے۔ اونکی کونسی تقریر ہے جسمین یہ کل خوبیان نہین پائی جاتین۔ ادا اوسکے دوران مین انگریزی نہ جاننے والے بھی ہمہ تن گوش ہو جاتے ہین۔ اس وقت لیڈی کرزن جنکو اپنے شوہر نامدار کی تقریرین سُننے سے ایک خاص قسم کی فخر آمیز بے انتہا خوشی ہوتی ہے بہت کے قریب رونق افروز تھین۔ رات کو رزیڈنسی مین دربار لیوی منعقد ہوا جس مین تمام اعلے یورپین افسر۔ فوج مقیمہ کوئٹہ کے یورپین افسر اور جمعدار اور سالدار اور سول آفیسر جناب عبدالرحمن خان صاحب اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنر و میر شمس شاہ صاحب خان بہادر پولیٹیکل مشیر خان قلات۔ میرزا احمد تقی خان بہادر سابق خبر نویس قندہار و ہرات اور کئی اور دیسی صاحبان اپنے حکمران کی سعادت دیدار سے بہرہ اندوز ہوئے۔ ۱۲-کی سہ پہر کو سنڈیمن ہال مین

والسرائے گل دربار سے واپسی کے ورود سے پیشتر تمام بلوچ سردار۔ خان قلات و دیگر مہین افسر جمع ہو چکے تھے۔ نواب ممدوح جہاز سے شاہانہ رونق افروز ہوئے۔ جب وہ تخت پر بیٹھ گئے تو مسٹر کننگھم فارن سکرٹری نے پہلے دربار کے افتتاح کی اجازت حاصل کی۔ پھر میر محمود خان جی۔ سی۔ آئی۔ ای بیگلر بیگ والی قلات اور انکے سپہ سالار بہرام خان کو اور ان کے بعد سردار کمال خان جام لس بیلہ کو پیش کیا۔ رذیڈنٹ کمشنر نے اپنے ماتحت دیسی اکسٹرا اسسٹنٹ کمشنروں کو۔ پولیٹیکل ایجنٹ قلات نے خان قلات کے درباریوں اور سرآوان دجھالاوان کے سرداروں کو جنوبی بلوچستان کے پولیٹیکل ایجنٹ نے جام صاحب کے درباریوں کو۔ کوئٹہ پشین کے پولیٹیکل ایجنٹ نے اس علاقہ کے اور تھل چوٹیالی کے ایجنٹ نے علاقہ مذکور اور دادی زہوب کے ماری دیگتی سرداران اور دیگر درباریوں کو۔

اس کے بعد گورنر جنرل کے ایجنٹ مسٹر بارنس نے ایڈریس پڑھا۔ اور اوس مین سنڈیمن ہال کی تعمیر کی تاریخ بیان کر کے بلوچستان مین انگریزی اقتدار کو سب سے اول قایم کرنے والے افسر سنڈیمن اور اون کے جانشین سر ہربرٹ کی مختصر سرگذشت بیان کی۔ یہہ ہال ایک لاکھہ سولہ ہزار ۱۶۰۰۰ روپیہ کی لاگت سے سنہ گذشتہ مین مکمل ہوا۔ پچاس ہزار ۵۰۰۰ روپیہ خوانین کے چندہ سے جمع ہوا۔ اور باقی رقم لوکل فنڈ پراونشل فنڈ اور امپیریل گورنمنٹ سے ملی۔ اس کے بعد نواب وائسرائے نے تقریر کی جسکا لب لباب حسب ذیل ہے:۔

"مجھے افسوس ہے کہ مین تمہاری زبان مین گفتگو نہین کر سکتا۔ تاہم میرے الفاظ کا ترجمہ آپ صاحبان کو سنا دیا جائیگا۔ گو مین آپ کی زبان مین تقریر نہین کر سکتا۔ لیکن آپکے ملک۔ آپکی رسم و رواج اور آپ کی تاریخ سے کسی قدر واقفیت رکھتا ہون۔ گورنر جنرل ہونے سے کئی برس پیشتر مین سرحد ہندوستان اور ملحقہ ممالک کی سیاحت کر چکا ہون۔ چترال سے لیکر کوئٹہ تک ایک ہزار میل کی مسافت مین جس قدر بڑے بڑے سردار موجود ہین مین اون سے واقف ہون۔ اور اون سے مجھے دلی تعلق ہے۔ کئی سال ہوئے۔ مین نے ایران کی سیاحت کی۔ جس ملک کے ساتھہ آپ مین اکثر کا گہرا تعلق ہے۔ دوسری سیاحت مین مین نظام الملک مہتر چترال کا اوسکے قتل کے واقعہ سے کچھہ پہلے مہمان رہا۔ اوسکا قاتل بھائی اب انگریزی علاقہ مین مقیم ہے۔ پانچ برس ہوئے جب مین پہلی مرتبہ کوئٹہ آیا تو اُس وقت کابل مین دوست امیر صاحب کا مہمان رہکر وہان سے براہ غزنی و قندہار و چمن یہان پہونچا تھا۔ اس سے سات برس پہلے بھی مین سنڈیمن کے زمانہ مین یہان آیا تھا۔ اوس وقت خوجک ٹنل پر ابھی کام بھی شروع نہ ہوا تھا۔ ان علاقون مین میری بار بار کی سیاحت اور اونسے وابستگی ہونیکی صرف یہ وجہ ہے کہ مین سرحدی قبایل کی شجاعت و مردانگی کو پسند کرتا ہون۔ مین اون سے جنگ و جدال کرنے کو ناپسند کہتا ہون اور اونکے ساتھہ باعزت صلح سے رہنا چاہتا ہون۔ جیسے کہ بلوچستان مین پہلے حالت تھی۔ سرحدی علاقون مین سے اکثر مین اب بھی قبایل باہم خانہ جنگیون مین مشغول رہتے ہین۔ اور اس طرح اپنی طاقت کو کمزور اور جمعیت کو پراگندہ کر رہے ہین۔ مین یہہ چاہتا ہون کہ وہ باہمی تنازعات کے تصفیہ اور نیز اپنے ملک کی حفاظت کے لئے سرکار انگلشیہ سے متحد ہو جائین۔ اوپر حملہ کرنے والے کو اپنا ہی دشمن سمجھین۔ اپنے اکثر بھائیون کیطرح ملکہ معظمہ کے معتمد سپاہی اور وفادار باجگذار بن جائین۔ اور اسے اچھی طرح ذہن نشین کر لین کہ ہمارا مقابلہ کرنا بیسود ہے۔ ہماری طاقت ایسی زبردست ہے کہ بالآخر ہمیشہ ہمارے مقابلہ مین مغلوب ہوتے رہین گے۔ اسکے برعکس ہمارے دوست بننے سے اونکی رسم و رواج و مذہب بلکہ آزادی مین بھی کسی طرح کا خلل واقع نہ ہوگا۔ اور نیک چلنی و وفاداری و خدمتگزاری کے صلہ ہر وقت ہم سے حاصل کرتے رہینگے۔ سچ بولنا میرا شعار ہے۔ اسی اصول کو مدنظر رکھکر مین آپ صاحبان کو صاف صاف بتا دیتا ہون کہ اس امر مین تمہاری بہتری اور فلان امر مین تمہارا نقصان ہے۔ بلوچستان کے سردار متذکرہ صدر نصیحت پر عمل کرنیکا فایدہ دیکھہ چکے ہین۔ بیس برس پہلے یہہ علاقہ بھی بدامنی اور خانہ جنگی کا آماجگاہ اور ویرانی کا مخزن تھا۔ اب آبادی۔ دولت۔ خوشحالی اور شائستگی مین روز افزون ترقی کر رہا ہے۔ ہزہائی نس خان قلات اور جام لس بیلہ سے لیکر ہر درجہ و رتبہ کے سردار یہان اس وقت موجود ہین۔ ان دونون خوانین کے آبا و اجداد قدیم سے ان مراتب پر قابض ہین۔ وہ اہم علاقون پر حکمران ہین۔ ہزہائی نس کے بزرگون مین ایک ناصر خان اول گذرے ہین۔ جو عدالت و رعیت پروری کے لئے اب تک مشہور ہین۔ جلیل المرتبت بزرگون کی تقلید جانشینون کو کبھی نہین چھوڑنی چاہئے حکومتیز محض حکمرانون کی غلطیون سے زوال پاتی ہین۔ حکمرانون کے ذمہ رعایا کے اہم حقوق ہین۔ ان حقوق کی تعمیل پولیٹیکل خطرات یا ذاتی اقتدار کے مخدوش ہونے کی صورت مین بیشک کماحقہ نہین ہو سکتی۔ لیکن انگریزی حکومت نے اس قسم کا کوئی خطرہ نہین رہنے دیا۔ اور اب وہ رعایا کی بہتری و حسن انتظام کی طرف سے تساہل و لاپروائی کرنے کے لئے کوئی عذر پیش نہین کر سکتے۔ سرکار فیاضی سے عطا و بخشش کرتی ہے اسکے عوض وہ عمدہ حکومت کی طالب ہے۔ اور یہ ضروری ہے کہ اس فرض کو ادا کیا جائے۔ اب مین بلوچ سرداران کی طرف متوجہ ہوتا ہون۔ خانہ جنگیون کی موقوفی اور موجودہ عام امن و امان آپ صاحبان کو سرکار کی بدولت نصیب ہوا ہے۔ مجھے معلوم ہے کہ جنگ افغانستان مین آپنے بڑی مدد دی لیکن سردار صاحبان۔ صرف زمانہ جنگ و جدال ہی مین آپ کے ذمہ سرکار کے حقوق نہین۔ بلکہ زمانہ امن کے حقوق بھی کچھہ کم نہین۔ چند سنین گذشتہ مین ماری و بروہی قبائل کے سرکاری ملازمون پر اکثر تاخت و تاراج کرنے رہنے سے مجھہ سخت افسوس ہوتا ہے۔ یہ حملے قبایل اور اونکے سرداران کے لئے باعث شرم ہین۔ اگر سردار متفق اور راسخ العزم ہون تو انکا انسداد کر سکتے ہین۔ اور بصورت ارتکاب مجرمون کو بالعموم گرفتار کر سکتے ہین۔ سردار صاحبان۔ سرکار آپ کو تنخواہ و مواجب کچھہ نکرنے کے لئے عطا نہین کر رہی مین امید کرتا ہون کہ آپ صاحبان ان شرارتون کا جلد انسداد کر کے اپنے دامن نیکنامی سے اس دھبہ کو دور کر دینگے۔ مین حسن خدمت کا صلہ دینے مین کبھی دریغ نہین کرتا۔ تیسری جماعت یہان۔ اون اضلاع کے سرداران اور خوانین کی موجود ہے جن مین سرکاری انتظام ہے۔ انکو بھی تنخواہ یا معافیات اسلئے ملتی ہین کہ وہ انکے عوض سرکار کے فرائض کو نیک نیتی اور تندہی سے ادا کرین۔ بلوچستان مین پچھلے دنون کئی انگریزون اور یورپینون پر قاتلانہ حملے ہوئے ہین جنکو غلطی سے غزا سمجھا جاتا ہے۔ صاحبان یہ خیال سخت احمقانہ ہے کہ کسی انسان کو جس نے قاتل کو کبھی نقصان نہین پہونچایا محض اس وجہ سے قتل کر دینے سے انسان خدا کو خوش کر سکتا ہے کہ وہ کسی اور مذہب کا پیرو ہے۔ یعنی وہ ایک اور طریقہ سے اوسی خدا کی پرستش کرتا ہے۔ اگر ہم مین یہ قدرت ہوتی کہ ہم عالم ثانی کا پردہ اٹھا کر اون بدبختون کی حالت کو دیکھہ سکتے جو ایسے جرمون کے مرتکب ہوئے ہین۔ تو مجھے یقین ہے کہ آیندہ شاید ہی کوئی پٹھان اس غلط غزا کا مرتکب ہوتا۔ بہرحال جہانتک گورنمنٹ کی طاقت مین ہے۔ مین ان قبیح جرایم کے انسداد کا عزم بالجزم کر چکا ہون۔ اور اس مدعا کے حصول کے لئے مین سخت سے سخت سزا سے بھی احتراز نہین کرونگا۔ اور بشرط ضرورت ہر قسم کے ہتیار کے ساتھہ کہے جانے کی ممانعت کر دونگا اور رؤسا کو ذمہ دار سمجھونگا۔ رئیس مجرمون کی گرفتاری اور انسداد مین بہت مدد دے سکتے ہین۔ مین مدد دینے والون کو انعام دینے مین دریغ نہین کرونگا۔ اور ویسے ہی اپنے فرائض کی تعمیل سے غفلت کرنیوالون کی مشکل معافی قبول کرونگا۔"

باقیماندہ تقریر مین نواب ممدوح نے انتظام قحط اور خاص اوس بےتنگیری کا ذکر کیا جو بلوچستان مین قحط زدگان کی کی گئی ہے۔ اور آخر مین سر رابرٹ سنڈیمن کا جو اول مرتبہ ڈیرہ غازیخان کی ٹہیٹی کمشنری سے سنہ ۱۸۵۱ء مین سفیر بنا کر قلات بھیجے گئے۔ اور جنوری سنہ ۱۸۵۳ء مین جبکہ دورہ پر تھے۔ لس بیلہ مین فوت ہوئے بڑی تعریف کے ساتھہ ذکر کر کے اونکے متوفی جانشین سر ہربرٹ اور موجودہ ایجنٹ مسٹر بارنس کے حسن خدمات کی مدح و ثنا کی۔

۱۱ اپریل کی شام کو جب خان قلات و جام لس بیلہ نواب وائسرائے کی ملاقات کو آئے تو جیسا کہ ایسے موقعون پر عموماً ہوتا ہے۔ یہ ملاقات صاحب سلامت اور مزاج پرسی کے معمولی فقرات پر ختم نہ ہوئی بلکہ نواب ممدوح نے اس موقعہ سے بھی فایدہ اٹھا کر ہر دو رئیسون کو فرائض حکمرانی سے ایسے پیرایہ مین مطلع کیا کہ اونکو ناگوار بھی نہ گذرے اور نصیحت اپنا اثر بھی کرے۔

یہ ایسی غیر معمولی کارروائی تھی کہ جب لارڈ کرزن نے دفتر نصیحت کھولا تو خان موصوف پہلے تو سخت حیران ہو گئے۔ لیکن فی الفور سنبھلکر ان مشفقانہ نصایح سے ایسے متاثر ہوئے کہ خدا کو ضامن دیکر وعدہ کیا کہ وہ انہین کبھی فراموش نہین کرینگے۔ اسپر وائسرائے نے بذریعہ ترجمان ارشاد فرمایا

کہ وہ اس وعدہ کو ہمیشہ یاد رکھینگے۔ خان ممدوح کے بعد جو نائک۔ اندام اور معمولی قد و قامت کے ہین۔ جام لس بیلہ سے یہی اسی طرح کی گفتگو ہوئی۔

۱۳-کی دوپہر کو نواب موصوف معہ لیڈی صاحبہ کوئیٹہ سے چمن کو تشریف لیگئے۔ یہ مقام اس طرف سلطنت ہندوستان کی آخری چوکی اور بعتبار اہم فوجی ریلوے لائین کا انتہائی سٹیشن ہے۔ سیبی و چمن و پشین پہلے افغانستان کے ماتحت تھے۔ جنگ افغانستان کے بعد یہ دونون علاقے افغانستان سے جدا کر کے انگریزی مقبوضہ بنا لئے گئے تھے۔ مقامی فوج کے علاوہ اس جگہہ ایک وسیع کیمپ تیار کیا گیا ہے بشرط ضرورت وہان کئی لاکھہ فوج بآسانی قیام کر سکے۔ قندہار تک ریل بنانیکے لئے بھی کل سامان کیل کانٹے تک یہان برسون سے جمع ہے۔ دشوار گذار پہاڑون اور خوجک ٹنل کی وجہ سے یہ لائین انجنیری کے لحاظ سے جدید عجائبات عالم مین شمار ہونیکے قابل ہے۔ ٹنل کے قریب لائین ہر چالیس فٹ تین برس مین تیار ہوا تھا۔ سطح سمندر سے اوسکی بلندی ۷ ہزار فیٹ ہے۔ سرنگ کا کام پہاڑ کے دونون سرون سے شروع کیا گیا تھا جسے ایسی صحت و استادی سے سرانجام دیا گیا۔ کہ دونون جماعتین عین وسط مین ٹھیک ایک دوسرے کے بالمقابل آکر ملین۔ پہاڑ کی تاریک کہوہ مین سرنگ کے دونون حصے خط مجوزہ سے ایک انچ ادہر اودہر نہ ہوے۔ ٹنل کی تیاری کے وقت پہاڑ کے وسط مین پانی کے ایک بڑے مخفی ذخیرہ کی موجودگی سے بڑی دقت واقع ہوئی لیکن انجنیرون نے آخر اس بہاری جھیل کو پمپون کے ذریعہ بالکل خشک کر دیا۔ یہ روایت اسی عجیب و غریب صناعی کے متعلق مشہور ہے کہ جب ایک انگریز نے امیر صاحب سے کہا کہ کیا وہ اس کام کو قابل تعریف نہین سمجھتے۔ تو انہون نے جواب دیا تھا۔ فرض کرو کہ کوئی شخص خنجر سے تمہاری پشت مین نہایت عمدہ سوراخ کر دے اور پھر تم سے اس استادی کی داد چاہے تو تم کیا جواب دوگے۔ امیر صاحب اس ٹنل کی تیاری اور چمن تک ریل کی توسیع سے کچھہ عرصہ بہت خفا رہے تھے۔ قندہار چمن سے بخط مستقیم صرف اسّی میل ہے۔ وائسرے کا جماعت شام کے پانچ بجے چمن پہونچی۔ چمن سطح سمندر سے ۵۴ ہزار فیٹ بلند ہے۔ سٹیشن سے گھوڑون پر سوار ہوکر نواب ممدوح و لیڈی صاحبہ قلعہ کو تشریف لے گئے۔ راستہ مین لیڈی صاحبہ جا بجا جلوس سے علیحدہ ہوکر علاقہ کا نظارہ کرتی رہین۔ قلعہ کے بعد متذکرہ صدر کیمپ کا معائنہ کیا۔ اور حسب معمول اوسکے متعلق افسرون سے کئی سوال کئے۔ من بعد کل جماعت سرحد تک گئی سرحد کے برابر برابر افغانستان و بلوچستان کے درمیان چونہ گچ کے میناردن کا سلسلہ تعمیر ہے۔ جس مینار تک یہ جماعت گئی وہان سے امیر صاحب کا قطعہ سڑک تین میل ہے۔ اور صاف موسم مین صاف دکھائی دیتا ہے لیکن اس وقت آندہی کی وجہ سے دوربینون کے ذریعہ بھی نہین نظر آسکتا تھا۔ ایک انگریز افسر کا بیان ہے کہ دوربین کی مدد سے اوسے کچھہ عرصہ سے قلعہ مین مزدور کام کرتے دکھائی دیتے رہے ہین۔ تمام جماعت لمحہ کفدست میدان کو جو ممکن ہے کسی وقت تھانیسر اور ترادری یا واٹرلو و پلیسنا کے میدان ہائے جنگ کو بھی خون آشامی مین مات کرے عجیب انداز مسحورانہ سے دیکھتی رہی۔ غروب آفتاب کے قریب جماعت واپس آئی۔ نواب ممدوح نے سوم بلوچ رجمنٹ کے مسکوٹ مین کھانا تناول کیا۔ اس کے بعد بلوچ قبیلہ اجاک زنی کا ناچ مشعلون کی روشنی مین دیکھا۔ نواب وائسرائے اپنی ٹرین مین شب باش ہوے اور دوسرے دن صبح کو کوئیٹہ تشریف لے گئے۔

۱۴-کی سہ پہر سراچی فلڈ مارشل کمانڈر انچیف افواج کوئیٹہ کو کل فوج کے روبرو کے سی بی کا تمغہ پہنایا۔ جو بارگاہ قیصری سے صاحب موصوف کو مہم تراہ کی خدمات کے صلہ مین عطا ہوا تھا۔ +

اس دورہ مین داخلہ ہر جگہہ پبلک اور زنانگی پرائیویٹ ہوگی۔ ۱۵-کی سہ پہر کو کوئیٹہ سے روانہ ہوے۔ میدانون مین داخل ہوکر گرمی کی شدت سے کوئیٹہ کے موسم کی خنکی کی قدر بخوبی محسوس ہوگئی۔ لیڈی کرزن صاحبہ شیر شاہ سے سپیشل ٹرین پر سملہ کو روانہ ہوگئین۔ جہان وہ ۱۷-کی شام کو بخیریت پہونچ گئین۔ اور نواب وائسرائے غازی گھاٹ کو تشریف لیگئے۔ وہان سے ۹ میل کا سفر ڈیرہ غازیخان تک اسی گاڑی پر طے کر کے ۱۶-کو قریب شام پہونچے۔ مکان و بازار نہایت اہتمام سے آراستہ کئے گئے تھے۔ وہان نواب ممدوح ڈپٹی کمشنر کی کوٹھی مین فروکش ہوئے۔ مسٹر مرک کمشنر نے شیر شاہ۔ اور مسٹر فنٹن ڈپٹی کمشنر و نواب سر امام بخش رئیس اعظم نے غازی گھاٹ تک استقبال کیا۔ ضلع کے نو بلوچ قبایل کے تومندار معہ جلوس راستہ مین صف بستہ کھڑے تھے۔ ایک نامہ نگار افسوس کرتا ہے کہ پہلے دن نواب ممدوح نے جنکو غالباً ان تومندارون کی خدمات جلیلہ کی حقیقت معلوم نہ ہوگی۔ ان کے سلام کا جواب بھی اوسی طرح دیا جسطرح اور لوگون کی تسلیمات کا کوئی خاص التفات انکی طرف نہ کی۔ مگر غالباً دوسرے دن نواب موصوف نے انکی کافی دلداری کر دی ہوگی۔ بلوچ قبایل تقریباً خانہ بدوش ہین۔ اور اونکی سلامتی روی کا باعث محض یہی تومندار ہین۔ نواب ممدوح نے دوسرے دن دریا کو جا کر دیکھا۔ تاکہ اس امر کا فیصلہ کرین کہ آیا شہر کو دریا کی زد سے محفوظ رکھنے کو لئے تدابیر کا سلسلہ جسپر اوندھا لاکھہ روپیہ خرچ ہونے کا اندازہ لگایا گیا ہے جاری رکھا جائے۔ یا شہر و چھاونی کو منتقل کر کے اس سے نو میل پرے بسایا جائے۔

۱۷-کی سہ پہر کو ڈپٹی کمشنر نے گارڈن پارٹی دی۔ اور اس موقعہ پر تمام بلوچ سرداران کو انٹرڈیوس کیا۔

۱۸-کی صبح کو روانہ ہوکر وائسرائے شام کے قریب ڈیرہ اسمٰعیل خان پہونچے۔ نواب لفٹنٹ گورنر نے استقبال کیا۔ اس دن ہوپ سے جماعت کو کسی قدر تکلیف اٹھانی پڑی۔ +

بہی خواہان ملک کے لئے

اس سے بڑھکر کونسا امر تاسف بخش ہو سکتا ہے کہ تمام امیدون کے برخلاف تعلیم کی عام اشاعت کے دوش بدوش ملک کی آبادی کے دو بڑے فرقون کی تعلیم یافتگان مین مذہبی تعصب اور قومی منافرت مین بھی روز افزون اضافہ ہو رہا ہے۔ اور جب یہ دیکھا جاتا ہے کہ ان اوصاف نامحمود کا زیادہ تر اوس فریق کیطرف سے اظہار ہو رہا ہے جو تعلیم اور بناپر ین شائستگی مین نسبتاً دوسرے فریق سے بہت آگے بڑہ گیا ہوا ہی تو یہ تاسف حیرت سے متبدل ہو جاتا ہے۔ ملکی ترقی کے بعد ذاتی یا قومی ترقی کے لئے سعی کرنا کسی طرح قابل سرزنش نہین ہو سکتا۔ لیکن اس شرط کے ساتھہ کہ کسی اور فریق کی حق تلفی نہ ہونے پائے۔ یہ اخلاق و تمدن کا ادنی درجہ ہے۔ تعلیم سے افراد ملک کے اس سے بلند تر اخلاقی سطح پر پہونچ جانیکی توقع تھی۔ اور حامیان تعلیم دیگر ممالک تہذیب کی حالات دیکھکر یہہ توقع رکھنے مین بالکل حق بجانب تھے۔ کہ نوآموز تعلیم سے مستفید ہونیوالے نہ صرف دوسرونکے حقوق غصب کرنے سے ہی تحرز نہ رہینگے۔ بلکہ جیسا کہ سچی شرافت و شائستگی کا مقتضا ہے کمزور فریق اور افراد کی دستگیری اور اونکو بھی اپنے سطح پر لے آنے کی کوشش سے حتی الوسع دریغ نہین کرینگے۔ لیکن وائے برحال ہند۔ تعلیم یافتگان اس بارہ مین بالعموم افریقہ کے وحشیون سے بھی پست خیال ثابت ہوئے ہین۔ مزید بدقسمتی یہہ ہے کہ اس خرابی کی اصلاح کیطرف ابتک مطلقاً کسی کو توجہ نہین ہوئی۔ ہزارون انجمنین اور مجلسین ملک مین قائم ہوتی چلی جا رہی ہین۔ مگر ملک کی پستی و ذلت کے اصل باعث و سبب کے دفعیہ کا ایک کو بھی خیال نہین۔ واقعی یا نمائشی طور پر کوشش کرنا تو درکنار رہا اور ہو بھی کس طرح۔ جبکہ وہی لوگ جن سے اصلاح کی توقع ہو سکتی تھی۔ از سرتا پا اس بیماری مین مبتلا ہو رہے ہین۔ تاہم امید ہے کہ پنجاب آبزرور مورخہ ۱۸-اپریل مین جن دو واقعات کا ذکر کیا گیا ہے۔ اونکا علم ہونے پر بانیان ملک کے کچھہ نہ کچھہ حصہ کو ضرور اس خرابی کی طرف توجہ ہو جائیگی۔ اسپر ہر منصف مزاج بلاتمیز مذہب و قومیت دلی رنج کا افسوس ظاہر کریگا۔ کیا یہہ ملک کے لئے باعث شرم نہین کہ ایک سکول ماسٹر ایک اور سکول ماسٹر کو ان الفاظ مین ایک اسامی کے خالی ہونیکی اطلاع دے۔ "اس مدرسہ مین ۳۵ روپیہ کی سیکنڈ ماسٹری خالی ہے۔ اگر کوئی تمہارا ہندو دوست اس قابلیت کا ہو تو وہ کمیٹی کو جلد درخواست بھیجدے۔ مجھکو پوری امید ہے کہ وہ کامیاب ہوگا۔ کسی مسلمان کو اس امر کی ہرگز اطلاع نہ دینا"۔ دوسرا واقعہ اس سے بھی زیادہ رنجدہ ہے۔ کیونکہ اسمین تو صرف زبانی یا قلم کے ذریعہ سے قومی منافرت کا اظہار کیا گیا ہے۔ دوسرے مین اوسکی تحریک سے ایک مسلمان کی بالعمل حق تلفی سے بھی دریغ نہین کیا گیا یہ معاملہ راولپنڈی مین گذرا ہے۔ اور ہمعصر موصوف مین اوسکی مفصل کیفیت درج ہے۔ مختصر یہہ ہے کہ ایک ڈسٹرکٹ جج نے جو مسلمان تھا مسلمان ہونیکے لحاظ سے نہین بلکہ اوسکی قابلیت اور اپنے عملہ مین کسی قابل آدمی کے نہ موجود ہونیکی وجہ سے صاحب کمشنر بہادر کے محکمہ کے محافظ دفتر کو اپنا مسلخوان مقرر کیا۔ اسپر ابھی عملدرآمد نہ ہوا تھا کہ جج موصوف نے رخصت لی اور اونکی جگہہ ایک ہندو ڈسٹرکٹ جج مامور ہوا۔ اونکی آمد پر یہہ مسئلہ پھر از سر نو چھڑ گیا۔ اور بعتبی چٹھی خط و کتابت مختلف نامہ و پیام کے بعد جو ڈویژنل جج۔ کمشنر صاحب ڈپٹی کمشنر صاحب اور ڈسٹرکٹ جج کے مابین ہوئی۔ نتیجہ یہ ہوا

انسداد کے لئے جیسی محولہ بالا رسم قایم رکھنا چاہتا تھا۔ اور نیز متذکرہ صدر دیگر قسم حق تلفی کی تدارک کے لئے مناسب احکام صادر کرنے سے دریغ نہ فرمائین گے۔ +

مشاہیر اسلام کی سوانحعمریان

طغرل بک بانی خاندان سلجوقیہ

سلجوقی دراصل ترک ہیں۔ اور صاحب حکومت ہونے سے پیشتر یہ قوم بخارا اور ماوراء النہر کے درمیان بود و باش رکھتی تھی۔ وہ کسی سلطنت کو خراج نہ دیتے۔ اگر کوئی سلطنت اُنپر حملہ بھی کرتی تو بہاگ جاتے یا محصور ہوکر مقابلہ میں حملہ آور فوج کو شکست دیکر نکال دیتے۔ سلطان محمود غزنی نے اِن کی طاقت و شجاعت اور کثرت تعداد و آزادی کو خوفناک سمجھکر سردار قوم کو اپنی طرح طرح کی مہربانیوں سے گرویدہ بنالیا۔ اور اوسکی آمد و رفت دربار میں ہوگئی۔ ایک دفعہ موقعہ بیجانی پر اُسے قید کردیا گیا۔ اور قوم کے افراد بھی اسیر کرلیے گئے۔ اراکین دربار میں سے کسی کی رائے تھی کہ انکو جیحون میں غرق کردیا جائے۔ کوئی کہتا تھا کہ صرف نرم انگشت کاٹی جائے۔ تاکہ نہ تیر چلاسکیں اور نہ ہتیار اُٹھاسکیں لیکن سلطان محمود نے اُن کو دریائے جیحون سے پار اُتار کر چھوٹی چھوٹی بستیوں میں متفرق کردیا اور ہلکا سا خراج بھی مقرر کردیا گیا۔ کچھ عرصہ تک تو یہ لوگ امن و امان سے آباد رہے لیکن نئی حکومت کے مضبوط ہوجانے پر عمال کی سخت گیری و زیادہ دستانی ان کو تنگ کرنے لگی۔ ایک ہزار گھر یہاں سے اُجڑکر علاقہ کرمان کو چلے گئے۔ بہاء اللہ بن عضد الدولہ وہاں کا حاکم تھا۔ اُسنے چودھریوں کو خلعت دیکر سب کو اطمینان دلایا اور اپنے زیر سایہ آباد ہونے کا ارشاد فرمایا۔ اُسکا منشا ان سے فوجی خدمت لینے کا تھا۔ لیکن دس دن ہی گذرے تھے کہ بہاؤ الدولہ مرگیا۔ اور یہ مہاجر قوم دیلم سے ڈرکر اصفہان کو چلے گئے۔ یہاں کا حاکم علاء الدولہ تھا۔ اُسنے بھی ان لوگوں سے مدارات ہی کی اور فوج میں داخل کرلینے کا ارادہ کیا۔ لیکن اتنے میں سلطان محمود کا مراسلہ پہونچگیا۔ جسمیں ان لوگوں کو ملک سے خارج یا قتل کردینے کے لیئے تاکید کی ہوئی تھی سخت خونریزی کے بعد بچے کھچے سلجوقی آذربیجان کو روانہ ہوگئے۔ اُن کے جو گھر خراسان میں ہی رہ گئے تھے سلطان نے اُنپر لشکر کشی کا حکم دے دیا۔ وہ خوارزم کی متصلہ پہاڑیوں میں پناہ گزین ہوکر دو سال تک غزنوی فوج کا مقابلہ کرتے رہے۔ آخر محمود نے خود حملہ کیا۔ اور پہاڑوں کی آڑ سے نکال کر اپنے حلقہ حکومت سے خارج کردیا۔ سلطان محمود اس سے تھوڑا عرصہ بعد ہی رہ گئے ملک جاودانی ہوگئے سلطان مسعود کو تقویت لشکر کے لیئے بہادر اشخاص کی ضرورت محسوس ہوئی۔ اُسنے اُن سلجوقیوں کو جو آذربیجان چلے گئے تھے طلب کیا۔ ایکہزار مرد جنگی وہاں سے ملگئے۔ پھر خراسان کے متصل متفرق و پراگندہ سلجوقیوں کو جمع کرایا۔ اور سب سے اطاعت کا حلف لیکر سابقہ وظیفہ جو شروع شروع میں سلطان محمود نے دینا تجویز کیا تھا جاری کردیا۔ طغرل بک اور اُسکا بھائی ہنوز ماوراء النہر کیجانب ہی تھے۔ اور ملک شاہ صاحب بخارا سے چند لڑائیاں لڑکر بہت کمزور ہوچکے تھے۔ اسوقت اُنہوں نے سلطان مسعود کے پاس واپس آجانے کی اجازت حاصل کرنے کیلئے عرضداشت بھیجدی۔ سلطان مسعود نے پہلے تو ان لوگوں کی سرکوبی کا حکم دیا۔ لیکن چند لڑائیوں کے بعد طغرل بک کو معافی دیدی۔ اور شرط یہ ٹھیری کہ خوارزم کو فتح کرکے سلطان مسعود کی حکومت میں شامل کردینگے۔ اسوقت انکی درخواست پر وہ بوڑھا چودھری یا سردار بھی جسے سلطان محمود نے مرو میں قید کیا تھا چھوڑ دیگیا۔ سلطان مسعود کیطرف سے جنگی طاقت کے بڑھانے کی گویا اجازت ہی تھی۔ اسلیئے ایک بہاری لشکر لیکر حکومت خراسان کیطرف اُنہوں نے رخ کیا۔ طوس رہی۔ نیشاپور کو طغرل بک نے اور بلخ کو داؤد نے جلد فتح کرلیا۔ ابتدا میں تو یہ لوگ سلطان مسعود کے نام کا ہی خطبہ پڑھتے اور اُسی کو اپنا پادشاہ ظاہر کرتے تھے۔ لیکن طاقت پذیر ہوتے رہنے کے ساتھ طغرل بک مستقل پادشاہ ہوگیا۔ اور خلیفہ قائم بامر اللہ والی بغداد نے ان کو آزاد پادشاہ تسلیم کرلیا اور تھوڑے عرصہ میں ہی ان کی سلطنت تمام عراق پر چھاگئی۔ اور شہر بغداد بھی دائرہ حکومت میں آگیا۔ طغرل بک ہمیشہ افراد قوم کو عدل و تقوے۔ رفق و احسان کی تاکید کیا کرتا تھا۔ اور خود بھی ان اوصاف سے متحلی تھا۔ وہ پنجگانہ نماز باجماعت مسجد میں ادا کرنے کا پابند تھا اور ہفتہ میں دوشنبہ و پنجشنبہ کو روزہ رکھا کرتا۔ صدقہ و خیرات بکثرت کرتا۔ اور جگہ جگہ مساجد تعمیر کرایا کرتا۔ وہ کہا کرتا تھا مجھے شرم آتی ہے کہ اپنے لیئے تو مکان تعمیر کراؤں۔ اور خدا کے لیئے اُسکے پہلو میں گھر نہ بنواؤں۔ ایک نیک کام طغرل بک نے یہ کیا کہ قسطنطنیہ میں جو ہنوز یونانیوں کے قبضہ میں تھا نماز باجماعت اور جمعہ کی اجازت مسلمانوں کے لیئے ملک سے حاصل کرلی۔ جمعہ کے دن خطبہ میں خلیفہ قائم بامر اللہ کا نام پڑھا گیا۔ مستنصر العبیدی خلیفہ مصر کا سفیر بھی قسطنطنیہ میں موجود تھا۔ وہ اس بات سے چڑ گیا۔ اور قسطنطنیہ کے ساتھ اُن کی عداوت ہوگئی۔ قبضہ بغداد کے بعد طغرل بک خود بغداد میں داخل ہوا۔ اور خلیفہ سے اُسکی بیٹی کو اپنے نکاح کے لیئے طلب کیا۔ خلیفہ نے انکار کیا۔ لیکن بہت سی خط و کتابت کے بعد اس درخواست کو منظور کرلیا گیا۔ نکاح کے بعد شاہزادی ایک سنہری تخت پر جلوہ آراء ہوئی۔ طغرل بک نے اول ملاقات میں سامنے جاکر نہایت ادب سے سلام کیا۔ اور ایسے قیمتی تحفے پیش کیے جسے دیکھکر شاہزادی بھی چکا چوند میں آگئی۔ طغرل بک اسکے بعد پھر مودبانہ سلام کرکے باہر چلا آیا اور شہزادی کے منہ سے نقاب تک بھی نہ اُٹھایا۔ وہ اس رشتہ سے نہایت ہی مسرور اور نہایت مفتخر تھا۔ شہزادی کی پہلو تہی کا فخر اُسے چھ ماہ حاصل رہا۔ اور پھر اُسے رانڈ کرگیا۔

یہ نیک اور نامور سلطان ستر برس کی عمر میں بمقام رے ۴۵۵ھ ہجری کو اس دنیا سے سدھارا۔ اور ایک ایسے خاندان کی بنا ڈال گیا۔ جو عظمت و ہیبت سلطنت کے علاوہ علم دوستی اور عمدہ اوصاف کے لیئے بھی آجتک مشہور ہے۔ مرض الموت میں اُسنے بیان کیا کہ ایکدفعہ میں نے خواب دیکھا۔ کہ مجھے آسمان کیطرف اُٹھا کر لیچلے کھڑا اور دھند کی وجہ سے نظر کچھ کام نہ کرتی تھی۔ ہاں خوشبو نہایت پاکیزہ آرہی تھی۔ کسی شخص نے کہا۔ کہ اب تو رب العالمین سے قریب تر ہے جو مانگنا ہو۔ وہ مانگ لے۔ میں دلمیں خیال کیا کہ درازی عمر کا سوال کرو۔ چنانچہ مینے یہی کہا۔ آواز آئی کہ تیری عمر ستر برس کی ہے۔ میں نے کہا یہ تو کافی نہیں۔ آواز آئی کہ عمر تو ستر برس کی ہی ہے۔ اسیطرح تیسری دفعہ بھی۔ کہا میری مثال تو اُس بھیڑ کی سی ہے۔ جسے اون اوتارنے کے لیئے پچھاڑا تھا۔ تو وہ سمجھی کہ ذبح کرینگے۔ اور ذبح کرنے کے لیئے گرایا تو وہ سمجھی کہ اون اُتارینگے۔

طغرل بک کا فرزند نرینہ کوئی نہ تھا۔ الپ ارسلان بن داؤد جو اوسکا بھتیجا تھا اُسکے بعد مسند آرا ہوا۔

طغرل بک نیز دنیا بھر کے ہر ایک بانی سلطنت کی عمر کی سوانح، اگرچہ جزئیات میں مختلف ہوں لیکن اُن سب کی ترقی کی کلید صرف ایک اصول تھا اور آیندہ بھی ہر ایک ترقی کرنے والے کو اُسی اصول کا کاربند ہونا پڑیگا۔ یعنی "مردانگی و ہمت"۔ جب قوم میں مردانگی نہ رہی اور ہمت جاتی رہی۔ تو بانی تقلے کسی کام نہیں آسکتے۔ آجکل ہندوستان میں مسلمان بھی انگریزوں کی شائستگی اور ہندوؤں کی دولتمندی کو دیکھکر آرزو کرنے لگے ہیں کہ ہم بھی دولتمندی اور شائستگی میں اوروں کے برابر بلکہ بڑھ چڑھ کر ہوجاویں۔ لیکن کیا محض یہ آرزو جبتک اُسکے ساتھ عمل بھی نہو ہم کو کسی بلندی پر پہونچا سکتی ہے۔ عمل کرنے کے لیئے نہ لیکچر دینے اور سننے کی ضرورت ہے۔ اور نہ کسی انجمن کے قیام اور اُسکا ممبر بننے کی۔ بلکہ ہر شخص پہلے اپنی ذات سے شروع کرسکتا اور پھر کنبہ و خاندان میں آہستہ آہستہ اُسے پھیلا سکتا ہے۔ فقرہ بالا سے میرا یہ مطلب نہ سمجھنا چاہیے کہ میں لیکچروں اور انجمنوں کے خلاف ہوں۔ نہیں میں تو اسکا مؤید ہوں۔ لیکن میرا مطلب یہ ہے کہ جو شخص کچھ کرنا چاہتا ہے وہ بہت کچھ کرسکتا ہے۔ گو اسباب ظاہری موجود ہوں یا نہوں۔ بلکہ اُسکے مخالف ہی ہوں۔ اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم خلیل علیہ الصلوٰۃ والسلام کو جو تن واحد تھے۔ "امۃ" یعنے گروہ عظیم قرار دیا ہے۔ جسکے یہ معنے ہیں کہ انہوں نے اکیلے وہ کچھ کیا تھا جو سینکڑوں اور ہزاروں کے کرنے کے کام تھے۔ ہمکو بھی اسی خلیل

Bowel Complaint in children

باول کمپلینٹ گرمی کے موسم میں بچوں کی پیٹ میں عموماً خرابی پیدا ہوجاتی ہے جسکا فی الفور احتیاط سے علاج کرنا چاہیئے۔ اور جونہی کوئی خرابی دیکھائی دے چیمبرلین کی دوائی موسمہ کالک کا لرا اینڈ ڈارہیا ریمیڈی کا استعمال شروع کرنا چاہیے۔ بچوں کو دانت نکالتے وقت اسہال کی کم و بیش ضرور شکایت ہوجاتی ہے جو متذکرہ عدد دوائی کے پلانے سے بآسانی بند ہوجائینگے۔ مفصل ہدایات ہر بوتل کے ساتھ ملفوف ہیں قیمت فی بوتل دو روپیہ۔ ایکروپیہ۔

یدواشیخ فیروزالدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

کی اتباع کا حکم دیا گیا ہے۔ اور ایسی ہی ہمت و مردانگی کے لیئے کمر بستہ ہونے کا۔ جسے دیکھنے والے ہمارے حوصلہ و طاقت سے افزوں سمجھتے ہوں۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ ترقی خواہ ذہنی و دماغی ہو۔ یا مالی و مادی۔ ہمت و مردانگی کے بغیر کبھی حاصل نہیں ہو سکتی۔ (قاضی محمد سلیمان عفی عنہ وکیل پٹیالہ)

قابل تقلید جلسہ

میرے پاس کافی الفاظ موجود نہیں کہ اس عظیم الشان جلسہ کی روئیداد کما حقہ ناظرین کو سناؤں۔ مگر بحکم مالا یدرک کلہ لا یترک کلہ مختصر اور کچ و مچ الفاظ میں اس جلسہ کی روئیداد ہدیہ ناظرین کرتا ہوں! مورخہ ۲۶ مارچ سنہ ۱۹ کو دہرم سالہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جسمیں سارے ضلع کے یورپین رائیگان اور دیسی جنٹلمین تحصیلداران ذیلداران و دیگر امراء اور رؤسا شامل تھے۔

پہلا اجلاس کے بصدارت عالیجناب مسٹر سلکاک صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر ضلع کانگڑہ بابت بنانے ریلوے لائین درمیان پٹھانکوٹ و پالم پور ضلع کی کچہری میں ہوا۔ اول صاحب پریزیڈنٹ بہادر نے ایک پرزور تقریر مختصر الفاظ میں بزبان اردو کی۔ صاحب موصوف کی اسپیچ کے بعد کمپنی ریلوے (جو کہ ٹھیکہ لینا چاہتی ہے) کے ایجنٹ نے ایک نہایت عمدہ تقریر بزبان انگریزی کی اور زور دیا کہ پٹھان کوٹ سے پالم پور تک ریل کا بننا نہایت ضروری ہے۔ اس تقریر کا ترجمہ ہماری ہر دلعزیز مسٹر جی۔ ٹی کرسٹی صاحب (غالباً) سی ایس۔ آئی۔ نے عام فہم اور بامحاورہ الفاظ میں سامعین کی دلچسپی کے لیئے بزبان اردو کیا۔ جسکو سنکر حاضرین محظوظ ہوئے۔ اور یہ رزولیوشن پیش ہو کر باتفاق پاس ہوا کہ بابت منظوری ریلوے لائین پٹھان کوٹ سے پالم پور تک (چھوٹی ٹپری کی) گورنمنٹ کی خدمت میں درخواست بھیجدیجاوے۔

دوسرا اجلاس کے بابت چندہ قحط زدگان بھی بصدارت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر موصوف ہوا جسمیں فہرست چندہ بھی کھولی گئی۔ فہرست کھولتے ہی دھڑا دھڑ رقمیں آنی شروع ہوئیں۔ پچاس سے کم کوئی رقم نہ تھی۔ قریباً تیرہ سو روپیہ چندہ ہوا۔ یہ چندہ صرف رائیگان اور دیسی جنٹلمین صاحبان کا تھا۔ باتفاق آراء ایک سب کمیٹی بابت فراہمی چندہ مقرر کیگئی جس سے امید ہے کہ بہت چندہ وصول ہو جائیگا۔ اسوقت میرے دو مہربان میرزا اسد اللہ خانصاحب تحصیلدار نورپور نے یہ رزولیوشن پیش کیا۔ کہ یہ چندہ جو کہ بابت قحط زدگان ضلع کانگڑہ میں ہوگا۔ خاص ضلع کانگڑہ میں ہی خرچ ہونا چاہیئے۔ اور اسمیں خاصکر نورپور اور علاقہ آنوہ کنارہ بیاس بطرف نورپور سب سے زیادہ مستحق ہے۔ اور نورپور میں سب سے زیادہ قابل امداد کشمیری شالباف ہیں جنکا حال بسبب نہ ہونے روزگار کے نہایت ہی خراب ہو رہا ہے۔ اس رزولیوشن کی تائید تمام حضار جلسہ نے یکزبان ہو کر کی اور باتفاق پاس ہوا۔ آخر میں میرزا حفیظ اللہ خانصاحب نے ایک پر درد نظم سنائی۔ اس نظم کا ہر ایک شعر رقت اور درد سے بھرا ہوا تھا اور عموماً ہر ایک شعر پر چیرز کی صدا سے مکان جلسہ گونج اٹھتا تھا۔ اس نظم میں میرزا صاحب نے قحط کا پورا پورا فوٹو اتارا ہے تمام جنٹلمین دیسی و یورپین ہر ایک شعر پر نعرۂ تحسین و آفرین بلند کرتے تھے۔ واقعی ہمارے میرزا صاحب نے کمال کر دیا۔ اگر مجھے یہ نظم مل گئی تو ہدیہ ناظرین کروں گا۔

تیسرا اجلاس کے پولیس لین میں منعقد ہوا اسمیں کثرت سے ہندوستانی اور یورپین جنٹلمین شامل تھے تجویز کردہ لالہ سکھدیال صاحب پلیڈر اور تائید میرزا اسد اللہ خانصاحب عالیجناب راجہ صاحب گولیر صدر منتخب ہوئے۔ یہ بھی ایک عجیب نظارہ یورپین اور ہندوستانی جنٹلمینوں کے مل بیٹھنے کا تھا۔ یہ اجلاس صرف فتح ٹرانسوال کی خوشی میں کیا گیا۔

سب صاحبان نے بلا تفریق مذہب اپنی جولانی طبیعت دکھلائی۔ اس اجلاس میں قابل تعریف تقریر راجہ جے چند صاحب بہادر والی ریاست طنبا گاؤں کی ہے۔ جنہوں نے اپنی تقریر میں مفصل حالات جنگ ایک عجیب پیرایہ میں بیان کئے جسکی سامعین نے پوری داد دی۔ ہپ ہپ ہرے اور چیرز کا شور بلند ہوا۔ راجہ صاحب ممدوح نے اپنی تقریر کے بعد یہ رزولیوشن پیش کیا۔ کہ مبارکبادی کی تار میں معرفت صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر بحضور عالیجناب نواب وایسرائے بالقابہ بھیجی جائیں۔ اس رزولیوشن کی تائید لالہ گردھاری لال صاحب نے کی اور ساتھ ہی اسکے یہ بھی کہا کہ لارڈ رابرٹس صاحب کی خدمت میں ایک مبارکبادی کی تار بھیجنی چاہیئے سب کے اتفاق سے یہ ترمیم شدہ رزولیوشن پاس ہوا۔

دوسرا رزولیوشن بخشی سوہن لعل صاحب پلیڈر وزیر نور پور نے پیش کیا۔ یہ کہ ٹرانسوال میں ہماری عادل گورنمنٹ محض امداد الٰہی سے فتح ہوئی۔ لہٰذا عیسائی گرجاؤں مسلمانی مسجدوں۔ اور ہندو شوالوں میں۔ حضور پر نور ملکہ معظمہ اور فتح ٹرانسوال کے لیئے دعائیں مانگیں۔ باتفاق آراء یہ۔ رزولیوشن پاس ہوا۔ بلکہ اسوقت بھی تمام حاضرین نے اپنے اپنے کمال عاجزی اور انکساری کے ساتھ ہاتھ پھیلا کر بارگاہ احکم الحاکمین سے فتح برطانیہ کے لیئے دعا مانگی۔ اس رزولیوشن کا ترجمہ بابو مولا رام صاحب نے بزبان پنجابی اس حسن و خوبی سے کیا کہ حاضرین میں سے عوام نہایت ہی مسرور ہوئے۔ اسکے بعد پھر ہماری میرزا حفیظ اللہ خانصاحب نے ایک قابل تعریف نظم ٹرانسوال کے بارے میں سنائی۔ جس سے عموماً عوام اور خصوصاً خواص نہایت ہی خوش ہوئے اور ہر ایک مصرع پر چیرز کا شور ہوا۔ افسوس یہ دونو نظمیں ابھی تک مجھے نہ ملیں۔ اس نظم کے بعد لارڈ رابرٹس کے لیئے تین چیرز ہوئے۔ بعد اسکے گورکھ پلٹن کا باجہ بجنا شروع ہوا۔ جو کہ پہلے سے اس موقع کے لیئے منگایا ہوا تھا۔ اور رات کو تمام دھرم سالہ میں روشنی کیگئی اور آتشبازی چلائی گئی۔ اور جلسہ ختم ہوا۔ ناظرین! میں اپنی بدقسمتی پر نہایت ہی افسوس کرتا ہوں کہ ایسی پبلک جلسے میں بسبب اسکے کہ کئی کام میونسپل کمیٹی نورپور کے مارچ کے آخر میں ختم کرنے والے تھے اور انکی نگرانی میرے ذمہ تھی شریک جلسہ نہ ہو سکا جسکا بیحد از حد افسوس ہے اور جب تک تلافی نہ ہوگی۔ رہیگا۔ (عبد السلام رفیقی میونسپل کمشنر نورپور ضلع کانگڑہ)

افریقہ کا اردو خوان۔ امید ہے کہ وکیل اخبار ڈربن وغیرہ مقامات کو جنوبی افریقہ میں جاتا ہے اس جنگ کے بعد ہندوستانیوں کو افریقہ میں تب ہی فائدہ ہو سکتا ہے۔ جبکہ وہ فرنگستان کیطرح قومی اجناس اور اسباب اور آدمیوں کی قدر کریں۔

ممباسہ میں وکیل۔ ممباسہ میں بہت سے پنجابی اور دیگر ہندوستانی اردو خوان ہیں۔ شرم کی بات ہے اگر وہاں وکیل کے بہت خریدار نہیں۔ گر قومی نوجوان جغرافیہ اور ہندسہ اور نوشت خواند سے واقف ہوتے تو لکھو کہا بارہ ممباسہ ملک اگانڈہ میں گھس جاتے۔ وہاں ہماری برطانی دوست اب جسقدر کام کم لیونگے کیونکہ شروع جنگ سے ہندوستانی گورکھ فوج نے تنگ وقت پر جنوبی افریقہ والے انگریزوں کی مدد کی۔ نٹال اور دیگر برطانی صوبجات جو افریقہ میں ہیں وہاں کے ہندو مسلمانوں نے درم و قلم و دم سے جنوبی افریقہ کی برطانی حکومت کی مدد کی۔ خدا توفیق دے۔ برطانیوں کو کہ بعد از جنگ ہمسے کم سے کم ویسا ہی سلوک کریں جیسا کہ یورپ کے پردیسیوں سے کرتے ہیں۔ خدا زندہ رکھے عبد الحمید ہاشم افریقی نامہ نگار کو۔ ہندوستانی گھوڑوں اور خچروں کی جے!

پیارے ڈرپوک دوستو۔ عزیزان من کیوں خاموش ہو۔ کیا سوچ رہے ہو کہ جو دوست محمد نے لکھا

سال جو بلاد اسلامیہ کی سیر و سیاحت میں صرف کیئے اور وہاں سے ایک عمدہ ذخیرہ چھاپہ شدہ علمی کتب قدیمہ و جدیدہ کا ہمراہ لائے ہیں اپنے زمانہ سیاحت میں ان ممالک کے تاجروں سے دادوستد کا سلسلہ تسلی بخش قائم کر لیا ہے اور انکے مشورہ سے یہ اعلان شایع کیا جاتا ہے کہ جس صاحب کو مصر بیروت اور استنبول کی کوئی چھاپہ شدہ کتاب درکار ہو ہمیں اطلاع دیں۔ کتاب مذکور کا امکان بہت جلد اور باکفایت منگوا دی جائیگی۔ ان ممالک کی چھاپہ شدہ کتابیں جو اسوقت بغرض فروخت ہمارے پاس موجود ہیں ان کی فہرست وقتاً فوقتاً اخبار ہذا کے حاشیہ پر شایع ہوتی رہیگی۔

(بقیہ اشاعت اخبار مطبوعہ ۲۰ اپریل سنہ ۱۹ء)

Chamberlain's Cough Remedy

اسلام یہ امر ثابت اور مسلم ہے۔ کہ صرف دنیاوی اعزاز کا خواستگار نہیں کہ معمولی اسلام کے احکام سے مخالف ہو

۱؎ خدا کی مہربانی کو جو تم مسلمانوں پر ہوئی یاد کرو کہ ایک وقت میں تم ایکدوسرے کے دشمن تھے پھر خدا نے تمہارے دلوں میں ہدایہ اسلام محبت ڈالدی۔ پس تم اسکی مہربانی سے باہم برادر بنگئے اور تم آگ کے گڑھے کے کنارے پر تھے خدا نے تمکو اوس سے نجات دی۔ ۲؎ میں تم میں دو مضبوط چیزیں چھوڑ چلا ہوں جبتک اونکو پکڑے رہوگے ہرگز گمراہ نہ ہوگے۔ ایک کتاب اللہ دوئم میری سنت ۱۲

تو جواب کے لئے ایک انہ کا ٹکٹ یا ۸ر کا ٹکٹ روانہ کریں جو میں مدرسہ صولتیہ کو روانہ کر دونگا یا کسی اور قومی زکوٰۃ میں صرف کر دونگا۔ اب بہت کم خطوط مجھو ہندسے ملتے ہیں۔ خیر خوشامدین اور بزدلوں اور خود غرضوں کا پتہ تو لگ گیا۔

چترالی نامہ نگار۔ میر منشی عزیز الدین عزیز۔ گلاسگو میں بیماری والی سردی ہے۔ شروع فروری میں برف خوب برسا چترال کے احوال سے قوم کو آگاہ فرمائیے۔ کیا وہاں کے مسلمانوں میں علم و ہنر کا چرچا ہے۔ یا نہیں۔

کاشغری نامہ نگار۔ کیا روسی سوداگر اور جاسوس آپکے شہر میں آگئے۔ روسی فوج کتنے کوس شہر کاشغر سے ہے۔

کابلی نامہ نگار۔ مدت مدید ہوئی جب سے آپنے وکیل میں لکھا۔ امسال سرما کا موسم کیونکر کابل میں گذرا۔ انفلوئنزہ نے بہت ناموروں کا خاتمہ گلاسگو میں کیا۔ باقی رہے بہت سے جنوبی افریقہ میں بسمل ہوئے۔ افغانوں کو چاہیئے کہ کافرستان کو جلد آباد کریں۔ روشناں اور دیگر سرحدی ضلعوں میں مسکن گزین۔ بوقت ظلم شاہ افغانان کے ملک میں پناہ گیر ہوں۔

نیر آصفی۔ اس مرہٹی اخبار میں بہت سی خوبیاں ہیں خصوصاً یہ کہ عشقیہ غزل شایع نہیں کرتا۔ ہزار آفرین بر ہمتش مالک اخبار مولوی اسد الدین احمد انگلش سے خوب واقف ہیں لہذا نیر آصفی کے ناظرین تازی اور نایاب خبروں کے لیئے کسی انگلش اخبار کے محتاج نہیں جو اخبارات عشقیہ نظم چاہتے ہیں اُن کو قومی کہلانے سے شرمانا چاہیئے۔

اطلس وکیل۔ اطلس یا اٹلس اس کتاب کو کہتے ہیں جسمیں دنیا بھر کے نقشے یعنے سب ملکوں کے ایک کتاب کی شکل میں مجلد ہوں۔ میری عرض ہے کہ اخبار وکیل ہفتہ وار موٹے کاغذ بطور ضمیمہ کے صرف ایک صفحہ پر ایک نقشہ چھپوا دے۔ صفحہ دوم سادہ رہے۔ اس قومی ضرورت پوری کرنے میں یعنے اُردو خان کو ایک اطلس بخشنے میں غالباً خریدار بہت ملجاوینگے۔ اگر ہندی نقشہ کش نہ ملے تو کسی فرنگی کو نوکر رکھ لو۔ اور ہر ایک مقام کا نام رومن اردو اور فارسی حروف میں ہو۔ مثلاً جب جرمنی کا نقشہ چھپے تو ہر مقام کا تلفظ کسی جرمن سے سنکر رومن اور پھر فارسی میں لکھا جاوے۔ آسانی سے بذریعہ ڈکشنری سب مقاموں کے نام کا ٹھیک تلفظ معلوم ہو جائیگا۔ امید ہے کہ مہتمان وکیل اس عرض پر اپنی توجہ مبذول فرماوینگے۔

گلاسگو اور مکہ معظمہ۔ ہنوز گلاسگو سے مسلمانوں نے حج مبارک کو جانا نہیں شروع کیا۔ ولیکن اس عاجز کی کوشش سے براہ راست مکہ معظمہ اور گلاسگو کے درمیان تجارت شروع ہو گئی۔ میری ایک ملاقاتی مسٹر گرینٹ نے ایک درجن انگلش پرائمر مدرسہ صولتیہ کو لیئے روانہ کی۔ اور یہی تجارتی فایدہ خالصاً کے ذریعہ گلاسگو کو ہوا۔

اخبار عام کی تجارت۔ دفتر اخبار عام سے ۲۵ جنوری کو مجھو ۵ پونڈ ملے تاکہ تاجران گلاسگو سے اسباب خرید کر کے لاہور کو روانہ کروں۔ ۵ شلنگ ۱½ ۱۱ پنس میں خرچ کر چکا۔ باقی امانت دہرا آئے۔ اگر سرکار ہند اپنی لکھو کھہا روپیہ جو گلاسگو خرچ ہوتے ہیں میری وسیلے سے خرچ کریں تو میری عزت یہاں بہت ہو۔ ہندیوں کی عزت برطانیہ میں اسوجہ سے نہیں کہ برٹش انڈین اور ریاست والے رؤسا ورعایا کروڑہا روپیہ ولایتی مال کی خرید میں صرف کرتے ہیں۔ ولیکن دلال ہمیشہ اینگلو انڈینز ہیں جنکی حسانمند برطانی لوگ۔

بغدادی نامہ نگار۔ اس دوست کے مراسلات عرصہ سے وکیل میں نہیں دیکھے۔ امید ہے کہ نامہ نگار صاحب خیر و عافیت سے ہیں۔ اور کسی مسلمان نے انکو بغداد شریف میں شہید نہ کیا۔ خوب ہو اگر لکھو کھہا قحط زدگان کو سرکار ہند اپنے خرچہ سے سرکاری جہازوں میں بغداد شریف روانہ کرے تاکہ یک کرشمہ برآید دو کار۔ یعنی انڈیہ کی آبادی کمتر ہو۔ اور نو آبادی والی برطانیان خوش ہوں۔ اور ہندوستانی مزدور جلدی سے ریلوی جرمن اور ٹرکی کے واسطے بنا دیں اور انگریز قسطنطنیہ سے جہٹ خلیج فارس تک پہنچ سکیں۔

ترقی آبادی ہند۔ یورپ بلکہ برطانیہ کی باشندہ یہ سنکر کہ ہندیں آبادی کا اضافہ سالانہ ۳۰ لاکھ ہے رشک کرتے ہیں اور نو آبادی والی فرنگی ڈرتے ہیں کہ کہیں ہندوستانی وہاں نہ آجائیں۔ ہر چند کہ آبادی ولایت میں ہندسے زیادہ ترقی کرتی ہے۔ بہت سی برطانی عورات نے دس بچے جنے ہیں۔

برطانیہ میں نوکریاں۔ اگر کالج کو چھوڑ کر ہندی طلبہ ولایت میں آکر اسوقت مزدوری کریں تو ۲۵ یا ۳۰ شلنگ آسانی سے کما دیں۔ خواہ گلاسگو یا کسی اور شہر میں کیونکہ جنگ جنوبی افریقہ نے برطانیہ کو مزدوروں سے خالی کر دیا ہے۔ ہزارہا کنواری اور بیوہ مس اور میمصاحبہ ہندوستانیوں سے شادی کریں۔ جنکیا اور انکی بچوں کو اردو ضرور سکھلانا برطانیہ کی عورات ہندوستانیوں کی زوجہ ہونا نہایت پسند کرتی ہیں بشرطیکہ وہ تھوڑی سی انگلش سے واقف ہوں

جنوبی انگلنڈ۔ جیسا کہ میں بار بار لکھ چکا ہزارہا ہندی خاندانوں کو چاہیئے کہ جنوبی انگلستان کو آباد کریں۔ وہاں ملازمت اور تجارت اور خصوصاً زراعت کرنا چاہیئے۔ جبتک نوجوانان ہند سرکاری نوکریوں کی پرواہ کرینگے تبتک قومی ترقی لامحمن ہے۔

سید تثلیث مآب۔ سید عبد العزیز صاحب جزیرہ ٹرینی ڈاڈ میں تشریف رکھتے ہیں۔ ہماری قدیم دوستی ہے میری یاروں کی قدردان ہیں۔ لیکن میر صاحب نہ تو مذہ نہ مدرسہ صولتیہ نہ محبوز کوہ دیتے۔ پھر ہم فقیروں کو روزی کہاں سے ملیگی۔ جزیہ سب معاف۔ جلدی سے چار پانچ خریدار وکیل اخبار کیواسطے آپ ڈھونڈیں۔ جو آدمی اخبار کی قدر نہیں کرتے وہ گدھوں سے ابتر۔

جاپانی کافر نہیں۔ بعض اردو اخبارات میں پڑھکر کہ جاپان کافروں سے بھرا ہوا ہے مجھو بہت رنج ہوا۔ جاپان معمل ہے اور مشرق الاقصے کی ترکی قوت۔ شہنشاہ جاپان شہنشاہ روم کے دوست ہیں یا الحد جاپان میں اسلام کو ترقی دی۔ اور جاپانی سب جنت کو جاویں یعنے رفتہ رفتہ جب وہ یکے بعد دیگرے معمر ہو کر انتقال کریں۔

قیصر جاپان۔ افسوس ہے کہ بعض اردو اخبارات ابھی تک غلطی کرتے ہیں۔ اور شہنشاہ جاپان کو شاہ جاپان کے خطاب سے پکارتے ہیں۔ علیحضرت پادشاہ جاپان کو "مکادو" بھی نہ کہو۔ ذیل خطاب ہے جسکا مطلب المعظم کے دوست کا تذکرہ کرو قیصر۔ بادشاہ۔ شہنشاہ مہاراجوں کا مہاراج۔ ملک۔ سلطان۔ شہریار۔ خسرو۔ بھوم پال (پرتھی پت) کے بہتوں امپیریٹر

مشترک سرمایہ کی دکان۔ حافظ عبد الرحمن کی رائے سے اس مسئلہ میں مجھو کامل اتفاق ہے۔ مہتمان وکیل حضرات وکیل۔ اور میر منشی سلطان محمد خان صاحب ملکر جلد اسباب و نقد حافظ جی کو دیویں تاکہ وہ قسطنطنیہ میں دکان کھولیں اس امر میں تاخیر کرنا اچھا نہیں۔ حافظ ممدوح کی لیاقت اور دیانت تجربہ تجارت اور محب الوطنی شہرہ آفاق ہے۔ یا اللہ اس کام میں برکت دے۔

عربی و انگلش کتب۔ گرلاہوری عربی مدرسہ میں بیروت کی انگلش اور عربی درسی کتب کا استعمال ہو تو قرآن مجید جلد سمجھ میں آوے۔ اور جسطور جلدی سے اہل ہند انگلش سیکھتے ہیں اُسیطور عربی بھی سیکھ سکیں

اللہ اکبر۔ مدارس امداد یہ ملکیہ کی کیفیت پڑھ کر میں نے دل سے خدا کا ہزار شکر کیا۔ کہ امیر المومنین کی سلطنت میں اکثر فرنگستانی ممالک سے بہتر تعلیمی بندوبست ہے معلوم ہوتا ہے کہ ترکی آیندہ ایسی طاقت ہو جاویگی جیسی وہ کبھی نہ تھی۔ اور ترکوں کو سب قدیم صوبے یورپ اور ایشیا اور افریقہ میں ملجاوینگے۔ خدا گورنمنٹ ہند اور آئرلنڈ کو توفیق دے کہ ترکوں کیطرح رعایا کی تعلیم و تربیت کیطرف متوجہ ہوں۔

ترک و عرب و ہندی۔ دنیا میں ترکی افسر و سپاہ بہترین ہیں۔ عرب و افریقی مسلمانوں اور ایرانیوں اور افغانوں اور ترکستانیوں کے برابر شجاع کوئی قوم نہیں۔ اور محنت و جفاکشی میں چین و ہند کا اول درجہ ہے۔

اللواء اخبار۔ یہ روزانہ مصری محب الوطن نے قاہرہ میں جاری کیا۔ ہند کے سب عربی مدارس اسی ضرور خریدیں۔ اس پتہ سے ۲۰ روپیہ روانہ کریں۔ اللواء مصطفے کامل۔ قاہرہ۔ مصر۔

الریاض تبادلہ کی کاپی روانہ کرے۔ (الراقم عزیز احمد گلاسگوی)

سے جنگی طاقت کے بڑھانے کی گویا اجازت ہی تھی۔ اسلئے ایک بھاری لشکر لیکر حکومت خراسان کیطرف انہوں نے رخ کیا۔ طوس ری نیشاپور کو طغرل بک نے اور بلخ کو داؤد نے جلد فتح کر لیا۔ ابتدا میں تو یہ لوگ سلطان مسعود کے نام کا ہی خطبہ پڑھتے اور اسی کو اپنا پادشاہ ظاہر کرتے تھے۔ لیکن طاقت پذیر ہوتے رہنے کے ساتھ طغرل بک مستقل پادشاہ ہو گیا۔ اور خلیفہ قایم بامر اللہ والی بغداد نے ان کو آزاد پادشاہ تسلیم کر لیا اور تھوڑے عرصہ میں ہی ان کی سلطنت تمام عراق پر چھا گئی۔ اور شہر بغداد بھی دائرہ حکومت میں آگیا۔ طغرل بک ہمیشہ افراد قوم کو عدل و تقوے۔ رفق و احسان کی تاکید کیا کرتا تھا۔ اور خود بھی ان

باول کیمپلیٹ۔ گرمی کے موسم میں بچوں کی پیٹ میں عموماً خرابی پیدا ہو جاتی ہے جسکا فوراً احتیاط سے علاج کرنا چاہیئے۔ اور جونہی کوئی خرابی دکھائی دے چیمبرلین کی دوائی موسمہ کالک کا لرا اینڈ ڈاریہا پیمیڈی کا استعمال شروع کرنا چاہیئے۔ بچوں کو دانت نکالتے وقت اسہال کی کم و بیش ضرور شکایت ہو جاتی ہے جو متذکرہ صدر دوائی کے پلانے سے بآسانی بند ہو جائیگی۔ مفصل ہدایات ہر بوتل کے ساتھ ملفوف ہیں قیمت فی بوتل دو روپیہ۔ ایجنٹ

یہ دواشیخ فیروز الدین سوداگر ادویات انگریزی امرتسر سے ملسکتی ہے

استفسار حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عہد مبارک مہد میں کونسی قسم کا سکہ جاری تہا اور سونے کا تہا یا چاندی کا اور اوسپر کیا لکہا تہا اور کسجگہہ سے کس قیمت پر ملسکتا ہے۔

کیا حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بہی اپنے نام نامی کا کوئی سکہ جاری کیا تہا۔ اگر جاری کیا تہا تو وہ سکہ کہاں سے کس قیمت پر ملسکتا ہے۔ امید کہ فاضل ایڈیٹر اخبار دیکہیں اسکا جواب بہی شایع کردینگے۔

(راقم آثم محمد حسن خاں دوکاندار مقام غلام ساوتہہ چن مل اپر برہما)

مسلمانوں کو ایک ضروری نصیحت اور اسلامی حکومتوں کی حضور میں ایک اہم گذارش

رموز مملکت خویش خسرواں دانند ✦ گدائے گوشہ نشینی تو حافظا مخروش

محب مکرم ایڈیٹر صاحب۔ السلام علیکم۔ سلطنت عثمانیہ سے جو دلی انسیت مسلمانوں کو ہے وہ شعر مندرجہ عنوان کے مصرعہ ثانیہ پر عمل کرنے سے مانع ہے۔ البتہ بعد گذارش کرنے ضروریات کے مصرع اول پر اکتفا ہوسکتی ہے۔

سو بفحوائے "ہر کس بخیال خویش خبطے دارد" نہ صرف سلطنت عثمانیہ کے متعلق بلکہ کل دول اسلامیہ کی متعلق میری خیال میں ایک بات ایسی ضروری ہے کہ کل دنیا کی تدبیروں اور ترقیوں کی جڑہ۔ مکرمی! وہ کوئی معمولی بات نہیں کہ آپ اس مراسلہ کو شایع کرکے خاموش ہورہیں اور اپنی سحر بیانی سے اسکی کوئی تائید نہ کریں۔ میں آپ سے سچ کہتا ہوں کہ بغداد ریلوے کی نسبت جسقدر آپنے لکہا اور جسقدر وہ ریلوے مفید ہے اس تجویز کے مقابلہ میں ہیچ نسبت خاک بالائے پاک"۔ پس آپکے وقتاً فوقتاً تائیدی لیڈروں کی امید کرکے وہ تجویز لکہتا ہوں۔ میرا خیال تو یہ تہا کہ قسطنطنیہ پہونچکر خود عرض کرونگا۔ مگر پہر اس خیال سے کہ تا تریاق از عراق آوردہ شود والی مثال صادق ہو جائے آج بذریعہ تحریر ہذا اوسکی تحریک کرتا ہوں۔

میری اسمضمون کے لیئے عرب کی پہلی اور پچہلی حالات کا مختصر سا بیان تمہیدی نوٹ کی طرح پر ضروری ہے تاکہ جو تجویز لکہوں اوسکی شہادت بہی ساتہہ مکمل ہو۔

کل دنیا اس امر پر متفق ہے کہ قبل بعثت سرور عالم فداہ اُمی والی عرب ایک پر چشمہ جہالت۔ ضلالت۔ نفاق۔ بداخلاقی کا معدن منبع تہا۔ بعد تعلیم ربانی وہی عرب پر چشمہ علم و ہنر و تہذیب اخلاق وغیرہ وغیرہ تہا چنانچہ ان دونوں حالتوں کا ذکر قرآن شریف نے مختصر سے پر جامع الفاظ میں بیان کیا ہے۔ وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللَّهِ عَلَيْكُمْ إِذْ كُنْتُمْ أَعْدَاءً فَأَلَّفَ بَيْنَ قُلُوبِكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهِ إِخْوَانًا وَكُنْتُمْ عَلَىٰ شَفَا حُفْرَةٍ مِنَ النَّارِ فَأَنْقَذَكُمْ مِنْهَا۔ اس آیت نے عرب کی سابقہ و لاحقہ حالتوں کا بیان کردیا ہے اور بتلا دیا ہے کہ اسلام اور قرآن نے اونکو کیا فایدہ پہونچایا۔ آپ جانتے ہیں بہت مسلمانوں کو جو خدا اور رسول پر سچے دل سے ایمان رکہتے ہیں یہی غرض نہیں اور نہ کبہی ہوسکتی ہے کہ صرف دنیاوی اعزاز اونکا اصل مدعا ہو اور بس بلکہ وہ بموجب ارشاد ہدایت بنیاد رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ دنیا کے ایک کام کے مقابلہ دین کے دو کام کرتے ہیں۔ اسپر بہی قناعت نہیں بلکہ وہ دنیا کے کاموں کو بہی نیک نیتی اور اجازت شرعی کے لحاظ سے کرکے دینی کاموں کے برابر اجر لیتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ خدا کے سچے رسول فخر آدم فخار بنی آدم فداہ روحی افضل الصلوٰۃ والسلام نے اپنی آخری وصیت میں یہ فرمایا تہا ترکت فیکم الثقلین لن تضلوا ما تمسکتم بہما کتاب اللہ وسنتی کیونکہ اوس ذات ستودہ صفات کو اپنی امت کی دنیاوی بہبودی ہی منظور نظر نہ تہی۔ بلکہ دونو قرآن شریف نے صرف دنیا کی بہبودی چاہنے والو پر جو ناراضگی فرمائی ہے کسی سے مخفی نہیں جہاں ارشاد ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَمَا لَهُ فِي الْآخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ مسلمانوں کے نزدیک تو بحیثیت تعلیم اسلام یہ امر ثابت اور مسلم ہے۔ کہ صرف دنیاوی اعزاز کا خواستگار نہیں کہ معمولی اسلام کے احکام سے مخالف ہو

لہ خدا کی مہربانی کو جو تم مسلمانوں پر ہوئی یاد کرو کہ ایک وقت میں تم ایکدوسرے کے دشمن تہے پہر خدا نے تمہارے دلوں میں بذریعہ اسلام محبت ڈالدی۔ پس تم اسکی مہربانی سے باہمی برادر برادر بنگئے اور تم آگ کے گڑہے کے کنارے پر تہے خدا نے تمکو اوس سے نجات دی۔ لہ میں تم میں دو مضبوط چیزیں چہوڑے چلا ہوں جبتک اونکو پکڑے رہوگے ہرگز گمراہ نہوگے۔ ایک کتاب اللہ دوئم میری سنت ۱۲

بلکہ صریح منکر ہے۔ پس اس بات پر زیادہ زور دینا تحصیل حاصل ہے۔ ہاں میں اصل مطلب کیطرف آتا ہوں مسلمانوں کے طبقہ اولے نے جو اپنی ترقی ظاہری اور باطنی جو اونکی اصل مراد تہی کی اور وہ دیکہتے دیکہتے چند دنوں میں جیسا کہ کسی صاحب دل نے کہا ہے "گدڑیوں کو عالم کا سلطان بنایا" اس اعزاز کے درجہ پر پہونچے۔ وہ کسطرح پہونچے اونہوں نے کونسی پالیسی کو اپنا معمول بہ بنایا تہا۔ اسکے جواب میں تعدد ممکن ہی نہیں۔ صرف ایک ہی جواب ہے کہ قرآن کو پہر تنزل کیوں ہوا۔ جسکا یہی جواب ہے کہ قرآن کی نرک سے۔ پس جس نسخہ سے قطع نظر طبی شہادتوں کے تجربہ سے بہی فایدہ معلوم ہوا ہو وہ نسخہ کسی دوسرے بیمار پر جو اوسی بیماری میں مبتلا ہو کیوں نہ دیا جائے۔

اب میں ان استعارات سے باہر ہوکر صاف کہلے میدان میں آتا ہوں کہ سلطنت عثمانیہ جو اسوقت دنیا کی مسلمانوں کی عزت و آبرو کو تھامے ہوئے ہے۔ جسکی عزت و ترقی کے لیئے کل دنیا کے مسلمان دست بدعا رہتے ہیں کیوں؟ نہ کسی دنیاوی مطلب سے نہ کسی خوف اور دباؤ سے نہ کسی طمع سے۔ بلکہ صرف اسلیئے کہ وہ مسلمان ہے۔ پس جبکہ کل دنیا کے مسلمان اوس سے اپنی محبت کا اظہار اس خلوص سے کریں تو اسکا بہی تو فرض ہے کہ وہ مسلمانی کی ترقی پر جو درحقیقت اوسی کی ترقی ہے ساعی ہو۔ پس اگر میری صحیح ہے تو میں کہلے منہ سے ایک تجویز بتلاتا ہوں اور اللہم اشہد اللہم اشہد کہکے لکہتا ہوں امید ہے کہ ناظرین اسکے متعلق موافق و مخالف رائیں بذریعہ اخبار وکیل ظاہر کرکے اس تجویز کو مکمل کرینگے۔ وہ یہ ہے۔

کہ سلطنت سنیہ عثمانیہ کل اپنی قلمرو میں یہ حکم قطعی نافذ فرمائے کہ مسلمانوں کی اولاد لڑکی ہو یا لڑکا۔ جبتک قرآن شریف کو ترجمہ کا اپنی مادری زبان میں مع کسیقدر عربی گرامر جو ہندوستانی نصاب کے لحاظ سے ہدایۃ النحو تک کافی ہے امتحان نہ دیلیں اوسکا نکاح نہونے پاوے۔ چونکہ مسلمانوں کی نزدیک یہ امر مسلم ہے کہ قرآن شریف کل دنیا کی تہذیب اور شایستگی کی بنیاد ہونے کے علاوہ مدار ایمانی و نجات بہی ہے۔ پس کسی مسلمان کو اس حکم کی تعمیل دشوار اور بار خاطر ہرگز نہوگی۔ ہاں اسکے اجراء کے لیئے مناسب زمانہ کی تحدید مقرر کرنا۔ رموز مملکت خویش الخ کی مصداق ہوسکتی ہے۔ کیونکہ بہت سے بچے وقت تنفیذ حکم ہذا قابل نکاح ایسے بہی ہوں کہ الف۔ بے سے بہی ناواقف ہوں۔ اون کے لیئے یہ تجویز ممکن ہے کہ یوں کی جائے کہ آج سے بعد دو یا تین سال کوئی مسلمان لڑکا یا لڑکی نکاح کرنے نہ پاوے۔ جبتک کہ اپنی مادری زبان میں قرآن کے ترجمہ لفظی کا امتحان نہ دے لے۔

اس تجویز کی خوبی کا ثبوت اس سے بہی زیادہ کیا ہونا چاہیئے کہ ہندوستان کے تعلیمیافتہ اصحاب نے بہی جو کسیوقت مذہبی تعلیم کو ملانوں کا حصہ سمجہتے تھے اور علماء اون کو صرف دنیاوی تعلیم سے روکتے اور یہ کہتے تھے کہ صرف دنیاوی تعلیم کا حاصل کرنا اور دینی تعلیم سے بے بہرہ رہنا ایک قسم کی بدنصیبی اور گمراہی ہے جسکو نوجوانوں نے اپنی غلط فہمی سے یہ سمجہا کہ ہمارے علماء ہمکو ترقی سے مانع ہیں۔ باری الحمد للہ کہ علماء کرام کی کوشش منتج ہوئی کہ اُن اصحاب کو بہی یہ امر مسلم ہوا کہ محمڈن یونیورسٹی میں مذہبی تعلیم کا ہونا ضروری ہے جسکی تحدید میں وہ مختلف رائے ہیں۔

کتب عربیہ طبع مصر و استنبول

مصر بیروت اور استنبول کی علماء اور تاجروں نے عربی زبان کی کتب قدیمہ اور جدیدہ کی چہاپنے میں جو کوشش کی ہے اسکا حال اسلامی دنیا سے مخفی نہیں لیکن بُعد مسافت اور قلت مراسلت اور بالخصوص تاجروں کی کمی آمد و رفت کی باعث ہر قسم کی ضروری ہولتیں جو شایقین کیواسطے ضروری ہیں ابتک حاصل نہیں ہوئیں نتیجہ اسکا یہ ہے کہ بیشمار عمدہ عمدہ کتابوں کی مطالعہ سے ہمارے ملک کے اہل علم مستفید نہیں ہوسکے۔ ہمارے دوست حافظ عبدالرحمن صاحب نے گزشتہ سال جو بلاد اسلامیہ کی سیر و سیاحت میں صرف کیئے اور وہاں سے ایک عمدہ ذخیرہ چہاپہ شدہ علمی کتب قدیمہ و جدیدہ کا ہمراہ لائے ہیں اپنے زمانہ سیاحت میں اُن ممالک کے تاجروں سے دادوستد کا سلسلہ تسلی بخش قایم کرلیا ہے اور انکے مشورہ سے یہ اعلان شایع کیا جاتا ہے کہ جس صاحب کو مصر بیروت اور استنبول کی کوئی چہاپہ شدہ کتاب درکار ہو ہمیں اطلاع دیں۔ کتاب مذکور کا امکان بہت جلد اور باکفایت منگوادی جائیگی۔ ان ممالک کی چہاپہ شدہ کتابیں جو اسوقت بغرض فروخت ہمارے پاس موجود ہیں ان کی فہرست وقتاً فوقتاً اخبار ہذا کے حاشیہ پر شایع ہوتی رہیگی۔

(بقیہ اشاعت اخبار مطبوعہ ۲۔ اپریل سنہ ۱۹ء)

بالکل بدیہی بات ہے کہ انگریزی تعلیم نے طلبا کے اوقات کو اسقدر گھیرا ہوا ہے کہ کوئی دوسرا کام خصوصاً اتنا بڑا کام کہ بی۔ اے۔ ہوتے ہوئے دینی علوم کا فاضل اجل صاحب الرائے ہو جائے۔ میں یہ تو نہیں کہتا کہ ؎ ہم خدا خواہی وہم دنیائے دوں ؛ این خیال است ومحال است وجنوں ؛ کا مصداق ہے البتہ یہ کہتا ہوں کہ طلب الکل فوت الکل کا خوف ضرور ہے۔ پس بانیان یونیورسٹی ہی اس میری تجویز میں غور کرکے مذہبی تعلیم کا ایسا نصاب مقرر کریں کہ طلبا کو آخری مدت تک قرآن کا باقاعدہ ترجمہ آجائے جو عین مسلمانوں کی تمنا ہے

کسی بزرگ نے کیا ہی ٹھیک کہا ہے۔

ایمان چوں سلامت بلب گور بریم۔ احسنت وزہے چستی وچالاکی ما ؛

ہاں یہ درست ہے کہ قرآن فہمی کے مدارج مختلف ہیں۔ ایک درجہ وہ بھی تھا جو ائمہ مجتہدین رضی اللہ عنہم اجمعین کو حاصل تھا۔ اور ایک اونکے بعد مترجمین ومصنفین کو اور آجکل کے علما کرام کو مگر میری غرض صرف اتنی ہے کہ ہر ایک مسلمان اتنا تو قرآن شریف سے ضرور واقف ہو کہ قرآن شریف کو عربی میں خود پڑھنے یا کسی سے سننے سے بلا تبلائے معمولی مطلب سمجھتا جائے۔ گو یہ تجویز نئے خاص سلطنت عثمانیہ کے نام سے شروع کی ہے۔ مگر اسمیں کوئی ملکی خصوصیت نہیں۔ بلکہ ہر ایک مسلمان فرمانروا۔ امیر افغانستان ہو یا شاہ ایران۔ سلطان مراکو ہو۔ یا خدیو مصر۔ نواب حیدرآباد ہو یا بیگم صاحبہ بھوپال۔ ہر ایک فرمانروا کا جو اپنی رعایا بالخصوص مسلمان رعایا کی اصلی اخلاقی وتمدنی ترقی کا خواہاں ہوگا۔ اوسکا فرض ہے کہ اس تجویز پر عمل کرے۔ پھر دیکھے کہ یہ تجویز کہانتک مفید ہوتی ہے۔ میں اپنے ناظرین سے عموماً اور مولانا محمد سعید مکی اور اپنے محب مکرم قاضی محمد سلیمان صاحب سے خصوصاً اس تجویز کی تائید کا امیدوار ہوں۔ کیا المعلومات اور المؤید اس تجویز پر کچھ نہ لکھینگے؟ بہت بلکہ الدال علی الخیر کفاعلہ سے پورا حصہ لینگے۔ ھذا ھذا الابلاغ۔ { خادم۔ ابو الوفا ثناء اللہ امرتسر }

ریاست پرتاب گڈہ میں پہیلوں کی ڈاکہ زنی اور عمال ریاست کی دلیرانہ تعاقب و مردانہ کارروائی کی جو خبر چند ہوئی مختصر پیرایہ میں درج کیگئی تھی۔ اوسکی مفصل حالات کا ایک نامہ نگار حسب ذیل تحریر کرتے ہیں

اونکا راوت پہیل ساکن سونڈل پرگنہ راج بانسواڑہ معہ جمعیت کثیر پہیلا علاقہ بانسواڑہ خمیں عورتیں بھی شریک تھیں۔ بتاریخ ۱۱ مارچ ۱۹۱۰ء کو بموضع کھڑکھڑا ضلع سانگھیلی پرگنہ راج دیوگڈہ پرتاپگڈہ راجپوتانہ میں بارادہ ڈاکہ زنی پہنچ چکے تھے آیا اور پولیس کی چوکی جو موضع مذکور کی پیہم طرف واقع ہے جلادی اور مسمی پونجا پہیل موضع املاوہ کو مار ڈالا اور موضع مذکور کے اندر داخل ہو کر چند کرسانوں کے مکانوں کے کواڑ کلہاڑیوں سے توڑ کر مویشی و دیگر سامان مالیت قریباً (۵۰۰۰) (۴۰۰۰) ہزار کی لوٹ کر لیگئے۔ اور مرد ان موضع مذکور کو جنہوں نے مقابلہ کیا تہا زخمی کیا و بندوقوں کو فیر کیئے۔ بندوقوں کی آواز حاکم ساگتھلی بانجاوت کستور چند صاحب سنتے ہی معہ ایک اہلکار و تین سپاہیوں کے پاپیادہ موقع واردات پر پہونچے۔ اور ۱۲ بجے دن ساکن فتحگڈہ علاقہ پرتاپگڈہ بھی اسوقت پہونچ گئے۔ چونکہ ملزمان واردات کرتے ہی چلدیئے تھے اسلیئے حاکم صاحب موصوف نے معہ اون دو تین اشخاص کے جو اوسوقت اونکے ہمراہ تھے تعاقب کیا۔ اور جائے واردات سے آٹھ میل کے فاصلہ پر بموضع جالی علاقہ بانسواڑہ پہونچکر بڑی دلیری و بہادری و عیاری سے ملزمان کا مقابلہ کیے ۵ نفر ملزمان کو قتل اور بہت سے ملزمان کو زخمی کیا۔ ملزم اپنے ہمراہیوں کی بارہ لاشیں لیگئے اور تین لاشیں حاکم صاحب موصوف کے ہاتھ لگیں۔ چوبے سندر لال صاحب تہانہ دار و انگڈی علاقہ بانسواڑہ اس واردات کی خبر سنتے ہی معہ چند سپاہیان اوس موقع پر کہ جہاں ڈاکوؤں سے مقابلہ ہوا تہا پہونچے۔ ملزمان سے چند مویشی چھوڑا کر دونو افسروں نے موقع کی تحقیقات کرکے مویشی اونکے مالکوں کے سپرد کیئے اور ملزمان کو علاقہ بانسواڑہ کا ہونا قرار دیا۔ آفرین ہے حاکم صاحب ساگتھلی کی ہمت پر کہ جنہوں نے اپنی جان عزیز کی کچھ بھی پروا نکر کے بیاکانہ پاپیادہ پانچ میل تک دوڑکر ملزمان کو جا ملایا اور بڑی ہوشیاری و دلاوری و مردانگی کے ساتھ ملزمان میں سے ۵ نفر کو تہ تیغ بیدریغ کیا۔ اور بہتوں کو زخمی کرکے اپنی مالک مہاوتر گہنا تہہ سنگھ جیسا بہادر والی ریاست پرتاپگڈہ کا حق نمکخواری ادا کیا۔ مہاراوت جیسا بہادر تا دام اقبالہ جو کہ ایک نہایت لائق و قدردان رئیس و رؤسائے راجپوتانہ ہے ہماری فیاضی مردم شناسی اور قدردانی سے ہم امید کرتے ہیں کہ آنجناب حاکم صاحب موصوف کی اس لیاقت خدمت پر نظر عاطفت مبذول فرماکر اونکو اپنے وفادار و جان نثار ملازمان میں شمار فرماکر اونکی قدردانی فرمائینگے کہ جس سے حاکم موصوف و نیز دیگر خیر خواہان دولت کے دل میں اثر پر جوش پیدا ہوکر آئندہ اسیطرح بلکہ اس سے بھی زیادہ اپنی جان عزیز کو خطرہ میں ڈالنے کا حوصلہ اُن کو پیدا ہو دام ثباتہ

ملک کشمیر یورپ اور ہندوستانیوں کی بدنصیبی

یورپین لوگوں کی دلوں میں ایک بیقراری پیدا ہو رہی ہے کہ کشمیر کو ایک یورپین کالونی (بستی) بنا دیا جائے اسکے معنے یہ ہونگے کہ کشمیر میں یورپین لوگ آکر بس جائیں۔ کینیڈا وغیرہ جگہوں کیطرح آباد ہو جائیں۔ یہ اسلیئے کیا جائیگا کہ کشمیر جو ایک نہایت ہی سرد اور خوبصورت جگہ ہے شائستہ قوموں سے پرہو کر اپنی بہار دکھلائے۔ مختصر یہ کہ تاریخ کشمیر میں یہ ایسا بھاری انقلاب پیدا ہونیوالا ہے۔ جسکیطرف تمام دنیا کی آنکھیں پھر جائینگی۔ میری خیال میں کشمیری شریف لوگوں کو اس سے بڑہ کر اور جانفزا مژدہ کی ضرورت نہیں کہ بہت جلد اونہیں یوروپین قوم کے نام سے موسوم کیا جائے۔ اور وہ اوس غربت اور بدبختی سے نکل جائیں کہ جسمیں وہ مبتلا ہیں۔ سرینگر کی ناپاک گلیاں اور ناہموار سڑکیں پیرس کے بازاروں کی صفائی کو ماند کردیں اور نہایت ہی تھوڑی عرصہ میں کشمیر کا ملک اسقدر زینت حاصل کرے کہ باقی ہندوستانیوں کے دلوں میں خواہش پیدا ہو کہ کشمیر کو ملاحظہ کریں مگر گھبنے نہ دیئے جائیں۔ اس تساہل و غفلت کی بنا میں کہ اونہوں نے اس بے نظیر خطہ میں آباد ہوکر اوسکی قدرتی زرخیزی اور بے عدیل فضا اور صحت بخش آب و ہوا سے متمتع ہونے کا ابتک خیال نہیں کیا۔ ڈاکٹر برنیر کی سیر و سیاحت کو جن لوگوں نے مطالعہ کیا ہے۔ اوس یوروپین سیاح کی تحریروں سے بخوبی معلوم کرسکتے ہیں کہ کشمیر کیا چیز ہے۔ قدرتی نظاروں کی بہار۔ پہاڑوں کی شان اور دریائے جہلم اور نہیں کیسے سفید اژدہا کیطرح سے چکر لگانا ایسے مضمون ہیں جو انسان کے دل سے ہرگز فراموش نہیں ہو سکتے۔ یہ وہ زمانہ تہا جب جہانگیر اوس ملک پر حکمران تہا۔ اوسوقت اس ملک کی رونق مشاہدہ کرتے ہوئے ہمارا ناچیز دل ہمیں اسوقت مجبور کرتا ہے کہ ہم اوس خیرخواہ شخص کا بھی ذکر کریں کہ جو عرفی کے نام سے مشہور ہے ہماری ہندوستانی قوم (ہندو مسلمان دونو شامل ہیں) کو اون نامی شعرا میں سے کہ جنکے خوبصورت اور ہمیشہ زندہ رہنیوالے اشعار ہماری علم کو زینت بخشتے ہیں۔ عرفی بھی ایک مشہور و معروف شاعر تہا کہ جو موجودہ وقت سے تین سو سال پہلے ہندوستان کی روئے زمین میں پیدا ہوا اور اپنی شاندار تحریروں سے ملک کیخدمت کرتے ہوئے آغوش میں جا ملا کہ جہاں بہت اوس سے پہلے جا ملے تھے۔ ہماری ناچیز قابلیت اسوقت اس امر کی مانع ہو کہ ہم اس قیامت تک یاد رہنیوالے شخص کے تمام حالات کو قلمبند کریں۔ میں کسی آنیوالے مورخ پر بھروسہ کرتے ہوئے اسی پر اکتفا کرتا ہوں کہ اون چند اشعار کو یہاں لکھ دوں کہ جو کشمیر کے بارہ میں اوسکی مبارک قلم سے نکلے۔ اشعار

ہر سوختہ جانیکہ بکشمیر درآید — گر مرغ کباب است کہ بابال آید

نبگر کہ فیضش چہ شود گوہر یکتا — جائیکہ خذف گردد آنجا گہر آید

از بلبل خاموش دلم باغ گرفتست — اوراچہ گناہ محفل گل دیر ترآید

گل ہم بچمنہ باد صبا خوبست کہ عرفی — آید سوئے کشمیر گلش برابر آید

میں حیران ہوں کہ کیونکر ہندوستان کے اکثر لوگ کشمیری لوگوں پر یہ الزام لگا رہے ہیں کہ وہ صفائی نہیں رکھتے۔ حالانکہ وہ نہایت اچھی طرح معلوم ہے کہ ملک کی صفائی کرانا گورنمنٹ کا کام ہے کشمیر کی گورنمنٹ اگر اوس طرف میں صفائی نہیں کراتی تو اون بیچارے لوگوں کا اسمیں کیا قصور۔ اوسیطرح کہ جب ہم باقی ہندوستان کی صفائی کا مقابلہ کرتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان ایک ناپاک ملک ہے کہ جسکی نظیر اس دنیا میں نہیں۔ اب قصور کسکا ہے میونسپل کمیٹیونکا۔ الغرض وہ لوگ غلطی پر ہیں جو کشمیریوں کو بدنام کر رہے ہیں جبکہ ہمارے سامنے کشمیری پنڈت موجود ہیں کہ جو اوسی قوم سے علامہ کہتے ہیں۔ البتہ وہ لوگ غریب اور مفلس ضرور ہیں۔ مگر غریب ہونا کوئی جرم نہیں۔ مجھے ان کشمیریوں کی بیوقوفی پر بھی رحم آتا ہے جب میں یہ دیکھتا ہوں کہ وہ بھی کشمیری کہلانے پر شرماتے ہیں۔ یہ محض جہالت ہے۔ ایک شخص مثلاً مغل یا پٹھان ہے تو کیا وہ اس سے بڑا آدمی ہو جاتا ہے یہ صرف نام ہیں جو انہوں نے اچھے سمجھکر چن لیئے ہیں۔ درحقیقت فرق کچھ بھی نہیں۔ کشمیری شریف لوگوں کی عظمت اُن لوگوں کو خوب معلوم ہے کہ جو کشمیر کی تاریخ سے واقف ہیں۔ وہ جانتے ہیں کہ یہ لوگ کچھ زمانہ گذرا ایک نہایت ہی بہادر اور جنگجو قوم تھی۔ اور کسطرح چین اور دوسری قرب و جوار کے علاقوں میں اُنہوں نے تاخت و تاراج کیا۔ مگر یہ باتیں تمام معمہ ہو جاتی ہیں جب ہم اوس ملک کیطرف دیکھیں کہ جہاں قدرت نے اونکی آرام کی خاطر اسقدر خوبصورت قدرتی نظارے پیدا کیئے ہیں کہ سبحان اللہ دریائے سرینگر کا وہ شفاف پانی کہ جسپر سنہری کشتیاں لہراتی پھرتی ہیں موسم بہار کیوقت دیکھنے کے قابل ہے۔ ایکطرف جہیل کا پانی کہ جو ڈل کہلاتی ہے جو فوارے کیطرح اونچا اٹھتا ہوا دکھائی دیگا۔ سبز سبز کھیت چاروں طرف ہوائے سرد کی نرم نرم جھونکوں سے جبکہ وہ ہلتے ہیں گہرائی ہوئی آنکھ کو آرام بخشتی ہیں اور ہر خوبصورت چھوٹے بچے میلے کچیلے کپڑے پہنے ہوئے اونہیں روشنی کیلئے نظر آتے ہیں کشمیری غریب عورتیں اپنی نہایت ہی عاجز لباس میں سبز رنگ کی سبز کھیتوں پر جبکہ وہ گذرتی ہیں تو اونکی صورت اور پوشاک میں تناقض پیدا ہو جانے سے قدرت خدا یاد آجاتی ہے۔ باغ گل مرگ کے ہزاروں خوشنما پھولوں کا صبح کے وقت کھلنا اور شام کا مرجھانا ہی سوئزرلینڈ کے باغوں سے کچھ کم نہیں۔ پہاڑوں کی چوٹی پر سفید برف کا جمنا اور درخت چنار کی چوٹی پر برف کی گالوں کا ہوا کے زور سے بالکل اون سفید پرندوں کے پروں کی مانند ہو کہ جو سلیمان علیہ السلام کے اورنگ والا تخت پر سایہ کیئے ہوئے تھے۔ مگر ہندوستان کی بدنصیب و مردہ دل لوگ جنکی مردہ دلی چند ہیبو [illegible]

ہندوستان کی خبریں

ویلبی کمیشن نے جو ۱۸۹۵ء میں اخراجات ہند کے متعلق رپورٹ کرنے کیلئے قایم ہوئی تھی۔ پانچ برس کے بعد اب رپورٹ پیش کی ہے۔ اوسمیں پارلیمنٹ کو خزانہ انگلستان سے وزارت ہند کو دفتر کے اخراجات کے لیئے ۱۷ لاکھ روپیہ سالانہ دینا اور ینز عدن کی فوج اور ایران کی انگریزی سفارت اور قونصلخانوں کے اخراجات کا نصف حصہ اپنے ذمہ لینے کی سفارش کی ہے۔ فوجی اخراجات کے متعلق یہی جزوی حد تک انگلستان کو ہندوستان کا ماتھہ ٹہلنے کی صلاح دی گئی ہے۔

مسٹر کارڈری پنجاب کے پرانے سویلین اور سابق جج چیف کورٹ پنجاب بقول تار خبر مورخہ ۱۱ اپریل ولایت میں فوت ہوگئے ہیں۔

وسط ہند کے مقبوضات اجین نیمچ۔ دہار اور متصل علاقہ میں وبا ہیضہ بڑی سختی سے پھوٹ پڑی ہے یہ وبا وسط اس مرض کی متوفیوں کی اکیسو سے اوپر ہے۔

زمینداروں کی مشکلات و مصائب۔ مولانا حافظ نذیر احمد خانصاحب بہادر شمس العلما اپنے صاحبزادے مولوی بشیر احمد صاحب کو ایک رسالہ میں زمینداری کے متعلق تحریر فرماتے ہیں۔ "رہ گئی زمینداری مجھکو تحصیلداری اور بندوبست کی ڈپٹی کلکٹری کے ذریعہ سے ان مصیبت زدوں کے تفصیلی حالات معلوم ہیں۔ رعایا یا انگریزی پن سب سے زیادہ بدنصیب سب سے زیادہ تباہ سب سے زیادہ معصوم گروہ زمینداروں کا ہے۔ اور زمیندار میں کہ ہر روز سال اور پولیس اور فوجداری کی کچہریوں میں کھینچے کھینچے پھرتے ہیں۔ صرف اسوجہ سے کہ جرم زمینداری کے مرتکب ہیں پیچ کیا آنکڑا ہے کہ کاشتکار زمیندار میں شرکت محاصل راضی کیوجہ ہے کشمکش ہے۔ پس زمیندار دل کے مقابلہ میں سرکار خود مدعی اور جج ہے۔ پھر بندوبست کی میعادی ہونے نے زمینداروں کو بالکل بیدل اور پست ہمت کر دیا ہے۔ ضوابط تحصیل باگذاری سخت اور بھاری انہیں جس سے برخلاف زمینداروں کے کاشتکاروں کا زور بہت بڑھ گیا ہے۔ سرکار اپنا مطالبہ اکثر احوال میں بلکہ کل صورتوں میں بلالحاظ کمی پیداوار و سقامت فصل و نامساعدت موسم وقت پر وصول کرلیتی ہے اور جو روپیہ زمیندار کو کاشتکار سے ملتا ہے اسکے لیئے زمیندار مجبور کیا گیا ہے کہ کاشتکار پر نالش کرے نالش کا انجام اکثر ہوتا ہے کہ مہینوں کی دوا دوش کے بعد اگر زمیندار کو ظفر ہوئی تو تمام مطالبہ مصارف نا جائز میں گاؤ خورد"۔ فی الحقیقت زمینداری کا مرقع۔ اور سچی و اصلی تصویر یہی ہے جو اوپر مذکور ہوا۔

کیا اپنی عادل گورنمنٹ بالخصوص لارڈ کرزن سے زمینداروں کی مصائب میں حتے الوسع تخفیف کرنے کی توقع رکھنا کسیطرح بیجا ہو سکتا ہے۔؟

مہاراجہ ہلکر والئی اندور کی نسبت اخبار بنگالی رقمطراز ہے کہ "وہ خود اپنی ہی ریاست میں ایکطرح سے نظر بند کر دیئے گئے ہوئے ہیں۔ وہ اسوقت اندور سے چند میل کی فاصلہ پر بمقام پرواہی اپنے محل میں مقیم ہیں۔ جہاں سے پولیٹیکل افسروں کی بلا اجازت وہ باہر نہیں نکل سکتے۔ مہاراجہ صاحب نہایت ذکی اور عمدہ تعلیمیافتہ ہیں۔ مگر خدا معلوم کیا وجہ ہے کہ انگریزی گورنمنٹ اون سے کبھی خوش نہیں رہی۔ بعض اشخاص انپر ظلم و سفاکی کا الزام لگاتے ہیں۔ اور بعض کا خیال ہے کہ وہ ظالم ہونے کے خود مظلوم ہیں"۔

احاطہ [illegible] کے قصبہ کرنول کی میونسپلٹی نے میونسپل سکول میں ایک مدرس اردو پڑھانے کے لیئے بانیخیال مقرر کرنے کی تجویز کی کہ ادنے جماعتوں کے مسلمان طلبا کو اگر اونکی مادری زبان میں تعلیم دیجائے تو زیادہ مفید ہوگی۔ مگر کلکٹر ضلع نے جو مسلمان ہیں اور مسٹر محمد رضا خان اونکا نام ہے۔ اس تجویز کی مخالفت کی۔ وجوہات یہہ بتائیں کہ اگر مسلمان طلبا ہندو طلبا سے الگ رکھے گئے۔ تو مقابلہ و ہمسری کے لیئے باعث تحریک نہ رہ جانے سے اونکو نقصان پہونچیگا دوم مسلمانوں کو ملکی زبان تلنگی کا سیکھنا واجب ہے۔ اوس سے ناواقف رہنے سے اونکو بہت نقصان پہونچ رہے ہیں صرف یہی کافی ہے کہ ادنے جماعتوں کے مدرس طلبا کو مشکل الفاظ و اشیا کی تشریح کسی تلنگی میں اور کچھہ اردو میں کر دیا کریں۔ مدراس گورنمنٹ نے یہی کلکٹر کی رائے سے اتفاق کیا ہے۔

کانپور میں اب ہر طرح سے امن ہوگیا ہے اور نواب لفٹنٹ گورنر بہادر لکھنو جہاں کی میونسپل ممبروں سے بھی طاعونی انتظام کے متعلق خاص اجلاس میں گفتگو کیگئی بنیتال تشریف لیگئے ہیں۔ بقرعید کے بعد پھر عام بلوہ نہ ہوا۔ لیکن دوکانیں شہر بھر میں ۱۴ اپریل تک کھلیں۔ علی ناراضی کا محض ہیں تک اظہار کیا جاتا رہا۔ کہ جہاں کہیں کسی انگریز کا نوکر کھانے پینے کا سامان لیئے جاتے نظر آتا۔ سامان خورد و نوش اوس سے چھین لیا جاتا۔ اور تازہ روٹی یا ترکاری کسیکو نصیب نہ ہوئی۔ شنبہ کو جب نواب لفٹنٹ گورنر کے حکم سے ترمیم شدہ ضوابط چھپکر شایع ہوگئے۔ تو عام اطمینان ظاہر کیا گیا۔ گو اکثر کو اب بھی اندیشہ ہے کہ جبتک پولیس کا کچھہ بھی بیچ میں دخل ہے رعایا کو ضرور اندیشہ بھی رہیگی۔ پولیس والوں کی جبر و ستم کی مختلف حصوں سے ایسی شکایتیں گورنمنٹ تک پہونچ چکی ہیں۔ جنکی تصدیق ہو گئی ہے۔ جدید قواعد میں علیحدگی کے اصول قایم رکھکر جبریہ علیحدگی کے قاعدہ کو توڑ دیا گیا ہے۔ اگر مکان میں گنجایش ہو تو مریض اپنے ہی مکان میں یا محلہ کے کسی اور مکان میں۔ یا برادری کے ہسپتال میں۔ اور اگر کہیں گنجایش نہو تو سرکاری ہسپتال میں رکھا جائیگا۔ مگر وہاں بھی اوسکا اختیار ہے کہ بید یا حکیم سے علاج کرائے۔ انگریزی ڈاکٹر صرف عام نگرانی کرنے کے مجاز ہونگے۔ پردہ نشین عورات کا معاینہ لیڈی ڈاکٹر کیا کریگی۔ افسر حفظان کے ساتھ معاینہ کے وقت ہندو و مسلمان پنچوں کی کمیٹی رہا کریگی۔ پہلے تو خیال تہا کہ نواب لفٹنٹ گورنر کوئی ترمیم منظور نہیں کرینگے۔ مگر بعد میں یہہ رائے بدل گئی۔ کیونکہ سابقہ طاعونی انتظام کی مخالفت میں ہندو مسلمان آبادی کا متفق ہوجانا پولیٹیکل لحاظ سے خالی از خطرہ نہ تہا۔ بقرعید کو کئی ہندو ڈوسانے مساجد میں شیرینی کے ٹوکرے پر ٹوکرے بھیجے۔ ایک ہندو رئیس کے نام وسط ہند سے لاٹھیوں کی بڑی مقدار ریل کے ذریعہ پہلے دنوں آئی تہی جو ضبط کر لیگئی۔ اور مرسل الیہ گرفتار کر لیا گیا۔ کانپور میں تعزیری پولیس بٹہائی جائیگی۔ جسکا خرچ صرف شہر سے لیا جائیگا۔ کارخانوں کو معاف رکھا جائیگا۔ میعاد باشندوں کی آئندہ نیک چلنی کے لحاظ سے معین کیجائیگی ۱۱ اپریل کے بلوہ میں دس ہزار کے قریب مرد و بچہ شریک تہے جبتک فوجی سوارون نے سیدہی اون کی صفوں پر گولیاں سر نہ کیں وہ فوج کی ہی کہلی اڑاتے رہے اور سب و شتم اور پتھروں کی بوچھاڑ سے باز نہ آئے۔

ایک پارسی مخیر کئی پارسی نوجوانوں کو ولایت میں تجارتی تعلیم دلانے کے لیئے لندن لیگیا ہے۔ نواب وزیر ہند نے اوسکی ہر طرح سے مدد کرنے کا وعدہ کیا ہے۔

کلکتہ میں سن کے ایک کارخانہ میں آگ لگ جانے سے ۱۴ اپریل کو سات جانیں (ایک یورپین ۶ دیسی) ضایع ہوئیں۔ اور لاکھوں کا نقصان ہوا۔

پنجاب کی لیجسلیٹو کونسل نے ۱۴ اپریل کے اجلاس میں جدی جایداد کے انتقال کی منسوخی کی نالشوں کے لیئے تاریخ انتقال سے بارہ برس کی میعاد مقرر کرکے چیف کورٹ کے مشہور فیصلہ نبسری ۱۸۹۵ء کو کالعدم کر دیا ہے جسنے انتقال کنندہ کی وفات کی تاریخ سے بارہ برس کی میعاد مقرر کی تہی۔

ایک آسٹریں جنطی کا دعوے ہے کہ اوسنے حسب مرضی بارش کرانیکا آلہ ایجاد کر لیا ہے۔ اور ایک لاکھہ روپیہ ملنے پر تین سو مربع میل علاقہ میں کافی بارش کرا سکتا ہے۔

ستر آفریدیوں نے ۷ اپریل کی رات کو بارا کے قریب ایک گاؤں پر چھاپہ مار کر دو دیہاتی قتل کیئے اور کئی چار آدمی ضایع ہوئے۔

کل ہندوستان میں پچھلے ہفتہ ہفتہ ماقبل کے ۴۶۴۵ متوفیوں کے مقابلہ میں ۴۱۰۰ شخص طاعون سے فوت ہوئے۔ ۱۰۹۷ صوبہ بمبئی کے اضلاع اور ۶۲۷ خاص بمبئی میں۔ ۱۱۶۸ پٹنہ میں ۲۲۲ باقی احاطہ بنگال میں ۴۶۵ کلکتہ میں ۳۹۱ کراچی میں۔ ۳۷ عدن میں۔ اور باقی پنجاب وغیرہ میں۔ جالندہر میں اور بھی کئی گاؤں اس ہفتہ طاعون میں مبتلا ہوئے ہیں۔ کانپور کو سرکاری طور پر طاعون سے پاک مشتہر کیا گیا ہے۔

کسولی میں آخر سگ گزیدگان کے معالجہ کے لیئے ایک پاسچر انسٹیٹیوٹ چھوٹے پیمانہ پر قایم ہوگئی ہے۔

ممالک مغربی شمالی میں روپیہ کی قلت سے کاروبار میں سخت ہرج ہو رہا ہے۔ پونڈوں کے چلنے کو لوگوں نے عام پسند نہیں کیا۔ فی پونڈ تین چار آنہ بٹہ لیا جاتا ہے۔

لاٹ صاحب پنجاب مع مسٹر کنگہم فارن سکرٹری ۲۱ کو ڈیرہ اسمٰعیلخاں سے لاہور واپس آگئے۔ نواب کرزن ۲۰ کو ڈیرہ سے بنوں کیطرف روانہ ہوگئے۔

قلی کلاس گاڑی۔ ریلوے کانفرنس میں جو شملہ میں نشست کرنے والی ہے۔ اسمرتبہ یہہ تحریک پیش ہوگی کہ ایک قلی کلاس

اسلامی خبریں

فہرست زر چندہ مدرسہ صولتیہ مکہ معظمہ کیلئے جو دفتر وکیل میں موصول ہوا

میزان مندرجہ اخبار وکیل مؤرخہ ۱۶ اپریل سنہ ۱۹۰۰ء

منشی محمد سعید صاحب سوڈا واٹر مشین پلٹن گورہ ۳۹ چہاونی نوشہرہ ۸ ؍

میزان کل صمالی ۵۹۴

زبیر پاشا جو گارڈن سے پہلے سوڈان کا گورنر تھا۔ وسط مارچ میں کئی برسوں کے بعد قاہرہ سے ام درمان گیا۔ سردار نے اسکو پر تکلف دعوت دی۔ جسمیں اکثر دیسی رؤسا بھی شامل تھے۔ پاشا نے اس موقعہ پر موجودہ انتظام وحکومت کی تعریف میں تقریر کی۔ زبیر سوڈانی الاصل ہے۔ اور اوسکا وطن موضع جمیلہ میں ہے جو ام درمان سے بیس میل کی فاصلہ پر ہے۔ پاشا مذکور ام درمان سے خاندان کو ملنے جمیلہ گیا۔ رباح حاکم برنو اسی کا کسیوقت غلام تھا۔ گارڈن کے باڈی گارڈ میں زبیر کے دو لڑکے افسر تھے۔ مہدی کی شورش برپا ہوجانے پر جب ان لڑکوں سے سرکشی کے آثار ظاہر ہوئے تو گارڈن نے اپنے ہاتھ سے اونکو پستول کا نشانہ نا دیا۔ زبیر اس واقعہ کے بعد کئی برس ایکطرح سے قاہرہ میں نظر بند رہا۔

قاہرہ میں بتاریخ ۱۹ مارچ اس مضحکہ خیز افواہ کی اشاعت پر خوب قہقہے اڑے کہ شیخ سنوسی نوے لاکھ رفقا سے مصر پر حملہ کرنے والا ہے۔ اس افواہ پر ایک نامہ نگار لکھتا ہے۔ مصر میں سنوسی کے مرید زیادہ نہیں۔ عشیر چند مصری سنوسیوں کی مرتاضانہ طرز زندگی کو کبھی پسند نہیں کرسکتے۔ سنوسی کے مرید کل شمالی افریقہ میں بیس تیس لاکھ کے درمیان ہیں۔ شیخ کے پاس اسوقت نخلستان کفرہ میں جسقدر جمع ہیں اونکا درست اندازہ نہیں ہوسکتا۔ یہ ممکن ہے کہ سنوسی کسیوقت یورپین طاقتوں کے لیئے باعث خطرہ وتکلیف ثابت ہوں۔ مگر چونکہ اسوقت شیخ کا میلان جنوب مغرب کیطرف سفر کرنے کا ہے۔ مصر کی نسبت الجیریا کو اوس سے زیادہ اندیشہ ہونا چاہیئے۔ موجودہ شیخ چند مہینوں کا جرابوب سے کفرہ چلا گیا ہے۔ وہیں سے بجانب غرب اور بحیرہ روم سے بجانب جنوب پانسو میل کے فاصلہ پر صحرائے اعظم میں ہے۔ شیخ کی عمر اسوقت ۵۵ برس کی ہے۔ ناظرین کو یاد ہوگا کہ اس تبدیلی مکان کی خبر کے ساتھ ہی وکیل ترکی اخبار کے حوالہ سے لکھ چکا ہے کہ شیخ سنوسی خلافت عثمانیہ کے اقتدار کی توسیع کے لیئے مغربی افریقہ کو جانے والا ہے۔

مصر کی فرنچ اخبارات ہی مستقبلہ فرضی محلہ بوں کے خیالی نقشوں یا ہمچوں قسم انگریزوں کے حق میں مخالف تحریریں شایع کرتے رہنے سے شقاوت قلبی کے اظہار میں فرانس کے معاصرین کے قدم بقدم چل رہی ہیں۔ پچھلے دنوں ایک مصری فرنچ اخبار نے مضمون شایع کیا کہ "فرانس انگلستان پر حملہ کرکے اوسکی طاقت کو بالکل نابود کردیگا اور ہزار اگست کو لارڈ کرومر قاہرہ میں قتل کردیا جائیگا۔" کیا اس احمق کو یہ بھی معلوم نہیں کہ لارڈ کرومر جولائی اگست میں مصر نہیں رہتے۔

خدیو مصر ۷ جون کو قاہرہ سے لندن کو روانہ ہونگے۔ اونکے چھوٹے بھائی محمد علی بھی ہمراہ ہونگے۔ وہ سیدھے ونڈسر جائینگے اور دو دن ملکہ معظمہ کے مہمان رہینگے۔ بشرط صحت مصطفے فہمی پاشا وزیر اعظم بھی ساتھ جائینگے۔

سلطان المعظم نے خدیو مصر کے بہنوئی شہزادہ جمیل طوسن کو وایناکے ترکی سفیر کا مشیر مقرر کیا ہے۔ شہزادہ وسط مارچ میں قاہرہ سے وایناکو روانہ ہوگیا۔ جہاں سے دو ماہ بعد وہ شکریہ ادا کرنے کے لیئے سلطان المعظم کی خدمت میں حاضر ہوگا۔ شہزادہ کی بیوی بھی چند روز بعد وایناروانہ ہوگئی۔

افسوس جرمن جنرل اور ترکی مارشل وان ڈرگولز پاشا بھی جسنے عثمانیہ افواج کی ترتیب جدید اور آراستگی پر غازی عثمان کے بعد سب سے زیادہ مدد دی تھی۔ وسط مارچ میں بمقام پوٹسدم واقع جرمنی ستر برس کی عمر میں فوت ہوگیا۔ یہ قابل منتظم اور سپہ سالار اگرچہ ۹۶ء میں ترکی خدمت سے مستعفی ہوگیا تھا۔ لیکن اخلاقی طور پر اسکا تعلق ترکی فوج سے برابر قایم تھا۔

مرزا حسن علی خاں امیر نظام گورنر کرمان و ایرانی بلوچستان ۲۵ جنوری کو فوت ہوگئے۔ یورپین اخبارات کا بیان ہے کہ مرحوم ایرانی وزراء میں معمر ترین اور غالباً بہترین وزیر تھا۔ ہرات پر ۵۶ء میں جس ایرانی فوج نے حملہ کیا تھا وہ اسکا نایب کمانڈر تھا۔ وہ کئی برس ممالک یورپ میں مختلف سفارتی عہدوں پر مامور رہا۔ بعد ازاں ناصر الدین شاہ شہید نے اوسے آذربایجان کا گورنر اور ولیعہد (شاہ حال کا) اتالیق مقرر کیا۔ اس عہدہ سے وہ دو برس ہوئے جنوبی ایران کو تبدیل ہوا تھا۔ اسکی عمر اسّی برس کی تھی۔ جنمیں سے ساٹھ برس ملک کی خدمت میں بسر ہوئے۔ ایرانی گورنمنٹ نے حکمدیا ہے کہ بوشہر کا دیسی بنک اپنے تمام نوٹ لوگوں سے واپس لے لے۔ یہ بنک دیسی تجارتی تین برس ہوئے امپیریل ایرانی بنک کے مقابلہ پر جسکو سرمایہ دار انگریز ہیں قایم کیا تھا۔ نوٹوں کے اجرا کا چونکہ صرف اس بنک کو اختیار دیا گیا ہے۔ اسکے متواتر اصرار پر ایرانی گورنمنٹ نے یہ حکم صادر کیا ہے۔ دیسی بنک کا سرمایہ سوا لاکھ تومان ہے۔ ایک تومان ۱/۱۰ کے مساوی ہوتا ہے۔ وہ ایران کا طلائی سکہ ہے۔ انگریزی اخبارات کا بیان ہے کہ دیسی بنک کی حالت خراب ہے بقول ٹائمز آف انڈیا طہران میں جنگ جنوبی افریقہ کے حالات بڑی غور سے پڑھے جاتے ہیں جہاں کے باشندے انگریزی نقصانات پر خوش ہونیکی بجائے انگلستان سے ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اسلیئے نہیں کہ وہ انگریزوں کو دوست کہتے ہیں بلکہ خرس روس کی خوف کیوجہ سے جسکی پنجہ سے وہ جانتے ہیں کہ ایران بجز انگلستان کی رقابت کے باعث بچا ہوا ہے۔ روسی ایران کے جنوبی صوبجات اور صوبہ آذربائیجان میں کچھ عرصہ سے بہت مستعدی دکھا رہے ہیں۔ لیکن آخر الذکر صوبہ میں چھ ماہ سے یہ مستعدی بہت کچھ رک گئی ہے۔ یہ رکاوٹ ناظم السلطنت نے ڈالی ہے جسنے ایرانی حکومت سے ساحلی علاقہ وعراق عجم کی گورنری سے آذربائیجان میں ولیعہد کا مشیر تبدیل کیا ہے۔ یہ محب وطن مدبر صیغہ معدنیات عامہ وزراعت کا وزیر رہچکا ہے اور اسوقت ایسا عقلمند۔ وطن دوست۔ اور قابل وزیر شاید ہی کوئی اور ایران میں ہوگا۔ روسی اوسکی مزاحمتوں سے سخت آزردہ ہو رہے ہیں۔ اور غالب قیاس ہے کہ وہ عنقریب اوسکی واپسی کے لیئے ایرانی گورنمنٹ پر دباؤ ڈالینگے۔

مرزا سعید خاں مرحوم وزیر خارجیہ کا فرزند معتمد الدولہ تبریز میں نایب وزیر خارجیہ مقرر کیا گیا ہے۔ وہ نہایت روشن خیال اور باخبر نوجوان ہے۔ کئی برس یورپ میں رہ چکا ہے۔ اور روس کا سخت مخالف ہے۔ ان تقریروں سے واضح ہو رہا ہے کہ ایرانی گورنمنٹ روسی سازشوں اور مقاصد سے بیخبر نہیں۔ مگر افسوس یہ علم اوسے کوئی کام نہیں دیسکتا۔ وہ انکی موثر مزاحمت و انسداد کے لیئے مناسب طاقت نہیں رکھتی۔ مظفر الدین شاہ حال کی علمدوستی اور معارف پروری کا وکیل میں کئی دفعہ ذکر ہوچکا ہے۔ اونکی بیدار مغزی اور حالات ملک وملت سے باخبر ہونے کے شوق کی ایک تازہ شہادت اس خبر سے مل رہی ہے کہ جلالت مآب قوم وحکومت کے سچے دوست جبل المتین کلکتہ کو ہمیشہ بغور مطالعہ فرماتے ہیں۔ شاہ موصوف ملک کی علمی وفوجی ترقی میں حتے الوسع ساعی رہتے ہیں۔ چنانچہ حال میں ایک چھوٹی سی یونیورسٹی۔ چند مدارس وکالج اور ایک دار الصناعت والفنون ایران میں قایم ہوئے ہیں۔ اور ادھر ایرانی کاسکوں کی فوج میں دو نئی پلٹنیں ایزاد کیگئی ہیں۔ سوار قواعد میں نہایت عمدہ پائے گئے

کتاب محاربہ فرانس و پروشیا جرمنی سنہ ۷۰ و ۷۱ء - اس جنگ میں ۲۵ لاکھ کے قریب فوج طرفین میدان جنگ میں آئی ۳ لاکھ کے قریب فوج ماری گئی۔ بالآخر نپولین شہنشاہ فرانس معہ اسی ہزار فوج کے گرفتار ہوکر معزول ہوا اور فرانس میں سلطنت جمہوری قایم ہوئی اور پروشیا کے بادشاہ کو شہنشاہ جرمنی کا خطاب نصیب ہوا۔ آخر میں ایک ضمیمہ اور مشہور عبرتناک واقعے ہیں۔ غرضیکہ یہ تاریخی کتاب قابل دید ہے عجیب عبرتناک صحیح قصے ہیں یہ کتاب ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو رہی ہے۔ ناظرین جلدی طلب فرماویں۔ ورنہ طبع دوم کا منتظر رہنا پڑیگا۔ قیمت نہایت کم صرف عدد ہے علاوہ محصول ڈاک ہے المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

ارشاد رحمانی فضل یزدانی کے اس کتاب فیض انتساب میں ملفوظات متبرکہ حضرت مولانا فضل الرحمن صاحب گنج مرادآبادی مذکور ہیں۔ طالبان راہ سلوک و معتقدان حضرت موصوف کیلئے ہر ایک ملفوظ بمنزلہ ہادی راہنما ہے۔ یہ کتاب بوجہ خوبی مضامین چار مرتبہ چھپکر ہزارہا فروخت ہوچکی ہے قیمت ۴ ؍

ذکر رحمانی کے اس کتاب میں سو تسبیحی مولینا شاہ فضل الرحمن صاحب فضیلت روزہ ونماز واستخارہ وعمدہ عمدہ وظایف مطابق ایام ہفتہ کے درج ہیں۔ زیادہ تعریف کرنی لاحاصل ہے۔ آپ منگا کر ملاحظہ فرمایئے قیمت صرف ۲ ؍ المشتہر منیجر اخبار وکیل امرتسر

لیکن تاسف تو یہ ہے کہ ایسی جزوی اصلاحوں سے ملک کی موجودہ حالت میں سالہائے مدید تک کوئی محسوس فرق نہیں پڑسکتا اور پولیٹیکل معذوریاں اور مجبوریاں ایسی زبردست ہیں کہ اگر شاہ موصوف یا اونکے وزراء چاہیں بھی تو ترقی کے دائرہ کو وسیع اور اوسکی رفتار کو سریع نہیں کرسکتے۔ لنگاہ کے شیخ کی مکرر متوقعہ بغاوت کے فرو کرنے کے لیئے ایکطرف دریابیگی کو بحری راستہ سے اور اُدھر قوام الملک کو لارستان کیطرف سے لنگاہ پر فوجکشی کرنے کا حکم ہوا ہے شاہ ایران نے دریابیگی اور اوسکے ماتحتوں کو پچھلے سال کی فتح لنگاہ کے صلہ میں دریابیگی کے بھائی نظام الملک کے ہاتھ خلعت ہی فاخرہ روانہ کئے ہیں۔ دریابیگی کے لنگاہ جانے پر نظام الملک بوشہر کا قائمقام گورنر ہوگا۔ بوشہر کے دیسی بنک کے متعلق گورنمنٹ نے یہ بھی حکم صادر کیا ہے کہ جو حصہ دار اپنے حصوں کا روپیہ واپس چاہیں۔ وہ اونکو کمپنی سے فی الفور واپس دلا دیا جائے۔ اکثر حصہ داروں نے اپنے حصص فی حصہ ۱۸ تومان قیمت پر دریابیگی (ایرانی امیر البحر وگورنر ساحلی علاقہ خلیج فارس) کے ہاتھ فروخت کردئے ہیں۔ قاہرہ کے فارسی اخبار ثریا کا نامہ نگار قزوین سے لکھتا ہے۔ اس شہر کی حکومت گویا بالکل روسیوں کے ہاتھ میں ہے جو باشندے بدی کا ارادہ رکھتے ہوں وہ پہلے روسیوں کی حمایت میں چلے جاتے ہیں۔ اوس روسی کمپنی نے جسے سڑکوں کی تعمیر کا ٹھیکہ ملا ہوا ہے۔ قزوین اور رشت کے دروازوں کے وار پار آہنی زنجیریں کھینچ دی ہوئی ہیں۔ ہر پیدل سوار۔ اور گاڑی کو شہر میں داخل ہونے سے پہلے سڑک کا محصول ادا کرنا پڑتا ہے۔ ہر مسافر کے لیئے لازمی ہے کہ پہلے دربان کے سامنے جاکر اندر داخل ہونے کی اجازت لے۔ ہر پیادہ کو دس شاہی محصول دینا پڑتا ہے۔ فی گاڑی پہلے دس قران لیئے جاتے تھے۔ اب ۲۰ لیئے جاتے ہیں (ایک قران جو بیس شاہی کے مساوی ہے پونے پانچ آنہ کا ہوتا ہے۔ وکیل) رقم کا دینا تو اسقدر ناگوار نہیں گزرتا بڑی مصیبت یہ ہے کہ مسافروں کو باری آنے کے انتظار میں گھنٹوں دھوپ سردی یا بارش میں باہر کھڑا رہنا پڑتا ہے۔ روسی محصل سرکاری حکام اور امراء کی شتربانوں کو بھی زدوکوب کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔ رمضان گذشتہ کا ذکر ہے کہ شہر کے رئیس اعظم کے ساربانوں کو بُری طرح سے پیٹا گیا۔ اور اُنکے چودھری کو لوٹ لیا گیا۔ روسیوں نے اس شہر میں مکان بنانے شروع کردئے ہیں۔ اسغرض کے لیئے انہوں نے باغ شاہ کے قریب ایک وسیع قطعہ خرید کیا ہے۔ تجارت بالکل روس کے ارمنوں کے ہاتھ میں ہے۔ جب اندرونی علاقہ کے شہر میں دارالخلافہ کی متصل روسی اقتدار کی یہ کیفیت ہے تو سرحدوں پر اوسکی جو کچھ حالت ہوگی بآسانی قیاس کیجا سکتی ہے۔ شاہ ایران جنکے دارالخلافہ سے روانگی کی خبر رائٹر دیچکا ہے۔ ۱۶۔ یا ۱۷ مئی کو سینٹ پیٹرزبرگ پہونچینگے وہ تبریز و کوہ قاف ہی کے راستہ گئے ہیں۔ بحری سفر اونکو سخت ناپسند ہے۔ اسلیئے طولانی راستہ پسند کیا۔ اور بحیرہ خضر کا دو دن کا دریائی سفر پسند نفرمایا۔ وہ علاقہ قاف میں بمقام بورشام دس بارہ دن قدرتی گرم پانی کے چشموں میں غسل کرنے کے لیئے قیام کرینگے۔ اور ہمراہ ماسکو سینٹ پیٹرزبرگ جائینگے۔ وہاں سے برلن پہر پیرس۔ اور بعد ازاں لندن۔ وہاں سے براہ دانیا قسطنطنیہ۔ روسی شاہ کی آمد کو پولیٹیکل لحاظ سے بہت اہم بتا رہے ہیں۔ شاہ موصوف اپنے والد مرحوم کی نسبت کم رفقا ہمراہ لیگئے ہیں۔ ولیعہد ایران کو بارگاہ سلطانی سے عثمانی نشان بھیجے جانے کی خبر پہلے لکھی جاچکی ہے۔ ترکی قونصل جنرل متعینہ تبریز نے عالیشان جلسہ منعقد کرکے شاہزادہ موصوف کو مدعو کیا۔ اور اس موقعہ پر نشان اپنے ہاتھ سے شاہزادہ کے سینہ پر آویزان کیا جس عطائے سلطانی پر شاہزادہ ممدوح نے سلطان المعظم کا بہت شکریہ ادا کیا۔ سلطان المعظم نے قسطنطنیہ کے ایرانی مدرسہ کے یتیم بچوں کے لیئے بتقریب نوروز آٹھ سو روپیہ جیب خاص سے مرحمت فرمایا۔ اس عطائے سلطانی سے ایرانی خلیفۃ المسلمین کے پہلے سے بھی زیادہ والا و شیدا ہوگئے ہیں۔ شاہزادہ محمد علی فرزند ولیعہد ۱۴ ربیع الثانی ۱۳۲۶ھ ہجری کو تبریز میں پیدا ہوئے وہ علوم فارسی عربی و روسی و فرنچ و ترکی السنہ اور ریاضی و معاملات عسکری و سیاسی میں مہارت تامہ رکھتے ہیں۔ خاندان قاچاریہ میں ولیعہد صوبہ آذربائیجان کا گورنر مقرر کیا جاتا ہے۔ جو ترکی و روس کے قرب کیوجہ سے اہم ترین صوبہ سمجھا گیا ہے۔

سیلون کے نومسلم سابق سولیٹر مسٹر عبدالحمید لی ہیسوریہ کے حق میں جو محض قبول اسلام کیوجہ سے سرکاری ملازمت سے برطرف کردئے گئے تھے۔ ایک پرائیویٹ تنازعہ کے متعلق انگلستان کی عدالت اعلےٰ نے عین انصاف کے مطابق فیصلہ کرنے سے انگریزی انصاف و عدالت کی آخر لاج رکھلی۔ اور ثابت کردیا کہ اس قوم میں ابھی کئی ایسے جج موجود ہیں جنکے انصاف پر مذہبی تعصب غالب نہیں آسکتا۔ سرکار کے برخلاف تمام مقدمات میں مقامی عدالتوں کے ہاں ناکام رہنے کے پے در پے صدمات اور مالی نقصان کے بعد مسٹر ممدوح کو اس ایک منصفانہ فیصلہ سے جسنے اونکی مالی حالت پر گو کوئی اثر نہیں ڈالا مگر اونکی سوشل حالت موجودہ کو بے لوث قرار دیدیا ہے۔ بہت کچھ روحانی طمانیت حاصل ہوگئی ہوگی۔ مسٹر ممدوح کی پہلی بیوی (عیسائی) سے جو لڑکیاں ہیں اونکو مسٹر ممدوح کی والدہ یعنی لڑکیوں کے دادا نے اسوجہ سے بیٹے کے سپرد کرنے سے انکار کیا کہ اونکا مسلمان بیوی کے ساتھ عقد جائز نہیں۔ کیونکہ انگریزی قانون کے مطابق پہلی بیوی کی موجودگی میں نکاح ثانی درست نہیں۔ اور ایسے بدچلن کو لڑکیوں کا تربیت و پرورش کے لیئے سپرد کرنا مناسب نہیں۔ مقدمہ ہوتے ہوتے آخری عدالت اپیل تک پہونچا۔ جسکے بلند خیال اور انصاف پسند ججوں نے فریقین کے وکلا کی دو دن تک بحث سنکر مدعی کے حق میں فیصلہ کیا۔ اور لکھا کہ بروئے شریعت اسلام موجودہ بیوی مسٹر عبدالحمید کی جائز منکوحہ ہے اُسے ہرگز آشنا نہیں کہا جاسکتا۔ لڑکیوں کا مستحق ترین ولی اون کا باپ ہے۔

ٹرانسوال اور فری سٹیٹ کی عثمانیہ رعایا کے حقوق کی نگہداشت جرمن قونصلوں کے سپرد کیگئی ہے۔ جلالتمآب سلطان المعظم نے جنرل بوٹھ پاشا اور اون کی بیوی کو جسکا خاوند جنوبی افریقہ میں فوجی افسر ہے۔ بتاریخ ۲۳ مارچ نماز جمعہ کے بعد شرف ملازمت عطا فرماکر خاتون موصوفہ کو تتمہ شفقت مرحمت فرمایا اور اوسکے خاوند کے حالات دریافت فرمائے۔

غازی عثمان پاشا کی وفات کی خبر اون یورپین اخبارات میں ہی درج نہیں جو پچھلے ہفتہ کی ولایتی ڈاک میں موصول ہوئی۔ اس ڈاک میں انگریزی اخبار ۳ مارچ تک کے اور ترکی ۲۶ مارچ تک کے موصول ہوئے آخر الذکر میں بلکہ یہ درج تھا کہ غازی موصوف کی حالت روبصحت ہے اور ڈاکٹروں کو اونکے جلد صحتیاب ہوجانیکا کامل یقین ہے۔

پچھلے سال تلمذ عثمانیہ میں ۲۴ رشدیہ مدارس لڑکوں کے لیئے اور ۴ لڑکیوں کے لیئے سرکاری خرچ سے نئے قائم ہوئے صوبہ یمن کے جدید مدارس میں ابتک کئی سو لڑکے داخل ہوچکے ہیں۔ ترکی حکومت نے بصلہ حسن خدمات اوکئی یمنی رؤسا کو بھی حال میں خلعت اور نقد انعام عطا کیئے ہیں۔ بماہ مارچ مختلف مقامات سے معدودے چند باغی اشقیا ہی ماخوذ ہوکر جلاوطن کردئے گئے۔ جدہ اور سواکن کے درمیانی بحری سلسلہ تار برقی مرمت طلب ہوگیا تھا۔ اوسکی درستی ہوگئی ہے۔ اخیر مارچ تک ۲۶ ہزار حاجی بندر جدہ میں پہونچے۔

ایشیائے کوچک کے اکثر قصبات میں قالین بافی اور دیگر صنعتوں کو نشوونما کے لیئے مشترکہ سرمایہ سے بلند درجہ نے کمپنیاں بنانی شروع کردی ہیں۔

فوجی تیاریاں بمنظوری سلطان المعظم باب عالی نے فوجی تیاریوں کی مزید خرچ کے لیئے سلطنت کے تمام محاصل عشر و بدل عسکریہ وغیرہ پر ۶ فیصدی زاید ٹیکس لگائے جانے کا حکم دیا ہے۔ یہ ٹیکس یکم مارچ سے عاید کیا گیا ہے اور ہر فصل کے ساتھ دو اقساط میں وصول کیا جائیگا۔ فصل ربیع میں بماہ اپریل و مئی و فصل خریف میں بماہ اکتوبر و نومبر۔ اس زاید ٹیکس کے لیئے کوئی میعاد مقرر نہیں کیگئی۔ یہ اعلان کیا گیا ہے کہ جبتک یہ ضرورت لاحق رہیگی وصول ہوتا رہیگا۔ علاوہ محصول درآمد و برآمد سلطنت عثمانیہ کو باقی تمام محاصل سے تقریباً ۳۲ کروڑ روپیہ سالانہ کی آمدنی ہوتی ہے۔ بایں حساب اس زاید ٹیکس سے دو کروڑ روپیہ سالانہ آمدنی بڑھ جائیگی

محاصل درآمد برآمد پر پچھلے سال امداد مہاجرین کیلئے دو برس کیواسطے ایک فیصدی ٹیکس بڑھایا گیا تھا۔ اب اس زاید ٹیکس کی میعاد غیر معین وقت کے لیئے بڑھا دیگئی ہے جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ دول یورپ کے اعتراض کی کچھ پرواہ نہیں کیگئی۔ اور اوسکا یہ جواب دیا گیا ہے کہ پہلے یہ مشتی میعادی تھی۔ اب تقریباً مستقل کردیگئی ہے۔ پچھلے دنوں اس محصول میں جو تین فیصدی کی مزید بڑھوتی کی گئی تھی وہ بھی باغلب وجوہ برابر نافذ رہے گی۔ دول یورپ سے جدید تجارتی معاہدے جدا جدا کئے جانے کی کارروائی جاری ہے پہلے محصول درآمد و برآمد اسباب کی مالیت پر بشرح ۱۱ فیصدی مقرر تھا۔ اس چار فیصدی کی اضافہ سے اوسکی نرخ ڈیوٹی ہی ہوگئی ہے اور چونکہ اس اضافہ سے تجارت کی مقدار میں نمایاں فرق پڑنے کا احتمال نہیں۔ اس مد سے مذکورہ صدر زاید آمدنی سے علاوہ سلطنت کو تخمیناً ڈیڑھ کروڑ روپیہ کی زاید آمدنی ہوا کریگی۔

ولایت آیدین میں زلزلوں سے جن باشندوں کو نقصان پہونچا ہے اونکی امداد کے لیئے مارچ کے اخیر تک سلطنت عثمانیہ

تار کی خبرین

محاربہ ٹرانسوال - اس ہفتہ میدان جنگ سے کسی اہم واقعہ کی خبر نہیں ملی. لیکن اس سے بوئروں کی جدید مستعدی میں کوئی تغیر واقع ہوجانیکا نتیجہ نہیں نکالا جاسکتا - راشٹر ایجنسی میدان جنگ کی خبرون کی قلت کی تلافی اون مراسلون کے خلاصے بھیجنے سے کر رہی ہے - جو زیردست افسرون نے فتوحات کی دور رسی پیشتر کے محاربات کے تعلق تحریر کئے - اور لارڈ رابرٹس نے اونکی ہر ایک کارروائی پر اپنی رائے ظاہر کرکے مراسلے گورنمنٹ کو بھیجے ہفتہ روان میں اخیر جنوری کے معرکہ پان کوپ کے متعلق مراسلے مع آرائے شائع کئے گئے ہیں -

تعلقات خارجیہ بظاہر بہت عمدہ حالت میں ہیں - لیکن قرائن سے پایا جاتا ہے کہ کم از کم ایک ملک کے وزراء نقطہ پیش نہ جانیکی وجہ سے خاموش بیٹھے ہیں - ہفتہ روان میں موصول شدہ ولایتی ڈاک سے معلوم ہوا ہے کہ اگرچہ روس نے بھی دیگر طاقتون کی تقلید کرکے بوئر پریسیڈنٹون کی درخواست کی جواب میں ثالثی یا مداخلت کرسکنے سے معذوری ظاہر کی ہے - لیکن ایک تو جہانتک زبانی ہمدردی کا تعلق ہے اس جواب میں کوئی دقیقہ نہیں اٹھا رکھا گیا - دوم یہہ عام معلوم راز ہے - کہ روسی وزراء فی الحقیقت مداخلت کرنی چاہتے تھے - اور اسکے لئے روسی وزیر خارجیہ نے یہہ تجویز سوچی تھی کہ کل طاقتین ملکر ایک مشترکہ یادداشت کے ذریعہ بوئر پریسیڈنٹون کی درخواست انگریزی گورنمنٹ کے پاس ارسال کرین اور اوسمیں یہ توقع ظاہر کیجائے کہ ہمدردی انسانی کو مدنظر رکھکر لڑائی جلد موقوف کردیجائیگی چنانچہ وزیر مذکور نے کل طاقتوں کو یہ تحریک کر بھی دی - لیکن اوسکی تحریک سے پیشتر امریکہ براہ راست انگلستان سے سلسلہ جنبانی کرچکی تھی - اور جرمن یا فرانس نے بھی بوئروں کو جواب بھیجدیا ہوا تھا - یہ تحریک بیکار رہی - اگر بیکار نہ ہوتی تو بھی غالب قیاس ہے کہ آخری وقت زار روس اسکو ہرگز منظور نکرتا - کل مملکت روسیہ میں فقط زار ایک ایسا شخص ہے جو انگلستان سے بر سر صلح رہنے پر راسخ العزم معلوم ہوتا ہے - تاہم اس ملک میں کچھ عرصہ سے اسقدر فوجی مستعدی دکھائی جارہی ہے کہ اکثر نامہ نگارون کے خیال میں وہ کچھ گل کھلائے بغیر نہیں رہیگی - بعض اس مستعدی کا اصل مدعا جگاہ مشرقی یورپ - بعض مشرق الاقصیٰ اور بعض وسط ایشیا کو بتاتے ہیں - وائنا سے ٹائمز کا نامہ نگار لکھتا ہے - "یہہ صاف ظاہر ہورہا ہے کہ روس کسی زبردست خفیہ یا علانیہ چال کیلئے تیاریان کر رہا ہے - گو ہمکو یقین نہیں کہ اسکا نتیجہ چندان اہم ہوگا - جزیرہ نما بلقان میں منصدانہ سودا کا سالانہ دورہ اس سال معمولی سے زیادہ شدید نظر آتا ہے - اور یقینی امر ہے کہ اس خطے کے باہم مخالف عناصر کو اگر اسٹریا و روس کا خوف نہ ہو جو صورت موجودہ قائم رکھنے کا عہد کرچکے ہیں - تو وہ مدت کو ایکدوسرے کا گلوگیر ہوگئے ہوتے - لیکن اس عہد کے علاوہ ایک طرف سلطان اعظم نے اپنے حسن تدبیر سے مشورہ پشت البانیوں کو بہت کچھ قابو کرلیا ہے - دوم مقدونیہ میں ہی اونکی ہشیاری و خبرداری سے مادہ فساد زیادہ تقویت نہیں پکڑ سکا - خطرناک عناصر فقط آزاد یا نیم آزاد بلقانی ریاستین سرویا - مانٹی نیگرو و بلگیریا ہیں جو غالباً اس سال ہی خاموش رہنا قرین مصلحت سمجھین گی" دوسرے نامہ نگارون کی تحریرین ایسی طمانیت بخش نہیں - +

اوڈیسہ سے ایک نامہ نگار لکھتا ہے :- روس کی جنگی تیاریون کا مدعا تکمیل کے قریب پہونچگیا ہیں اب مخفی نہیں رہگیا - تقریباً اڑھائی لاکھ فوج جنگ کے لئے بہہ وجوہ تیار جمع ہوچکی ہے اور بحرہ اسود کا جنگی بیڑہ مع جہازات بار برداری ایک لمحہ کی اطلاع پر کام دینے کے لئے تیار ہے - روس اور بالعالی کے تعلقات دن بدن زیادہ کشیدہ ہوئے چلے جاتے ہیں - اور موجودہ صورت کو بہت خطرناک خیال کیا جارہا ہے - اگر بالعالی جرمن کی امداد سے روس کے مطالبات کو نہ ماننے پر ثابت قدم رہا تو لازمی طور پر سخت پیچیدگیان حادث ہوجائینگی - آرمینا کی سرحد پر روس نے فوجی جمعیت چوگنی کردی ہے - جو لڑائی کے لئے ہر طرح سے تیار ہے" +

بلگیریا کی نسبت بھی نامہ نگار لکھتا ہے - کہ گو روس و بلگیریا بظاہر یہ بیان کر رہے ہیں کہ وہ صورت موجودہ میں خلل ڈالنے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتے - لیکن عام خیال ہے کہ بلگیریا روس کو باسفرس کے قریب ایک بندر بحری مرکز اور قاعدہ العجیش بنانیکے لئے جلد حوالہ کرنے والی ہے - یہ بندر برغاس بتایا جاتا ہے - یہ تجویز ایکدفعہ پہلے بھی سوچی گئی تھی مگر اہالی بلگیریا کی ناراضی کے باعث ترک کردیگئی تھی - اب بھی عوام اسکے سخت مخالف ہیں - مگر امید ہے کہ روسی وزیر خارجیہ بلگیریا کو آزاد بادشاہی بنوادینے کا لقمہ دیکر اپنا مدعا حاصل کرلیگا - ایک جدید الاشاعت بلغاری اخبار پوشتانے تو یہانتک لکھدیا ہے کہ اس بندر کے متعلق خفیہ معاہدہ ہوگیا ہے - جسکی شرائط حسب ذیل ہیں :- بلگیریا آزاد بادشاہی بنادیجائیگی - مقدونیہ - بلگیریا اور مانٹی نیگرو میں تقسیم کیا جائیگا - بوقت جنگ بلگیریا اور مانٹی نیگرو کی فوجین روسی فوج میں شامل کرلیجائینگی - اسکے عوض بلگیریا پچاس برس کے لئے برغاس کے بندرگاہ کا جنوب مغربی حصہ روس کے حوالہ کردیگی - شہر میں بھی روسی فوج رہیگی - اور کہ بلغاری حکومت اپنی فوج جلد ترک ملکی صیغہ سے تمام ایسے اشخاص کو جو روس کی مخالف ہیں برطرف کردیگی" یہ بھی افواہ ہے کہ روس بالجبالی سے بحیرہ لیسوانٹ کے جزیرہ لمنوس میں ایک بندر کوئلہ کا گودام بنانیکے لئے حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے - اس ہفتہ کی ایک خبر ہے کہ سلطان اعظم نے امریکہ کو اون امریکن مشنون کی بربادی کا معاوضہ دینے سے صاف انکار کردیا ہے جو مفسدہ آرمینا کے دوران میں برباد ہوئی تھیں - جسپر باہم اسقدر کشیدگی ہوگئی ہے کہ سفارتی تعلقات منقطع ہوجانیکا اندیشہ ہے - +

فرانس میں بھی فوجی و بحری تیاریان کمال سرعت سے کیجارہی ہیں - فرانس اور انگلستان کی گورنمنٹون کا باہمی تعلق تو بظاہر نہایت دوستانہ ہے - لیکن قومی منافرت کا جوش دونوں اقوام میں بڑی شدت سے موجزن ہورہا ہے - بماہ مارچ پیرس کے ایک معتبر و ثقہ بالتصویر اخبار نے انگلستان پر فرنچ خیالی حملہ کا نقشہ باندھا ہے - اوسکا خلاصہ اسلامی خبرون میں درج ہوچکا ہے - اسپر انگریزی اخبارات نے سخت ناراضگی ظاہر کی ہے - پاونیر نے تو یہہ بھی لکھدیا ہے کہ کسی انگریز کو پیرس کی نمائش گاہ میں شامل نہیں ہونا چاہئے - اسکے برعکس انگریزی سفیر متعینہ پیرس اب فرانسیسیون سے ایسے خوش ہوگئے ہیں - کہ وہ اپنے ہم قومون کو نمائش کی کامیابی میں حتی الوسع سعی کرنے کا مشورہ دیتے ہیں - فرنچ گورنمنٹ کے اعمال سے بھی ظاہر ہورہا ہے کہ فشودہ کی خفت کی خلش اوسکے دل سے ابتک دور نہین ہوئی - اور وہ کوشش کر رہے ہیں کہ آئندہ کبھی ایسی زک پہنچانیکا کسی طاقت کو موقعہ نملے - ایک بحری کپتان نے پیرس میں بیان کیا کہ سولہ گھنٹون میں فرانس کے ساحل سے انگلستان کے ساحل پر معمولی کشتیون پر نوے ہزار فوج پہونچائی جاسکتی ہے - سابق وزیر بحریہ نے کہا کہ فرانس کو اپنی بحری طاقت کے بڑہانے میں مطلقاً دریغ نکرنا چاہئے - فشودا کے معاملہ نے ہماری آنکھیں کھولدی ہیں کہ ہمیں صرف بری طاقت کی استحکام ہی کی احتیاج نہیں بلکہ بحری طاقت کی مضبوطی کی بھی - ہماری بحری طاقت کوئی ایسی کمزور نہیں - تہ آب چلنے والی کشتیان صرف ہمارے پاس ہیں - اور ہمارے ملاح - دنیا بھر کے ملاحوں سے بہتر ہیں فرنچ پارلیمنٹ میں ایک ممبر نے کہا کہ فشودہ کی خفت کی یہ وجہ تھی کہ گو خاص یورپ میں ہماری طاقت بہت زندار ہے - لیکن فرنچ نوآبادیوں میں کافی فوج نہ ہونیسے یورپ سے باہر ہماری کچھ پرواہ نہیں کیجاتی - انگلستان کے پاس ہندوستان میں تین لاکھ اور جنوبی افریقہ میں دو لاکھ فوج ہے - اور فرانس کے تمام بیرونی مقبوضات انام - مڈغاسکر و الجزائر وغیرہ میں بمشکل پچاس ہزار - اور ہمارے رقیب جانتے ہیں کہ سمندر میں زبردست نہ ہونیکی وجہ سے ہم جنگ کے وقت اپنی نوآبادیوں کو ایک آدمی کی کمک نہیں پہنچ سکتے - روس کا انگلستان کیوں دباؤ مانتا ہے - اسلئے کہ وہ جانتا ہے کہ روس تین ہزار کا سک چترال پر بھیجنے سے تمام ہندوستان میں کھلبلی ڈال سکتا ہے - فرانس کی کیوں وقعت ہے - اسلئے کہ یورپ سے باہر جہان کہین فرانس اور انگلستان کے مقبوضات کی سرحد ملتی ہے - فرانس وہان ایک پلٹن کا بھی دباؤ نہیں ڈال سکتا - ہم انگلستان سے لڑنا نہیں نہیں چاہتے - لڑائی دونوں کے حق میں سخت مضر ہوگی - لیکن قومی عزت اور مساوات قائم رکھنا قومی فرض ہے اور ہم پر واجب ہے کہ ہم تمام فرنچ مقبوضات میں ایسی بہت زیادہ فوج مقرر کرین - جو یورپین فرنچ فوج کا مقتدر حصہ سمجھی جائے -

ٹرکی کی سرتوڑ فوجی تیاریون کا ناظرین کو اس خبر سے اندازہ ہوگیا ہوگا کہ خاص انکے لئے تمام محاصل پر معقول اضافہ کردیا گیا ہے - سلطان عبدالحمید کے زمانہ میں یہہ پہلی مرتبہ ایسا ہوا ہے کہ خالص فوجی اخراجات کے لئے زائد ٹیکس لگایا گیا ہے - گذشتہ بیس برسون میں سلطنت کے لئے بڑے بڑے سخت خطرات حادث ہوئے - لیکن ایسے عہد معمولی تدبیر حصول زر سے کبھی کام لینا مناسب نہ سمجھا گیا - اب ایسا کئی جانیسے صاف ظاہر ہورہا ہے کہ دنیا کی تمام

طاقتوں کو جلد یا دیر بعد ایک سخت خونخوار اور دنیا بھر میں لرزہ ڈالدینے والی جنگ کا یقین سا ہو گیا ہے۔ +

دنیا کی موجودہ پولیٹکل صورت اور فوجی پیچیدگی کی اس مختصر سی توضیح کے بعد پھر میدان جنگ اور متحاربین کا ذکر شروع کیا جاتا ہے۔ میفکنگ بدستور محصور ہے۔ نٹال کیطرف جنرل بلر کی فوجیں کوئی پیشقدمی نہیں کی اور نہ کرنیکی غالباً نیت رکھتی ہے۔ پچھلے ہفتہ اسطرف جو لڑائی ہوئی تھی اوسکی نسبت بعد میں یہ خبر آئی کہ انگریزی فوج کو خداوند کریم نے ایک بڑی مصیبت میں مبتلا ہونیسے بچا لیا تھا۔ فری سٹیٹ میں بھی انگریزی فوج ابھی تک غالباً گھوڑوں کی قلت کیوجہ سے تقریباً خاموش بیٹھی ہے۔ اس ہفتہ کی تار خبریں حسب ذیل ہیں:۔

لنڈن۔ ۱۳۔ اپریل۔ میفکنگ پر ۲۷ مارچ بوئروں نے ۲۵۰ گولے چلائے۔ محصورین کے ایک دستہ نے قابل تعریف پھرتی سے کام لیکر ایک سرنگ سی جسے بوئروں نے تیار کیا تھا۔ آگ پہونچانی والی تار کو پہلے کاٹ کر تین من پختہ وٹائنامیٹ نکال لیا۔ کل محصورین میں سے صرف تیسرا حصہ ابتک زخمی یا بیمار ہوئے ہیں۔ سوازی لینڈ میں بدامنی کی حالت برابر قائم ہے۔ بوئر اس نواح کے ایک دیسی سردار کو رشوت دیکر بوئر فوج کو گذرنیکی اجازت دینے پر رضامند بنانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ فورس سپورٹ کے معرکہ میں ۸ ہزار بوئر فوج موجود تھی۔ بوئر ہر انگریز سپاہی کو جو سامنے آتا خوش اخلاقی سے کہتے کہ بندوق رکھکر علیحدہ کھڑے ہو جاؤ اور دوسرے کے لئے جگہ خالی کردو۔ آج چھ جہاز فوج لیکر کیپ ٹون پہونچے۔ بوئر لینڈ کے دیسی باشندے بوئروں کے مقابلہ کے لئے تیار ہو رہے ہیں۔ بوئر گورنمنٹ نے پرتگال کو نوٹس دیا ہے کہ اگر انگریزی فوج سبرا سے گذری تو پرتگال کی اس اجازت کو معاندانہ فعل سمجھا جائیگا۔ عام خیال ہے کہ بوئر صرف تحریری اعتراض پر قناعت کرینگے۔ اور پرتگال سے بیکار لڑنا پسند نکرینگے۔ تاہم اگر انہوں نے پرتگال سے چھیڑ خانی شروع کردی تو انگلستان فی الفور پرتگال کی مدد کریگا۔ پرتگال اس اعتراض کا یہ جواب دیگا کہ وہ عہدناموں کے مطابق عمل پیرا ہوا ہے۔ (یہ پہلے بتایا جا چکا ہے کہ بیرا مشرقی پرتگالی افریقہ کا بندرگاہ ہے۔ وہاں سے انگریزی علاقہ رہوڈیسیا کو جو ریلوے لائن جاتی ہے۔ وہ انگریزی سرمایہ سے بنائی گئی تھی۔ اور انگلستان نے پرتگال سے یہ اقرار لیا تھا۔ کہ وہ اس لائن پر انگریزی افواج و سامان حرب بلا مزاحمت رہوڈیسیا پہنچ سکیگا۔ وکیل) لارڈ کچنر ۱۱ کو علیوال پہونچے۔ اور وہاں سے ونپر کے محصورین کو بذریعہ ہیلیوگراف ہمدردی کا پیغام بھیجا۔ وہ رات کو وہانسے روانہ ہو گئے۔ ونپر کیطرف سے آج سخت گولہ باری کی آواز سنائی دیتی رہی۔ محصورین ابھی اپنی جگہ پر قائم ہیں۔ انگریزی فوج شہر سے باہر ایک بلندی پر اور بوئر شہر میں ہیں۔ کچھ دیر بعد معلوم ہوا کہ ونپر پر بوئر پہلی ایسی تیزی سے حملہ نہیں کر رہے ہیں۔ مختلف تار اس مضمون کے آئے ہیں کہ بمقام ڈیوٹس ڈارپ لڑائی ہوئی ہے۔ اس سے نتیجہ نکالا جا رہا ہے کہ بلوم فونٹین سے ایک دستہ ونپر کی کمک کو گیا ہے۔ ایک خبر ہے کہ بوئر ۱۲ اپریل کو ونپر پر حملہ کر کے نقصان کثیر اٹھانیکے بعد شمال کو ہٹ گئے ہیں۔ ڈربن سے بہت سی فوج کئی جہازوں پر سوار ہوئی ہے۔ کدھر گئی؟ یہ معلوم نہیں۔ جنرل ہنٹر بھی لیڈی سمتھ کیطرف ۱۱ کو ڈربن پہونچگئے۔ وہ لارڈ رابرٹس کی پاس جائینگے۔ ایلانڈز لاگیٹ کے مقابل بوئروں کے مورچے ۱۵ میل کے طول میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اونسے ۱۱ کو خفیف سی لڑائی ہوئی۔ بوئر انگریزی مورچہ کے سامنے ایک پہاڑی پر جمع ہیں۔ کیپ کالونی کے شمال مغربی حصہ یعنے گریقالینڈ مغربی میں بغاوت بالکل فرو ہو گئی ہے۔ جنرل پارسنز فارغ ہو کر مع سٹاف واپس آگئے ہیں۔ لارڈ رابرٹس نے ۱۳ کو اطلاع دی کہ جنوب کیطرف دشمن کی پیشقدمی روک دیگئی ہے۔ ونپر تا حال محصور ہے۔ فوج اوسکی کمک کو جا رہی ہے۔ فوج کی صحت اچھی اور موسم عمدہ ہے۔ خبروں کی نگرانی پھر سخت ہو گئی ہے۔ حیرت انگیز واقعات کے ظہور کی توقع ہے۔ جنرل گاٹے گرمیدان جنگ سے انگلستان واپس بلائے گئے ہیں۔ ونپر میں صرف ۹ انگریزی فوج مع سات توپوں کے محصور ہے۔ +

لنڈن۔ ۱۴۔ اپریل۔ بوئروں کا یورپین گماشتہ کل بوئر وکلا سے اٹلی کے شہر میلان میں ملا۔ پھر کیوقت طویل کانفرنس ہوئی۔ وہ کل ہالینڈ کے شہر ہاگ کو روانہ ہونگے۔ جرمن قونصل متعینہ میلان جسکے کانفرنس ہو رہی تھی بوئر وکلاء کو ملنے گیا۔ اور بقول اخبارات اوسکی آخری نصف اجلاس میں شریک رہا۔ انہی اخبارات کا بیان ہے کہ جرمن وزیر خارجیہ جو میلان کے قریب قصبہ پلانزا میں مقیم تھا کل غالباً بوئر وکلا کو ملنے میلان گیا۔

اور وہاں کئی گھنٹے ٹھہرا۔ اخبار ڈیلی میل کا بیان ہے کہ ڈاکٹر لیڈز نے جرمن وزیر سے طویل ملاقات کی۔ بلجی خبر ہے کہ میلان میں جرمن سفیر کے بوئر وکلا سے ملاقات کرنیکی خبر غلط ہے۔ ونپر کی انگریزی فوج کو کئی ہزار بوئر گھیرے ہوئے ہیں اونکی پاس بارہ توپیں ہیں۔ نادپورٹ کے دو باغی ڈچوں کو دس دس پانچسال کی قید سخت کی سزا دیگئی ہے۔ جسے لارڈ رابرٹس نے بحال رکھا ہے۔ وہ معمولی باغی تھے۔ سرغنہ نہ تھے۔ ایرکن قونصل متعینہ پریٹوریا کو انگریز قیدیوں کے لئے سات ٹن وزنی تحائف امریکہ سے موصول ہوئی ہیں۔ ٹرانسوال نے اونپر کچھ محصول نہیں لیا۔

لنڈن۔ ۱۵۔ اپریل۔ جنرل کیرنگٹن مزید اسٹریلین دستاچ فوج لیکر کیپ ٹون سے بیرا کو روانہ ہو گئی ہیں جنرل کرونجی مع بیوی جزیرہ سینٹ ہلینا پہونچگیا ہے۔ پانچسو اور قیدی جنمیں ۵۰ فرنچ۔ جرمن اور روسی بھی شامل ہیں جو بوشوف میں پکڑے گئے تھے جزیرہ کو بھیجے گئے ہیں۔ سر جارج وہائٹ کل ولایت پہونچ گئے دھوم دھام سے استقبال کیا گیا۔ کل ونپر کیطرف سے گولہ باری کی آواز نہ آئی۔ جنرل بیا بانٹ کل گھوڑ چڑھی فوج لیکر علیوال سے روکسول کو گئی ہیں۔ پریٹوریا میں انگریزی اسیروں سے تو عمدہ سلوک کیا جاتا ہے لیکن جنوبی افریقہ کے انگریز مقیدوان سے مجرموں ایسا۔ اسپر لارڈ رابرٹس نے سختی کے ساتھ اعتراض کیا ہے۔ جزیرہ سینٹ ہلینا سے بوئر جنرل شبل اور دو اور نے ایک ڈچ جنگی جہاز کے ذریعہ بھاگنے کی کوشش کی۔ انہوں نے ایک ماہی گیر کے ہاتھ جہاز کے کپتان کو خط لکھا۔ جو ماہی گیر نے غلطی سے انگریزی جہاز کے کپتان کو پہونچا دیا۔ اور راز فاش ہو گیا۔ شبل اب قلعہ میں قید کیا گیا ہے۔ ونپر میں ابتک انگریزی فوج کا ۱۸ قتل اور ۱۲۳ زخمی ہوئے ہیں۔ محاصرین کو اندیشہ ہے کہ انگریزی کمک آکر اونہی نہ گھیر لے۔ بوئر سرحد پر تین ہزار فوج بوئروں کی مزاحمت کیلئے موجود ہے۔ لارڈ رابرٹس اب اس قابل ہو گئے ہیں کہ جس مقام پر چاہیں کثیر التعداد فوج جمع کر سکیں۔ مقامات رڈرسبرگ اور وٹس ڈارپ میں انگریزی افواج کے اجتماع سے بوئروں کو خط مواصلت کے منقطع ہو جانیکا اندیشہ ہو گیا۔ چنانچہ اونہوں نے شمال کیطرف ہٹنا شروع کر دیا ہے۔ لارڈ میتھوان کرونسٹاڈ کیطرف مقام ہوپ سٹاڈ میں پہونچگئے ہیں۔ مگر اونکی پاس اسقدر فوج نہیں کہ کرونسٹاڈ کے شمال میں بوئروں کی خط آمد و رفت کو خطرہ میں ڈال سکیں۔ کئی نکتہ چینوں کو افسوس ہے کہ لارڈ میتھوان کو ہی کیوں واپس نہیں بلایا گیا +

لنڈن۔ ۱۶۔ اپریل۔ کرنیل پلومر کی فوج سے ایک لفٹنٹ بوئر محاصرین کے حلقہ میں سے گذر کر میفکنگ جا پہونچا اور پھر وہانسے ۵ کو روانہ ہو کر ۸۔ اپریل کو بخیریت اپنی فوج میں واپس پہونچگیا۔ اوسکی روانگی کیوقت تک میفکنگ میں سب طرح سے خیریت تھی۔ خبر ہے کہ ونپر کا محاصرہ کرنیوالے بوئر محاصرہ چھوڑ کر بسرعت واپس ہٹتے جا رہے ہیں۔ اکثر شمال کو واپس گئے ہیں اور چھ ہزار بتھولی کیطرف۔ ٹائمز کو خبر ملی ہے کہ ونپر سے بوئر جنوب کو گئے ہیں۔ ۶ سو بوئروں نے میفکنگ پر پھر گولہ باری شروع کر دی۔ گھوڑے بکثرت بلوم فونٹین پہونچ رہے ہیں۔ مگر بحالت خستہ۔ اونکو آرام کی ضرورت ہے۔ انمیں سے بہت سے مر رہے ہیں۔ بعض خبروں کا مفہوم ہے کہ بوئر سامان حرب کی قلت سے مجبور ہو کر شکستہ دلی کے ساتھ شمال کو ہٹ رہے ہیں۔ پریسیڈنٹ کروگر برانڈفورٹ اور ادس سے بھی جنوب میں پہلے دنوں آیا۔ اوسکی دوادوش کا مدعا یہ ہے کہ ذاتی اقتدار سے کام لیکر بوئروں کا حوصلہ بڑھاتا رہے۔ ڈیلی میل کا نامہ نگار لارڈ روسلین اور چند سوار بوئروں نے پکڑ کر کرونسٹاڈ بھیجدئے ہیں۔ ڈیلی نیوز کا بیان ہے کہ نٹال میں پہلے دنوں جو لڑائی ہوئی اوسکا انجام قریب تھا کہ انگریزی فوج کی حق میں نہایت مضر ثابت ہوتا۔ جنرل بلر کی فوج کو بوئروں کے حملہ کی مطلق توقع نہ تھی۔ اونہوں نے بالکل اچانک حملہ کیا تھا۔

سول کا نامہ نگار لندن سے اطلاع دیتا ہے کہ لارڈ رابرٹس کی فتوحات کی مفصل حالات معلوم ہونیسے پہلے خوشی بہت کچھ زائل ہو گئی تھی۔ کروجی کے ساتھ جو بوئر گرفتار ہوئے وہ عموماً کمزور و ضعیف پیر مرد۔ یا نوعمر لڑکے تھے۔ جو سب کے سب ایک معمولی آوارہ گردوں کی جماعت معلوم ہوتی تھی۔ چنانچہ انگریزی فوج نے جب اسیروں کو دیکھا تو اوسکی خوشی میں بہت فرق پڑ گیا۔ سب کے چہروں سے یہ ظاہر ہو رہا تھا کہ ایسے لوگوں کو گرفتار کر لینا کوئی ناموری کا کام نہیں۔ +

لنڈن۔ ۱۷۔ اپریل۔ جنرل رنڈل۔ جنرل چرسانڈ کی کمک لیکر رڈرسبرگ پہونچگئے ہیں۔ موخر الذکر جنرل متعرض روبہ بڑھ رہا ہے۔ اور بوئر جو بہ جمعیت کثیر ہیں اونکے سامنے سے پیچھے ہٹتے جا رہے ہیں۔ ٹائمز نے اعتراض کیا ہے کہ اگر

لنڈن ۸- اپریل پرنس آف ویلز پر جس شخص نے گولی چلائی تھی- اوسکے بیان پر ایک اور شخص بھی جو موچی ہے پکڑا گیا ہے ان دونوں کا بیان ہے کہ معاملات سیاسیہ کو اونکے اقدام سے کچھ تعلق نہیں وہ ایک احمقانہ شرط بازی کا نتیجہ تھا-

ایضاً- مغربی افریقہ کے علاقہ شانٹی میں قبیلوں کی خانہ جنگی اور لڑائی برابر جاری ہے انگریزی گورنر سر ہیوی صدر مقام کوماس میں ہے- تمام تار کاٹ دیئے گئے ہیں- اور راستے بند ہیں- ہوسا قوم کے لوگ گھر ہی چلے جا رہے ہیں- حالت نازک خیال کیجاتی ہے- (اشانٹی کو انگلستان نے ۱۸۹۶ء میں شاہ پرمپہ کو معلوب کر کے فتح کیا تھا- لیکن انتظام چند قبائل کے سرداروں کے ہاتھ میں ہے انگریزی گورنر نگرانی کرتا ہے- اس علاقہ کے تمام دیسی تقریباً بت پرست اور وحشی ہیں- جھگڑا طلائی چوکی سے شروع ہوا- یہہ قبائل بادشاہ اپنے سرداروں میں سے منتخب کرتے تھے- اور طلائی چوکی اوسکے حوالہ کیجاتی تھی- پرمپہ کی معزولی پر جو ایک انگریزی جزیرہ کو جلا وطن کر دیا تھا- یہہ چوکی انگریزی فوجکو ملی تھی گورنر نے پولیس کو یہہ چوکی تلاش کرنیکا حکم دیا- اسپر فساد شروع ہوگیا- جنوبی افریقہ کی محاربہ کے دوران میں ایک اور طرف ہنگامہ کارزار کا برپا ہو جانا کسی طرح خوش آیند نہیں ہو سکتا- گورنر پر اعتراض ہو رہا ہے کہ اوسے ایسے وقت طلائی چوکی کی کیا ضرورت پڑی تھی کہ خواہ مخواہ ایک بیخ خشہ پیدا کر دیا- وکیل)

۷ر اپریل کو باشندگان حالات بدستور ہے- تمام قبایل مسلح اور برسر عناد بتائے جاتے ہیں (۸ر اپریل) گورنر ہاگسن موکنبہ غالباً کوماسی کے قلعہ میں ہے- خبر آئی ہے کہ راحل طلای کا کمشنر اور پولیس کا اسسٹنٹ انسپکٹر زخمی ہوا ہے مگر تفصیل حال نہیں بتایا گیا ہے (۹ر اپریل) ہاگسن نے فوج طلب کی ہے اور لکھا ہے کہ میں کوماسی میں رہکر خونخوار دو چاپلوسی سے فساد مٹانیکی کوشش کر رہا ہوں- ۷ر نک لنڈن کے تاجران کا خیال تھا کہ یہہ فساد محض خانہ جنگی ہے انگریزوں پر حملہ نہیں کیا جائیگا- کیونکہ اشانٹی میں اسسے پہلے پچھلے تین برسوں میں کوئی فساد نہیں ہوا) جو پولیس طلائی چوکی کی تلاش میں بھیجی گئی تھی اوسکے ۳۰ سپاہی دیسیوں کے حملہ سے ضائع ہوئے- صرف اہالی کوماسی نے فساد کیا ہے- علاقہ کے سردار وفاداری پر ثابت قدم ہیں- (۱۰- اپریل) ۹ر کو اگلے سے خبر آئی کہ بغاوت پھیلتی جاتی ہے- اشانٹیوں نے کئی دیسی عیسائی معلم پکڑ لیے ہیں- اور غالب قیاس ہے کہ کوماسی کا قلعہ محصور ہے- (۱۲- اپریل) گورنمنٹ کو آج کوماسی کے اطمینان بخش خبر موصول ہوئی ہے- اگلے سے ۱۰ر کو خبر آئی کہ حملہ ہونیکی صورت میں گورنمنٹ صرف ۸ سو دیسی فوج جمع کر سکیگی والینٹروں نے خدمات پیش کی ہیں- ایک سپاہی نے اندرونی علاقہ سے ۷ر اپریل کو لکھا کہ پانچ انگریز افسر اور چالیس دیسی سپاہی قتل ہو چکے ہیں- افواہ ہے کہ باغیوں نے گورنر اشانٹی کو گرفتار کر لیا ہے- ۱۳ کو اسکی تردید ہوگئی لیکن حالت نازک ہونے کی خبر کی تصدیق نہ ہوگئی- (۱۷ اپریل) ۱۴ سو ہوا رمائی سو دیسی فوج طلائی ساحل کو بھیجی گئی ہے (۱۹ اپریل) کوماسی سخت محصور ہے گورنر نے لکھا ہے کہ تمام فوج جو جمع ہو سکی بھیجدی گئی- اشانٹی کے علاوہ علاقہ گمن میں بھی جو اشانٹی کے شمال مغرب ہے بغاوت برپا ہو گئی ہے- علاقہ نائیگیر یا سے تین سو فوج اودھر روانہ کیگئی ہے-

لنڈن ۹ر اپریل- ملکہ معظمہ نے آج ڈبلن کے باغمین تیس ہزار بچوں کو جو ملک کے تمام حصوں سے لائے گئے تھے- معاینہ فرمایا- ملکہ معظمہ ۱۲ر اپریل کو ڈبلن سے روانہ ہونگی- بقاسٹ والوں نے التجا کی ہے کہ جلالتمآب وہاں بھی تشریف لائیں لیکن وہ اسقدر سفر کی تکالیف برداشت نہیں کر سکتیں-

ایضاً- روس نے باین شرط کوریا کو جزیرہ کو پیارٹ لینے کا مطالبہ چھوڑ دیا ہے کہ وہ کسی اور سلطنت کو نہیں دیا جائیگا

۹ر اپریل پوگنڈا ریلوے کے تخمینہ خرچ کیلئے جو ۴۲ میل طویل ہے عنقریب پارلیمنٹ سے خرچ مطلوبہ کی منظوری لیجائیگی

آئرلنڈ- آئرلنڈ کے صدر مقام ڈبلن کا ایک اخبار کو بند کر کے مقامی حکام نے اوسکے دفتر کو ضبط کر لیا ہے-

۱۰ر اپریل امریکہ کی گورنمنٹ فوجی افسران ہند کے لئے غلہ بھیجنے کے واسطے جو زر چندہ سے خریدا گیا ہے جہاز کرایہ پر لے رہی ہے-

ایضاً- قیصر شہزادہ ۵ مئی کو قیصر جرمنی کے ولیعہد کے جشن بلوغت پر اونکا موہنہ بولا فرزند ہیرلن جائینگے- (اللہ اللہ ۴ر اپریل) شہزادہ ویلز پر حملہ کرنیوالی کی والدین نے شہزادہ اور ملکہ معظمہ سے رحم کی استدعا کی جسپر شہزادہ موصوف نے بکمال عالی ظرفی حکومت بلجیم کو مجرم پر حتے الوسع رحم کیجانے کی درخواست کی ہے-

کوریا میں سخت بغاوت پھیلگئی ہے- شاہ ایران یورپ جانے کے لیے طہران سے تبریز کو روانہ ہوگئے ہیں-

حکیم ڈاکٹر غلام نبی

مشکوجہ ذیل امراض شرطاً تا حصول صحت باقی نقد قیمت یا بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں

فارم تشخیص امراض اور فہرست سنہ ۱۹ آوہ آنہ کا ٹکٹ آنے پر ۵ کاپی مفت مفوذ

روغن اعجاز
رحم کیسا ہی خراب اور برسوں کا کہنہ ہو اسکے لگانے سے دفعۃً درد میں بہتر جاتا ہے یا صور بھگوکر یا سپونجان کا پھاہا درد پر رکھ دینے سے بچہ کتنا ہی تکلیف سے پیدا ہو جاتا ہے- قیمت فی شیشہ دو روپے (عہ)

شربت مقوی اعصاب
اسکے استعمال سے تو لے قوی ہو جاتے ہیں

ہیئر آئل
داڑھی مونچھ کے علاوہ سیاہ بالوں کو سفید نہیں ہونے دیتا- نئے بال نکالتا ہے- چکنا بناتا ہے- جلد کو بصرہ شفت وغیرہ سے محفوظ رکھتا ہے- قیمت فی شیشہ (عہ)

سرمہ ممسکہ اکسیر آمائتی
(سرمہ سلائی سنگ یشب) متوی بصر اور محافظ بینائی- نزول الماء- رمد- دھند- غبار- پانی جاتا رک جاتا ہے- موتیا نہیں اترتا- فی تولہ دو روپے (عہ)

سنبون مستحکم دندان
دانت رات کو سوتے وقت ہر بیل دور ہو کر دانت موتیوں کی طرح چمکدار ہو جاتے ہیں اور تمام امراض دہن سے محفوظ رہتے ہیں- چار تولہ (عہ)

حب دافع جریان
رقت سرعت- دردگی نشان- دردسر- کمزوری وغیرہ کو دور کرتے مرض ہی کامل سخت ہو جاتی ہے- دو ہفتہ (عہ)

حب دافع طحال
پیٹ کی سختی دور ہو کر بھوک خوب لگتی ہے پاخانہ باقاعدہ آنے لگتا ہے اور کمزوری دور ہو جاتی ہے- تپ- تلی کی تکلیف دور ہے- دو ہفتہ دو روپے (عہ)

حب دائمی قبض
ایک گولی کھانے سے ایک اجابت کھل کر آجاتی ہے- پیٹ ہلکا ہو جاتا ہے- دردسر دوران سر- پیٹ کا گولہ- دل کا دھڑکنا- پھکنا- بواسیر- کان کا بہنا- درد- بدہضمی- قراقر شکم- یرقان دور ہو جاتا ہے- قیمت دو روپے (عہ)

جریان الدم
اس سے عورت بھی صحت سے عرض طویل رہتی ہے- رنگ زرد- گوناگون شکایت رہتی ہے- دو ہفتہ کی دوائی ضرور دینی دوا استعمال کیجئے (عہ)

حب زیابیطس
بار بار پیشاب کا آنا- شکر- چوپیشاب بند آنے سے رک جاتی ہے- ضعف- دلغری دور ہو کر کام شکل کا اندیشہ مٹ جاتا ہے قیمت فی تولہ (عہ)

حب مقوی اعضاء رئیسہ
جوانی میں غلط کاریوں نے جو دل و دماغ معدہ- اعصاب و پٹھوں کو تباہ کر دیا ہو- اشتہا نام کو نہ رہنے- کھانا پینا جسم میں اثر نہ کرے- چہرہ بے رونق ہو غلبہ جسم پر ہو ہوست کا غلبہ ہو جائے- سر میں درد- آنکھ میں تاریکی چھا جائے- تو یہہ گولیاں ایسی حالت میں قابل آزمائش ہیں- مادہ خراب فضلہ کو اصلاح پر لاتی ہیں- نسیان کو دور کر کے حافظہ کو بڑھاتی ہیں- غم خوابی دور ساور خواب راحت افزا سرور پیدا کرتی ہیں- قیمت دو روپے (عہ)

دائی جنائی کی حاجت نہیں
گولیاں وضع حمل کی تکلیف کو دور کر بچہ کی پیدائش میں آسانی ہو (عہ)

شربت مقوی اعصاب
ایسے استعمال سے تو لے قوی ہو جاتے ہیں

(اعضاء) رشتہ دل- دماغ- جگر- معدہ کو درست کرتا ہے- ضعف کو دور کر کے طاقتور بناتا ہے- بدہضمی کو دور کر کے جیت بناتا ہے- بصارتی طاقت اور برقی رفتار اعصاب میں پیدا ہوتی ہے- جو لوگ بے وقت صرف قوت کر لیتے ہیں- اور مادہ پر زندگی تباہ کر لیتے ہوں- ان کے لئے اکسیر اعظم ہے- ہیضہ دوا ہے- مثانہ کو قوی کرتا ہے اور ہر قسم کی کمزوری ہیشگی ہے- ہزاروں سرٹیفکیٹ موجود ہیں- قیمت (للعہ)

روغن مقوی
یہ منفعی علاج ہے جسکے لگانے سے اعضائے مردہ زندہ ہو جاتے ہیں اور نئے سرے طاقت جوانی پیدا ہو جاتی ہے- قیمت ایک تولہ چار روپے (للعہ)

حب ماغاوی
ان گولیوں کے استعمال سے بلا تکلیف دستے دوست مریض دور ہو کر عمر بھر کے لئے چستکار ہو جاتا ہے- عمر کیلئے دوا ہے- قیمت چار روپے (للعہ)

خمیرہ گاؤزبان عنبری
مفرح- مقوی دل و دماغ- شرطاً تا حصول صحت باقی نقد قیمت یا بذریعہ وی پی منگوا سکتے ہیں

سرخ رو
اسکے لگانے سے چہرہ پر دلی- بھرپور دور ہو بصورت چاند سا صاف و شفاف چہرہ بن جاتا ہے- بیشمار (عہ)

نور علی نور
اسکے لگانے سے چند ہی منٹ میں بال دور ہو جاتے ہیں- چار تولہ (عہ)

ترياق التعمان
ہر قسم کی کھانسی- اخراج بلغم- دردسینہ- فراش گلہ- نزلہ چھاتی پر گرنا- اس کے کھانے سے بند ہو جاتا ہے- قیمت دو تولہ (عہ)

نعمت دنیا
بہرہ بن اور کانوں کی شائیں دور ہو ہوا و کاد سنائی دینا سب کو دور کرتا ہے قیمت ایک روپیہ (عہ)

حب بواسیر
خونی ہو یا بادی- سیلی ہو یا بادی شرطیہ دور ہو جاتی ہے- دو ہفتہ (عہ)

خارش
چنبک- دو تین روز میں دور ہو جاتی ہے قیمت دو تولہ ایک روپیہ (عہ)

پاک دامن
عورت مرد کے پاکباز رہنے کا نور ہے- دو تولہ (عہ)

حب وجع المفاصل گنٹھیا
درد جوڑوں کے لئے بے نظیر دوا ہے دو ہفتہ کے لئے (عہ)

زود کن
داڑھی مونچھ کے بال بہت جلد زور کھلے پیدا ہو جاتے ہیں ۱۲ تولہ (عہ)

بخاروں کا شرطیہ علاج
ملیریس بخار موسمی ٹیپ اس دوا کے استعمال سے اتر جاتا ہے- پھر آنے کا نام نہیں لیتا- ضعف- تشنگی دور- دو درجہ کا نور ۳ تولہ (عہ)

جوشاندہ عشبہ
یہ ایک بوٹی ہے جو ہزاروں سال سے ہر قسم کے کھانسی کے نزلہ میں اس سے بڑھکر کوئی مصفی خون دوا نہیں- تجربہ کار کو کوئی ہر سے صاف کرنا- زکام کو جڑ سے بھگا دینا- بھوکی خارش کو دور کرنا- ناصفہ- دنبل پھلبہری- خنازیر کہنہ کو دور کرنا اسی کا کام ہے- شیشی خورد (عہ) شیشی کلاں (للعہ)

سفوف رد گردہ و مثانہ
کنکری گیموچہ سے درد گردہ ہوا کرتا ہے- مثانہ میں رنگ جمع ہو کر پیشاب تھوڑی ہو تکلیف دیتا ہے- اس کی خوراک ۱۲ ماشہ ہے- چار تولہ- قیمت دو روپے (عہ)

پاک دامن
عورت مرد کے پاکباز رہنے کا نور ہے- دو تولہ (عہ)

مطبع روز بازار امرت سر میں منشی فاضل شیخ غلام محمد سپرنٹنڈنٹ کے اہتمام سے چھپا

طبّ اکبر مؤلفہ مولوی فاضل حکیم غلام مصطفےٰ ایم او ایل و بدیۃ الحکیم اللکھنوی طبّ یونانی پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور

مصطفائی شفاخانہ لاہور کی مجرب مشہور عالم ادویات

الماری ۱۶

فیروزی

جب کھانسی خشک و تر جن ۲ (عہ)

جب یواسیر بادی خونی ۲ (عہ)

سفوف جریان سیمکس (عہ)

جب آلتاک قبت (للعہ)

دافعہ سوزاک قیمت - (للعہ)

جب قبض کشا دو درجن (عہ)

سفوف سلمان الرحیم (عاہ)

حبوب ہضم و مسہل نفخ شکم کرنیکہ دو درجن (عہ)

بال عصفار ۳ تولہ - (عہ)

نوشادر

نوشادر ۱ تولہ

کافور ۱ ماشہ

سفید مرچ ۱ ماشہ

سب کو باریک پیس کر شیشی میں بھر لیں

مقدار خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی تک

فوائد - اس کا اثر بیکری بخشہ

خالص ہے - اس کا استعمال سے

دور ہو جاتا ہے

خمیرہ مروارید

یہ خمیرہ بنانے میں بڑا احتیاط کیا جاتا ہے

اجزاء اعلیٰ درجہ کے لیے جاتے ہیں

ہر ایک کی خوبی کا خاص خیال رکھا جاتا ہے

تیار کرنے میں بڑی محنت کی جاتی ہے

اس کے کھانے سے

کافی ہیں

نیلی

نیلی ۱ تولہ

پھٹکری سفید ۱ تولہ

دونوں کو باریک پیس کر

شیشی میں بھر لیں

مقدار خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی تک

فوائد - اس کا اثر بیکری بخشہ

خالص ہے - اس کا استعمال سے

دور ہو جاتا ہے

زمرد مہرہ

زمرد مہرہ ۱ تولہ

کافور ۱ ماشہ

سفید مرچ ۱ ماشہ

سب کو باریک پیس کر شیشی میں بھر لیں

مقدار خوراک ۲ رتی سے ۴ رتی تک

فوائد - اس کا اثر بیکری بخشہ

خالص ہے - اس کا استعمال سے

دور ہو جاتا ہے

حکیم فرالدین اینڈ برادرز شفاخانہ مصطفائی اکبری دروازہ لاہور

محصول ڈاک خریدار ہو

قانونی کتابیں

اردو کا مکمل مجموعہ شرح محمدی عرصہ سے اصحاب قانون پیشہ و حکام مکمل شرح محمدی کی ضرورت محسوس فرما رہے تھے انگریزی دان اصحاب کی ضرورت ہیلی ڈائجسٹ سید امیر علی صاحب جسٹس ہائی کورٹ کلکتہ کی ہر دو جلد، وٹاگور لا لکچرس، دوسرے ترجموں سے پوری ہو جاتی تھی۔ مگر اردو دان اصحاب کے لیے ایسا کہنا بیجا ہوگا کوئی ذریعہ پوری واقفیت یا کم سے کم اپنے ہم پیشہ انگریزی دان اصحاب کی برابری کا بھی نہ تھا۔ اس تالیف نے نہ صرف یہ کمی پوری کی ہے بلکہ دکھلا دیا ہے کہ انگریزی میں بھی کوئی تنہا کتاب ایسی نہیں ہے جو اسکا مقابلہ کر سکے۔ اس تالیف میں اصل کتاب فقہ مثل عین الہدایہ۔ درالمختار۔ فتاوی عالمگیری کے علاوہ تمام دیگر مستند کتب انگریزی کا اقتباس کیا گیا ہے ۱۸۹۹ء تک کی تمام نظائر ہر چہار ہائی کورٹ و پریوی کونسل مندرجہ بنگال لا رپورٹ ویکلی رپورٹر و انڈین لا رپورٹ ویکلی نوٹس وغیرہ وغیرہ موقع مناسب پر درج ہوئی ہیں مذہب شیعہ و سنی کے مسائل شرعی بہت وضاحت کے ساتھ درج ہیں۔ ایک مختصر مگر دلچسپ دیباچہ انڈکس بھی شامل کتاب ہے۔ حجم کتاب چھ سو صفحے سے زاید عمدہ ولایتی کاغذ تقطیع ۲۰×۲۲ پر خوشخط طبع ہوکر ہاتھوں ہاتھ بک رہی ہے۔ انگریزی دان اصحاب نے بھی بہت زیادہ پسند فرما کر خریداری کی ہے قیمت صرف چھ روپے علاوہ محصول ڈاک ہے۔ بہت کم جلدیں باقی ہیں۔

شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی (ایکٹ ۱۴ سنہ ۱۸۸۲ء) جس عمدہ طرز پر اسکو ترتیب دیا گیا ہے وہ دیکھنے سے تعلق رکھتی ہے۔ ایک صورت میں انگریزی شرح مجموعہ ضابطہ دیوانی مؤلفہ اوکیلی صاحب بہادر جج ہائیکورٹ کلکتہ کا پورا ترجمہ اور دوسری صورت میں تمام دیگر شروح انگریزی کا ایک مکمل مجموعہ ہے سر کلات و نظائر کا جا بجا حوالہ دینے سے اسکو ایسا جامع بنا دیا گیا ہے کہ جن جن اصحاب نے ملاحظہ فرمایا ہے انہوں نے بہت زور سے اسکی تعریف کی ہے۔ اب تازہ ایڈیشن باضافہ حال تک کی فیصلجات و سرکلرات و ترمیمات وغیرہ کے چھاپی گئی ہے۔ ... (قیمت روپے)

شرح قانون انتقال جائداد (ایکٹ ۴ سنہ ۱۸۸۲ء) سے پہلے کوئی ایسا قانون نہ تھا۔ جو جملہ احکام انتقالات کا جامع ہو و ضمان قانون ہو جسطرح اس ایکٹ کو ایک جامع قانون متعلق انتقالات جائداد (تبراضی طرفین) بنا دیا ہے ویسا ہی لائق مصنف نے بہت بڑی مستند انگریزی شرح مؤلفہ شیفرڈ صاحب جج ہائیکورٹ مدراس و برون صاحب بیرسٹرلا اور دیگر بہت سی کتابوں سے اسکی اردو میں ایک جامع اور مکمل شرح تیار کر کے اسے اردو خوان ججوں اور وکلا کے لیے نہایت مفید اور عام فہم بنا دیا ہے اردو میں اس ایکٹ کی جسقدر شرحیں ہوئی ہیں۔ ان سب سے عمدہ اور عام پسند ہونے میں اس شرح کا نمبر اول ہے۔

شرح مجموعہ تعزیرات ہند ایکٹ ۴۵ سنہ ۱۸۶۰ء یہ کتاب شرح تعزیرات ہند میں صاحب کا پورا ترجمہ اور دیگر شروح مؤلفہ نلس صاحب جج مورگن صاحب و میکفرسن صاحب و ڈکنسلی صاحب و تھوبالڈ صاحب و فنچ صاحب وغیرہ و جملہ متعلقہ کتب اصول کا ایک مکمل مجموعہ ہے پہلی دو ایڈیشنیں بوجہ عام پسند ہونیکے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گئی ہیں اب تیسری ایڈیشن بعد اضافہ ترمیمات اور تازہ نظائر اور دیگر بہت سی مفید مراتب کے سہ بارہ طبع کیگئی ہے جو ضخامت اور مضامین میں پہلی ایڈیشنوں سے دوچند اور صحت و خوبی میں اُن سے کئی درجہ عمدہ ہے۔ شروع میں ایک نہایت مفید دیباچہ اور کئی ایک فہرستیں ہیں دعوے سے کہا جاتا ہے کہ اسوقت تک جسقدر کتب میں صاحب نلس صاحب کی تعزیرات ہند کی ترجمہ کے نام سے طبع ہوئی ہیں وہ اسکے مقابل میں بالکل ناقص اور نامکمل ہیں کوئی اردو شرح اسکا مقابلہ نہیں کر سکتی قیمت ۱۰ روپیہ

شرح مجموعہ ضابطہ فوجداری ایکٹ ۵ سنہ ۱۸۹۸ء جس محنت اور جانفشانی سے لائق ممبران انجمنی نے اس شرح کو تالیف کیا ہے اسکا اندازہ کتاب کو دیکھنے سے ہو سکتا۔ تمام مستند شروح انگریزی مثلاً شرح پرنسپ صاحب و شرح ہینڈرسن صاحب شرح جنائی سوہنی صاحب وغیرہ کا لب لباب ہے جسقدر سامان شائقین قانون کو تمام دیگر شروح سے مستغنی کرنے کے لیے ضروری تھا وہ سب اس قابل قدر اور عام پسند شرح میں جمع کر دیا گیا ہے بڑی بڑی لائق وکلا اور ججوں نے تصدیق کی ہے کہ اسوقت تک مجموعہ ضابطہ فوجداری کی جسقدر شرحیں اردو میں چھپ چکی ہیں انمیں سے کوئی بھی اسکی خوبی کو نہیں پہونچتی تھوڑی عرصہ میں دو دفعہ طبع ہو کر ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو چکی ہے اب تیسری بار باضافہ حال تک کی نظائر و سرکلرات و ترمیمات طبع کیگئی ہے۔ شائقین جلد درخواست کریں ورنہ چوتھی ایڈیشن کا انتظار کرنا پڑیگا قیمت ۶ روپیہ

تاریخ منقطعہ میں تبدیلی امکان سلطنت کی آئینہ قیمت ۴ آنہ

EMPRESS PILLS

امپرس پلس

جو بذریعہ مشین جڑی بوٹیوں سے تیار کیجاتی ہیں

مصلحہ ذیل بیماریوں کیواسطے بے بہا علاج۔ مصدقہ جناب سر جن میجر ایل ٹی ینگ۔ ایم ڈی سابق کمیکل ایگزامینر گورنمنٹ پنجاب اور نیز آنریری آنسٹ سرجینز و ہاسپٹل اسسٹنٹس و اطبائے یونانی و عدہ اعوام الناس صاحب یہی فرماتے ہیں کہ عمدہ چیز ہے۔ پنجاب و مغربی شمالی کے کل بازاروں میں سوداگروں و شیڈیل الوں کی مانگ ہے انشاء اللہ جلد تمام ہندوستان و غیر ملکوں میں بھی مانگ ہوگی۔ نام بیماریوں کے ہیں

دردسر۔ نزلہ۔ ضعف جگر۔ بواسیر۔ ہردو۔ ابتدائی خارش۔ دادیتی۔ چھلنا۔ زلہ۔ زکام۔ بخار۔ تپ۔ نزلہ ضعف معدہ۔ کھانسی۔ دوائی والی ڈبیہ میں ۹ گولیاں۔ چار آنہ والی ڈبیہ میں ۲۰ گولیاں۔ آٹھ آنہ والی میں ۴۲ گولیاں +

E. P. Coy.'s G. Mixture.

امپرس پلس کمپنی کا عرق دافع سوزاک

یہ عرق نہایت مجرب ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ ایک ہی شیشی کے استعمال سے صحت ہو جائیگی بہت ہی کمند ہیں شاید دوسری کی نوبت پہونچے۔ دافع قرحہ۔ دافع جلن۔ و تکلیف بروقت پیشاب بھی ہے۔

قیمت فی شیشی بلا محصول ڈاک محولہ ۴ ۱/۲ خوراک (عہ)

E. P. Coy.'s Tooth Powder

امپرس پلس کمپنی کا دانتون کا منجن۔

اس منجن کی خوبی یہ ہے کہ دانتون کے درد کو دور کرتا ہے۔ مسوڑون سے خون آنے کو بند کرتا ہے۔ سوزش مسوڑون کو دور اور بدبو کو دور کر کے مسوڑون کو مضبوط کرتا ہے۔ اور دانتون کو شفاف

قیمت فی ڈبیہ محولہ تولہ منجن بلا محصول ڈاک (عہ)

E. P. Coy.'s H. Powder

امپرس پلس کمپنی کا سفوف دافع داد۔ و چملا۔

یہ سفوف بہت نایاب ہے۔ پانچ یا چھ یوم متواتر کے استعمال سے کیسا ہی پرانا داد و چملا کیون نہ ہو نفیل خدا جاتا رہیگا اور خوبی یہ ہے کہ لگتا بالکل نہیں۔ قیمت فی ڈبیہ محولہ ۲ تولہ بلا محصول (عہ ۱)

E. P. Coy.'s Tonic Oil

امپرس پلس کمپنی کا روغن مقوی اعصاب۔

اس روغن کی تعریف یہ ہے کہ کمزوری خواہ کسیوجہ سے لاحق ہو گئی ہو سات یوم کے استعمال کے بعد انشاء اللہ تعالےٰ اصلی طاقت حاصل ہو جائیگی۔ قیمت فی شیشی محولہ ایک تولہ روغن بلا محصول (عہ ۱)

E. P. Coy.' Nervous Tonic Pills

امپرس پلس کمپنی کے حبوب مقوی مرکب از کشتہ زمرد۔

یہ حبوب بہت مجرب ہیں ہر مزاج و ہر موسم کے موافق کرتے ہیں۔ قوت خواہ کسیوجہ سے زائل ہو گئی ہو ۴۰ یوم کے استعمال سے انشاء اللہ تعالےٰ صحت کلی حاصل ہوگی۔ زیادہ گوئی فضول ہے۔ اگر ضرورت ہو تو آزما لیجئے +

قیمت فی ڈبیہ محولہ ۴۰ گولیان۔ بلا محصول ڈاک (عہ)

E. P. Coy.'s Pues Ointment

امپرس پلس کمپنی کا مرہم دافع بواسیر

واسطے استعمال کو بغیر فضل خط مفصلہ ہو تا ہم ابتدائی کو اسطے تو کسر عظم کا حکم رکھتا ہے قیمت فی شیشی محولہ ۱ تولہ ۱ ۱/۲ ۱ ۱/۲ ۱ ۱/۲

E. P. Coy.'s Ear Oil

امپرس پلس کمپنی کا روغن مہرائے درد گوش۔

یہ روغن ہر دکان کو رکھنا بہت مفید ہے۔ ہر ذخیرہ خانگی کیواسطے بخواہ کان بتلا ہو ہر دو حالت میں فائدہ مند ہے قیمت فی شیشی ڈبیہ تولہ (عہ)

المشتہر مینجر امپرس پلس کمپنی۔ انبالہ چھاؤنی +

بکس تیاتوں نامردی

مریضان نامردی جو بباعث غلط کاریوں اور خلاف احکام قدرت حال ہونے سے اپنی حالت ناگفتہ بہ بنا کر زندگی کو موت پر ترجیح دیتے ہوں اور مایوس العلاج ہو کر زندہ در گور ہو بیٹھے ہوں وہ اس بکس کو استعمال میں لاویں۔ انشاء اللہ تیر بہدف ادویات موجودہ بکس تمام تقلیبیں کو دور کر کے بالکل تندرست اور کامیاب بنا دینگی شفاخانہ معدن حکمت لاہور کی اس ایجاد سے ہزاروں مایوس مریضان نامردی کی ولی تمنا آئی ہے بکس عجوبہ روزگار اور سایک شیشی روغن طلا کی ہوتی ہے جنکی مختصر خوبیاں حسب ذیل ہیں

عجوبہ روزگار

یہ بے نظیر مشہور عالم مصدقہ و مستند گولیاں اپنی خوبیوں کے باعث اسقدر مفید ثابت ہوئی ہیں کہ عوام الناس نے مان لیا ہے اور حکماء و ڈاکٹران نے تصدیق کی ہے کہ یہی دوا ہے جو بدن کو مضبوط و طاقتور بناتی ہے۔ معزولہ طاقت کو بحال کر کے مرد انگی کا لطف دکھاتی ہے۔ جو لوگ مسکرات و محواشات کی کثرت اور ناشائستہ حرکات سے اعضاء رئیسہ کو صدمہ پہنچا چکے ہوں اور مایوسی کے باعث اپنی حالت ناگفتہ بہ بنا کر علاج کرانے کا نام نہ لیتے ہوں وہ عجوبہ روزگار کا استعمال کریں اور دیکھیں کہ یہ سریع الاثر عجیب الفوائد گولیاں انکی تمام مرادوں کو پورا کر دیتی ہیں۔ جب جوانی کے عالم میں متناسلہ قوت کم ہو جاتی ہے یا بڑھاپا سد راہ ہو کر دنیا کے اجی کاموں سے قاصر بناتا ہے تو یہی گولیاں ہیں جو نظام عصبی میں طاقت و تحریک پیدا کر کے معزولہ طاقت بحال کر دیتی ہیں۔ امراض ذیل نامردی۔ کمزوری۔ سرعت۔ رقت۔ کمزوری۔ سستی۔ ضعف اعصاب۔ ضعف دماغ۔ ضعف معدہ۔ ضعف بصر کا بے نظیر علاج ہے۔ الغرض یہ گولیاں کمزور نا توانوں کے لئے طلسم سلیمانی۔ از کار رفتہ بوڑھوں کے لئے عصائے جوانی اور تندرست اشخاص کو ازدیاد قوت کے لئے مایہ زندگانی ہیں۔ قیمت فی ڈبیہ دو روپے (عہ) +

روغن طلا

بچپن کی غلط کاریوں یا جوانی کی بے اعتدالیوں اور خلاف احکام قدرت عامل ہونے کے برے نتیجے رجولیت پر سخت صدمہ پہنچا کر زندہ در گور بنا دیتے ہیں اسلئے شفاخانہ معدن حکمت لاہور نے ایک عرصہ کے تجربہ کے بعد یہ روغن زرد رنگ کا تیار کیا یعنی طلا نمبر ۱ و ۲۔ جو صرف خارجی علاج سے رگون پٹھوں کی تمام خرابیوں کو دور کر کے معزولہ طاقت بحال۔ لاغری استرخاء اعضاء وغیرہ دور ہو جاتا ہے۔ مریضان نامردی اندرونی خرابیوں کے ازالہ کے لئے اسکی ہمراہ عجوبہ روزگار کا ضرور استعمال کریں +

قیمت فیشیشی دو روپے آٹھ آنہ (عہ)

عجوبہ چغتائی

ہمارے ملک کے مقابلہ میں عشرہ و امراض جلدیہ کی کوئی حقیقت نہیں ہے ہمارے ملک کے اجزاء میں خالص جڑی بوٹیوں کا ست ہیں جو ہمیشہ سرسبز رہتے ہیں۔ اسکے مختصر فوائد یہ ہیں۔ دل کی حرکت نبض اور تپ کو درجہ بدرجہ کم کرتا ہے۔ دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ جگر۔ دل۔ دماغ کو بیحد طاقت دیتا ہے۔ فاسد خون۔ ناصولہ کو دور کرتا ہے۔ لازمی بخار کو دور کرتا ہے۔ کھانسی۔ دمہ۔ سل دق کے دفعیہ کے لئے عرق ریحانی کے جادو اثر کشتہ مروارید کا استعمال ہو چکا ہے۔ عرق ریحانی کے جادو اثر کشتہ مروارید کا استعمال ہو چکا ہے۔ اسکے ہمراہ ہاضم کوس جلاپا نصف درجن (عہ)

چوران شاہی

شیر افگن خاں حاکم بنگالہ کے خاص مباشر کا نسخہ۔ طعام جس قدر کھاؤ ہضم کر دیتا ہے اور دوغ ترش۔ دودھ شکم۔ گولہ آکمالنی وغیرہ کو رفع کرتا ہے خوش ذائقہ۔ ڈبیہ (عہ)

سرسبز راز

یہ سرسبز راز خط و کتابت سے معلوم کرو۔ اور منگوا کر آزماؤ۔ کیفیت معلوم کرو قیمت فی ڈبیہ (عہ)

دوائے ذیابیطس

خدا کے فضل سے چند خوراک سے پیشاب کا بار بار آنا دور شکر بند۔ چند یا قاعدہ بے حیضی۔ کمزوری کا دور ہو کر کامل صحت ہوتی ہے فی ڈبیہ تین روپیہ (عہ)

حبوب بواسیر

خونی و بادی بواسیر کے لئے یہ گولیاں اکسیر ہیں قیمت فی ڈبیہ (عہ)

دوائے جریان

جریان۔ کمزوری سوزاک دیگر دردی پیشاب۔ کابی وغیرہ کے دفعیہ کا بے نظیر علاج ہے۔ قیمت فی

حبوب طحال

تلی بالفعل کے دفعیہ کے لئے ان گولیوں نے ملک بھر میں اپنا جادو اثر کر دکھایا ہے شرطیہ آزمائش فی ڈبیہ (عہ)

حبوب طحال

تلی بالفعل کے دفعیہ کے لئے ان گولیوں نے ملک بھر میں اپنا جادو اثر کر دکھایا ہے شرطیہ آزمائش فی ڈبیہ (عہ)

المشتہر حکیم مولوی مہتاب الدین مالک شفاخانہ معدن حکمت لاہور

بفضل الٰہی یہ کارخانہ ۱۸۷۷ء سے جاری ہے

جواہر مہرہ

قیمت شیشی خورد ۱ عدد ۷۸۶

کوئی مصفی خون دماغ ایسا نہیں

عرق بخار ثانوی

عرق بخار اولی

حب قبض

جواہر زکام

جواہر سرفی

روغن بادام

روغن گاؤزبان

جواہر سرفی

جواہر سرفی

روغن بادام

عرق بخار ثانوی

عرق بخار اولی

حب قبض

جواہر زکام

ٹرکی اور خلافت عظمیٰ عثمانیہ کے متعلق چند مفید اور دلچسپ کتابیں

بسایہ عہد حکومت خلیفۃ المسلمین اعلیحضرت سلطان عبدالحمید خان ثانی الغازی خلد اللہ ملکہ سلطان روم انگلستان کی ایک شہزادی کا چند سال تک قسطنطنیہ میں رہ کر اپنے ذاتی تجربہ اور چشمدید واقعات کی بنا پر حضرت سلطان المعظم کی حکومت کے متعلق ایک کتاب لکھی ہے جسکا اردو ترجمہ مولوی محمد انشاء اللہ صاحب زمیندار انعام آباد نے پہلی دفعہ مطبوعہ خادم التعلیم پریس اخبار لاہور میں چھپوایا تھا جو عام پسند ہوئی کیونکہ ہر ایک ہی سالیں ہاتھوں ہاتھ فروخت ہو گیا اور ملک کے مشہور اور قابل آدمیوں نے اپنی قیمتی رائیں لکھکر نہایت تعریف کی پہلی اڈیشن میں صرف ۱۳ سال کے واقعات تھے لیکن اس دوسرے اڈیشن میں اس سے بعد کے سات سال کے یعنے آجتک کے تقریباً ۱۳۰ اور ۲۰ سال کے حالات درج کر دیگئے ہیں اور جسمیں موقع نہایت خوبصورت اور صاف تصویریں اضافہ کیگئی ہیں۔ اور دوبارہ طبع کرائی گئی ہے۔ اس ترتیب میں ۵۰ صفحے زیادہ ہو گئے ہیں چھپائی نہایت عمدہ اور کاغذ نفیس ڈبی۔ باینہمہ قیمت وہی جو پہلے تھی یعنے صرف ۱۴ دفتر پیسہ اخبار لاہور سے جس کتاب کا اشتہار دیا جا رہا ہے۔ وہ اس پہلے کی نقل ہے اور اسمیں صرف تیرہ سال کے حالات درج ہیں اور کوئی اضافہ نہیں ہوا۔ اور اسمیں بیس سال کے حالات ہیں قیمت طبع چھپائی

مفروضہ مظالم آرمینیا کے یہ کتاب بھی مولوی انشاء اللہ صاحب کی تالیف ہے۔ اسمیں عالیدماغ اور فاضل مولف نے معاملات ٹرکی اور مسئلہ آرمینیا کے مختلف پہلوؤں پر بدلائل شایستہ و براہین بایستہ بحث کی ہے۔ تمام اصحاب جنہوں نے اس کتاب کے مضامین کو پڑھا ہے نہایت زور سے اونکی جامع اور بسیط ہونیکی تعریف کی ہے۔ اردو زبان میں ایسی جامع کتاب جو روم کے متعلق حالات سے کامل آگاہی دیسکے ابتک کہیں تالیف نہیں ہوئی۔ عہدہ میں سٹی فانو خطوط نپولین بوناپارٹ۔ تقریر گلیڈسٹون وغیرہ کے علاوہ آرمینیا کا نقشہ بھی شامل کر دیا ہے۔ عہ . . . . . .

ہر انصاف پسند کو علی العموم اور مسلمانوں کو علی الخصوص یہ کتاب ضرور دیکھنی چاہیئے۔ **ایضاً انگریزی میں ۶ر**

وقعات روم کے یہ کتاب ایک ایماندار امریکن انگریز کی تصنیف ہے جسکو مولوی محمد انشاء اللہ صاحب زمیندار انعام آباد نے اردو میں ترجمہ کیا ہے۔ اس کتاب میں مجملاً و تمام ترقیاں مرجح ہیں جو موجودہ سلطان کے عہد میں ہوئی ہیں۔ اسمیں لائق مصنف نے کوئی صیغہ بغیر ذکر کے نہیں چھوڑا۔ ریلوے کے حال سے شروع کیا ہے۔ اور تمام ضروری محکموں کی کیفیت نہایت وضاحت سے سمجھائی ہے اسمیں فاضل مترجم کے نوٹ اصل کتاب کے لطف کو دوبالا کیے دیتے ہیں اس کتاب کو دیکھنے کے وقت غور سے پڑھنے والا ایسا محو ہو جاتا ہے کہ گویا وہ خود ٹرکی میں پہنچا ہوا ہر صیغہ اور محکمہ کی پڑتال کر رہا ہے۔ اس کتاب اور مفروضہ مظالم آرمینیا کو دیکھنے کے بعد روم کے متعلق حالات بہت ہی کم معلوم کرنا باقی رہ جاتا ہے جو وہاں خود جاکر دیکھنے سے متعلق ہے۔ قیمت ۱۲ر

ترکی کی موجودہ حالت اور اوسکی باجگذار ریاستیں مرتبہ مولوی محمد انشاء اللہ صاحب زمیندار انعام آباد۔ اس رسالہ میں ترکی مصر مراکو ہنر سویز۔ ٹیونس۔ بلغاریا۔ بوسینیا۔ ہرزی گوینا۔ ساموس اور قبرس کے تمدن۔ تجارت۔ بری و بحری طاقت۔ تعلیم۔ ریلوے۔ قرضجات۔ قومی صنعت و حرفت۔ زراعت مردم شماری۔ رقبہ طرز آئین حکومت اور موجودہ پولیٹکل حالت پر بحث کیگئی ہے نہایت جامع کتاب ہے۔ ڈبی کاغذ پر بہت خوشخط چھاپی گئی ہے۔ قیمت عہ

تاریخ خاندان عثمانیہ کے اسکی جلد دوم بھی جسمیں سلطان سلیمان ثانی یعنے ۱۶۶۷ء سے لیکر جلالتمآب سلطان عبدالحمید خان ثانی کی تخت نشینی تک کے مفصل حالات قلمبند کئے گئے ہیں شایع ہو گئی ہے تعداد صفحات پانسو کے قریب قریب اور قیمت عہ جلد اول میں اتہای خاندان سے سلطان محمد چہارم تک کے حالات ہیں اور اسکی قیمت عہ ہے۔ اس کتاب میں صرف خاندان عثمانیہ کے حالات پر ہی اکتفا نہیں کیگئی بلکہ ضمناً کئی دیگر اسلامی سلطنتوں کے تنزل و بربادی کے واقعات اور اسباب اور یورپین پالیسی اور مشرقی مسئلہ پر بھی مفصل بحث کرنے کے ساتھ ہی اون ضروری اور صاف خوبیوں کی توضیح کیگئی ہے جنکے بغیر کوئی قوم مقتدر اور زندہ قوم نہیں رہ سکتی۔ یقین ہے کہ تاریخ بالخصوص اسلامی تاریخ سے واقفیت پیدا کرنے اور دول یورپ اور اسلامی طاقتوں کی موجودہ و سابقہ تعلقات کے اسرار کو معلوم کرنیکی شایقین اس بسیط کتاب کا مطالعہ فایدہ سے خالی نہیں پائینگے آجتک اردو میں کوئی ایسی کتاب شایع نہیں ہوئی تھی جسمیں مسلمانوں کی اس واحد مقتدر سلطنت کے حالات جو کئی صدیوں سے اسلام کی پولیٹکل طاقت کو قایم رکھنے کا کام دے رہی ہے ایسی شرح و بسط سے جدید تاریخی اصول پر لکھی گئی ہو۔ ان قابل افسوس کمی کو کتابہذا کو لے بالکل نہیں بہت کچھ ضرور پورا کر دیا ہے۔ دونو جلدوں کا حجم اکہزار صفحہ کے قریب ہے چھپائی اور کاغذ کی عمدگی کا بھی خیال کیا گیا ہے۔

محاربات پلیونا یہ کتاب ایک انگریز نوجوان نے جو ۱۸۷۷ء میں سترہ برس کی عمر میں بطور ملٹینر عساکر عثمانیہ میں داخل ہو کر غازی عثمان پاشا شیر پلیونا کے ماتحت پلیونا کے قیامت انگیز معرکوں میں شریک رہا تھا ۱۸۷۹ء میں بزبان انگریزی تحریر کی تھی۔ اس کتاب کا ترجمہ مولوی محمد انشاء اللہ صاحب زمیندار انعام آباد نے اردو زبان میں کیا ہے اور جسکی ضرورت جا بجا مفید حواشی بھی شامل کر دیگئے ہیں۔ مزید برآں پلیونا کی چاروں محاربوں کے رنگین نقشے بھی دیدیگئے ہیں کتاب کے تین حصے ہیں۔ قیمت فی حصہ عہ ہے۔

محاربات تھیسلی مکمل تاریخ جنگ روس و یونان ہیں ایک جرمن سٹاف افسر کی تاریخ کا رنامہ روس و یونان اور ترکوں کے مشہور خیر خواہ اور صادق دوست سر ایشمیلڈ بارٹلٹ صاحب ممبر پارلیمنٹ انگلستان کی کتاب معرکہ تھیسلی کا پورا ترجمہ دینے کے علاوہ مولوی محمد انشاء اللہ صاحب زمیندار انعام آباد نے جا بجا اپنی واقفیت سے حواشی اور ضمیمہ ایزاد کر دیئے ہیں اور کئی اور مضمون بھی جو محاربات سے متعلق تھے شرح و بسط کے ساتھ شامل کر دیئے گئے ہیں یہ مضمون ایسا مسلسل اور سلیس ہے کہ پڑھنے والا میدان جنگ کا سماں دیکھ رہا ہے۔ ترکی پاشاؤں اور جلیل القدر افسروں کی تصویریں اور متعدد نقشے بھی کتاب میں درج کر دی گئی ہیں حجم ۴۰۰ صفحے کے قریب ہے۔ محاربہ سوڈان و سرحدی محاربات کا بھی حال ضمناً لکھا گیا ہے۔ کتاب کے تین حصے ہیں قیمت فی حصہ عہ ہے کتاب نہایت عمدہ قابل دید ہے۔ شایقین بہت جلد درخواستیں بھیجیں۔

قسطنطنیہ کے اس کتاب میں اسلامی دارالخلافہ کی گذشتہ تاریخ دینے کے بعد شہر کی موجودہ کیفیت۔ وہاں کی پبلک عمارات اور شاہی عمارات اور شاہی عمارات دلفریب منظر اور ترکوں کی موجودہ طرز معاشرت اور خلقی اوصاف کا بتفصیل ذکر کیا گیا ہے اور ضمناً آرمینیوں کی طبعی خباثت بھی واضح کر دیگئی ہے۔ اس کتاب میں انگلستان کے مشہور سیاح اور مورخ مسٹر موریں کرافورڈ اور لیڈی میکنسی صاحبہ کی کتابوں کا ترجمہ دینے کے علاوہ گبن اڈمنڈ اور سر ایڈورڈ کریسی اور دیگر مستند یورپین ورٹر کی مورخین کی کتابوں سے مدد لیگئی ہے۔ قیمت عہ

ترکی زبان سیکھنے کی کتابیں شایقین کو اطلاع دیجاتی ہے کہ ہمنے اس قسم کی کتابیں منگوائی ہیں کہ جو اشخاص عربی سے تھوڑی سی بھی واقفیت رکھتے ہوں۔ وہ نہایت آسانی سے دو چار مہینے ہی میں ترکی زبان میں نوشت خواند کے بخوبی قابل ہو سکتے ہیں کتاب ۲۰۰ صفحے کی بڑی ڈمی کاغذ پر نہایت خوشخط استنبول کے ٹائپ میں چھپی ہوئی چند نسخے منگوائے گئے ہیں۔ (ے)

رسم سلاطین علی المختصر امیر المومنین خلیفۃ المسلمین۔ خادم حرمین الشریفین سلطان عبدالحمید خان ثانی الغازی ایدہ اللہ بالدین کی ہر جمعہ کو نماز دوگانہ ادا فرمانے کے لئے بجلوس شاہانہ محل ہمایوں سے جامع حمیدیہ کو تشریف لیجانیکی تصویر موٹے ڈمی کاغذ پر ۲۰ انچ لمبی ۱۸ انچ چوڑی قیمت ۴ر

اقصائے مغرب جس میں الجزائر کے آخری تین سو برس کے تاریخانہ واقعات بربری غارتگروں کی اصلیت خاندان بار بروسہ اکپتان خیر الدین و عروج کی تفصیلی کارنامے۔ ترکوں کا بحری اقتدار اور بحر روم کی سہ صد سالہ حکومت عربی۔ ترکی۔ انگریزی تاریخوں کا لب لباب اور اسپین کی جلاوطن مسلمانوں کا جوش انتقام۔ اور ساحل اسپین پر ترکتازیاں الجزائر اور ٹیونس کا آل عثمان کے ظل حمایت میں آنا۔ دول یورپ کا صدہا دفعہ پر حاسدانہ جہاد کر کے منہزم ہونا۔ الجزائر پر اسپین کا جہاد۔ پریویسا اور لیپنٹو کے مشہور معرکے۔ حجم قریباً ۳۰۰ صفحے۔ نہایت خوشخط جسمیں بہت سے عمدہ نقشجات بھی شامل ہیں قیمت . . . . . عہ

محاربات مصر و سوڈان مصر اور سوڈان کے واقعات کے متعلق یہ سب سے پہلی کتاب ہے جسمیں سلطنت ٹرکی اور مصر کے باہمی تعلقات مصر میں انگریزی مداخلت کے اسباب۔ عربی پاشا کی بغاوت۔ مہدی کی پیدایش اور ترقی۔ مہدی کے مقابلہ میں انگریزی اور مصری فوج کی متواتر ناکامیابی۔ مہدی کا خرطوم کو فتح کرنا قتل جنرل گارڈن۔ انخلاء سوڈان انگریزی افسروں اور ورزوشوار کی دلچسپ خط و کتابت سرکاری تحریرات کا خلاصہ۔ مصری فوج کی از سر نو تیاری کامیابی جنگ۔ مدرمان و فتح سوڈان معاملات سوڈان و گارڈن فاتح خرطوم عہدہ مصر اور انگلستان بابت موجودہ حکومت سوڈان وغیرہ ضروری حالات درج ہیں اور مشاہیر مصر اور سوڈان اور تمام لڑائیوں اور مختلف دلچسپ منظروں کی ۴۴ صحیح تصاویر اور نقشجات شامل ہیں شمس العلماء خان بہادر منشی ذکاء اللہ صاحب و شمس العلماء مولوی نذیر احمد صاحب و خواجہ الطاف حسین حالی کے ریویو جو ساتھ شامل ہیں۔ انسے اسکی عمدگی کا بخوبی اندازہ ہو سکیگا۔ قیمت عہ

المشتہر ناشر و طابع اخبار وکیل امرتسر

مطبع روز بازار امرتسر سے بمقام منشی فاضل شیخ غلام محمد مختار پرنٹنڈنٹ مطبع کے اہتمام سے چھپا